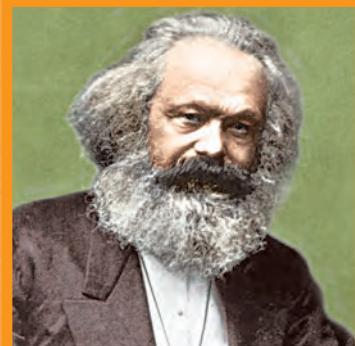


# تاریخ اور سیاست

## دسویں جماعت



# بھارت کا آئین

## حصہ 4 الف

### بنیادی فرائض

#### حصہ 51 الف

بنیادی فرائض - بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہو گا کہ وہ ...

- (الف) آئین پر کار بند رہے اور اس کے نصب اعین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔
- (ب) ان اعلیٰ نصب اعین کو عزیز رکھے اور ان کی تقید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔
- (ج) بھارت کے اقدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے۔
- (د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔
- (ه) مذہبی، لسانی اور علاقائی و طبقائی تفرقہ کے قطع نظر بھارت کے عوام انسان کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیک پہنچتی ہو۔
- (و) ملک کی ملی حلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے۔
- (ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تینیں محبت و شفقت کا جذبہ رکھے۔
- (ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے۔
- (ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔
- (ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کار کردگی کے لیے کوشش رہے تاکہ قوم متواتر ترقی و کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔
- (ک) اگر ماں باپ یا ولی ہے، چھے سال سے چودہ سال تک کی عمر کے اپنے بچے یا وارث، جیسی بھی صورت ہو، کے لیے تعلیم کے موقع فراہم کرے۔

سرکاری فیصلہ نمبر: ابھیاس-۲۱۱۲/ (پر-نمبر ۸۳/۱۶) ایس ڈی-۲۵ مئی ۲۰۱۶ء  
کے مطابق قائم کردہ رابطہ کار کمیٹی کی ۲۹ دسمبر ۲۰۱۷ء کو منعقدہ نشست میں اس کتاب کو  
تعلیمی سال ۱۹-۲۰۱۸ء سے درسی کتاب کے طور پر منظوری دی گئی۔

# تاریخ اور سیاست

## دسویں جماعت



مہاراشراجیہ پاٹھیہ لپٹک نرمی و ابھیاس کرم سنشو دھن منڈل، پونہ۔



اپنے اسماڑ فون میں انشاں کردہ Diksha App کے توسط سے درسی کتاب  
کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکیں کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور  
ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے  
لیے مفید سمعی و بصری وسائل دستیاب ہوں گے۔

پہلا ایڈیشن: ۲۰۱۸ء (2018)

تیسرا اصلاح شدہ ایڈیشن: ستمبر ۲۰۲۱ء (September 2021)

© مہاراشراجیہ پاٹھیہ پتک نرمی وابھیاس کرم سنہودھ منڈل، پونہ-۳  
۳۱۰۰۳  
اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشراجیہ پاٹھیہ پتک نرمی وابھیاس کرم سنہودھ منڈل، پونہ کے حق میں  
محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشراجیہ پاٹھیہ پتک نرمی وابھیاس کرم سنہودھ منڈل  
کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

#### مضمون تاریخ کیشی:

- ڈاکٹر غلام نبی مومن
- جناب خان حسین عاقب خان محمد شہباز
- جناب وجہت عبدالستار

#### رابطہ کار مراثی:

شری مولگل جادھو، آپیشل آفیسر، تاریخ و شہریت  
شریمیتی و رشادرودے، اسٹنٹ آپیشل آفیسر، تاریخ و شہریت  
بال بھارتی، پونہ

- ڈاکٹر سداندھ مورے، صدر
- شری موبہن شیطی، رکن
- شری پانڈورنگ بلکوڑے، رکن
- شری یاپو صاحب شندے، رکن
- شری بال کرشن چوپڑے، رکن
- شری پرشانت سرڑوڈکر، رکن
- شری مولگل جادھو، رکن۔ سکریٹری

#### Co-ordinator (Urdu):

Khan Navedul Haque Inamul Haque,  
Special Officer for Urdu,  
M.S. Bureau of Textbooks, Balbharati

#### Urdu D.T.P. & Layout :

Asif Nisar Sayyed,Yusra Graphics,  
305, Somwar Peth, Pune-11.

#### Cover & Designing :

Shri Muqueem Shaikh

#### Cartographer :

Shri Ravikiran Jadhav

#### Production :

Shri Sachchitanand Aphale,  
Chief Production Officer  
Shri Prabhakar Parab,  
Production Officer  
Shri Shashank Kanikdale,  
Assistant Production Officer

#### Paper :

70 GSM Creamvowe

#### Print Order :

#### Printer :

#### Publisher :

Shri Vivek Uttam Gosavi  
Controller,  
M.S. Bureau of Textbook Production,  
Prabhadevi, Mumbai - 25

#### مضمون سیاست کمیٹی:

- ڈاکٹر شری کانت پرانچے، صدر
- پروفیسر سادھنا گلکرنی، رکن
- ڈاکٹر موبہن کاشکر، رکن
- شری ویجناتھ کالے، رکن
- شری مولگل جادھو، رکن۔ سکریٹری

#### مصنفوں:

- ڈاکٹر گنیش راؤت

#### مضمون تاریخ اور شہریت کی مجلسِ عالمہ:

- شری راہل پر بھو
- شری سنجے وزیرکر
- شری مریپا چندن شیوے
- شری سجھا ش راٹھوڑ
- ڈاکٹر تیش چاپلے
- شری وشنال گلکرنی
- شری شیکھر پائل
- شری بھاوسا صاحب اماماٹ
- ڈاکٹر ناگاتھا ایوالے
- شری سدا ندھو ونگرے
- شری رویندر پائل
- شری اکرم اڑسول
- شری وکرم موبہن کھڑے سے
- شریمیتی روپا لی گر کر
- ڈاکٹر مینا کشی ایا دھیاے
- شری گلم ڈانگے
- ڈاکٹر مینا کشی ایا دھیاے
- شریمیتی کا نچن کیتھر
- ڈاکٹر ویٹلیش کھرات
- شریمیتی شیبو کنیا پٹوے
- ڈاکٹر پر بھاکر لوٹھے

## بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متنانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو  
ایک مقدار سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں  
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:  
النصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛  
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛  
مساوات بے اعتبار حیثیت اور موقع،  
اور ان سب میں  
اُخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور  
سامیکشیت کا تیقّن ہو؛  
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھپیں نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین  
ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں،  
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

## راشٹر گپت

جن گن من - ادھ نایک جیہے ہے  
بھارت - بھالیہ ودھاتا۔

پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا،  
در اوڑ، انکل، بنگ،

وندھیہ، ہماچل، یمنا، گنگا،  
امچل جل دھرنگ،

تو شہنامے جاگے، تو شہ آشیں مانگے،  
گاہے تو جیہے گا تھا،

جن گن منگل ڈائیک جیہے ہے،  
بھارت - بھالیہ ودھاتا۔

جیہے ہے، جیہے ہے، جیہے ہے،  
جیہے جیہے جیہے، جیہے ہے۔

## عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بھینیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم و گناہوں ورثے پر  
خزمحسوں کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزت کروں گا اور ہر ایک  
سے خوش اخلاقی کا برداشت کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا  
ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

## پیش لفظ

عزیز طلبہ!

آپ نے 'ماحول کا مطالعہ' کے تحت تیسری سے پانچویں جماعت میں 'تاریخ اور علم شہریت' کا مطالعہ کیا ہے۔ چھٹی جماعت سے تاریخ اور علم شہریت کو ایک آزادانہ مضمون کی حیثیت حاصل ہے۔ چھٹی جماعت سے ان دونوں مضمایم کو ایک ہی درسی کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ دسویں جماعت کی کتاب آپ کے حوالے کرتے ہوئے ہمیں مسربت ہو رہی ہے۔

درسی کتاب کی تشكیل میں مضمون کی موزوں تفہیم اور پُرمسربت آموزش کو منظر رکھا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ درسی کتاب کے مطالعے سے علم کے ساتھ ساتھ مسربت بھی حاصل کریں جس کے لیے کتاب میں رنگین تصاویر شامل کی گئی ہیں۔ درسی کتاب کے ہر سبق کو غور سے پڑھا جائے۔ اس کا جو حصہ آپ کے لیے مشکل ہوا سے اپنے استاد اور سرپرستوں کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ چوکونوں میں دیا ہوا مواد آپ کے علم میں اضافہ ہی کرے گا۔ اگر آپ مضمون تاریخ کو مسربت بخش اور اپنا دوست سمجھتے ہوئے کتاب کا مطالعہ کریں گے تو یقیناً آپ اسے پسند کرنے لگیں گے۔

تاریخ کے حصے میں 'اطلاقی تاریخ' دی ہوئی ہے۔ تاریخ ایک پرچیس مضمون اور بہت سوں کو مشغله کے طور پر پسند ہوتا ہے لیکن اسکوئی نصاب میں اس کی قرار واقعی ضرورت پر توجہ دی جائے تو طلبہ کو اپنی زندگی میں کون سے موقع دستیاب ہو سکتے ہیں اور اپنے اختیار کردہ پیشے میں انھیں اس مضمون کا کوئی خاص فائدہ حاصل ہو گا یا نہیں، اس کے بارے میں شکوہ پیدا ہوتے ہیں۔ ضروری معلومات نہ ہونے کی وجہ سے ان شکوہ کو دور کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہذا اس سے متعلق ضروری معلومات اس کتاب میں دی گئی ہے۔ روزمرہ زندگی کی کوئی بات ہو یا کوئی بھی پیشہ ہو، متعلقہ امور اور متعلقات پیشوں اور شعبوں کے ارتقا کی اپنی تاریخ ہوتی ہے۔ اس کتاب میں وضاحت کی گئی ہے کہ اس تاریخ کے مطالعے کے ذریعے حاصل کردہ علم کا استعمال پیشہ و رانہ مہارت کے فروغ کے لیے کیا جاسکتا ہے۔

'سیاست' کے حصے میں بھارت کے دستور کی پیش رفت، متعلق معلومات دی ہوئی ہے۔ اس میں انتخابی عمل، قومی اور علاقائی سطح کی سیاسی پارٹیوں، ان کی کارکردگی، جمہوریت کو تقویت دینے والی سماجی و سیاسی تحریکوں کے علاوہ بھارتی جمہوریت کو درپیش چیلنجز کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ اس جماعت کے طلبہ جلد ہی رائے دہنہ یعنی ووٹ بننے والے ہیں۔ طلبہ کو اپنے اس نئے کردار کے قابل بنانے کی خاطر اس درسی کتاب کا مفاد نہایت مفید ثابت ہو گا۔

(ڈاکٹر اسیف مہمود)

ڈاکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پٹک زمٹی و  
ابھیاس کرم سنٹر ڈھنڈن منڈل، پونہ

پونہ۔

تاریخ: ۱۸ ابرil ۲۰۱۸ء، گلڈی پاڑوا

بھارتیہ سور: ۲۷ رپھال ۱۹۳۹

## - اساتذہ کے لیے -

تاریخ ایک پر تجسس مضمون اور بہت سوں کے لیے مشغلوں کے طور پر پسند ہوتا ہے لیکن اسکوں نصاب میں اس کی قراردادی ضرورت پر توجہ دی جائے تو طلبہ کو اپنی زندگی میں کون سے موقع دستیاب ہو سکتے ہیں اور اپنے اختیار کردہ پیشے میں انھیں اس مضمون کا کوئی خاص فائدہ حاصل ہو گا یا انہیں اس کے بارے میں بہت سے لوگوں کے دلوں میں شکوہ پیدا ہوتے ہیں۔ ضروری معلومات نہ ہونے کی وجہ سے ان شکوہ کو دور کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہذا اس سے متعلق ضروری معلومات اس کتاب میں دی ہوئی ہے۔

تاریخ کے مطالعے کا طریقہ اور تاریخ نویسی کی تاریخ کے بارے میں طلبہ کو اب تک کالج اور جامعاتی سطح پر ہی معلومات دی جاتی تھی۔ اسکوں نصاب میں اسے شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اسی وجہ سے تاریخ کے سائنسی طریقے کے بارے میں طلبہ کے دل میں پیدا ہونے والے ابہام کے پیش نظر اس درسی کتاب میں تاریخ نویسی کے موضوع پر ابتدائی دوسرا باق میں آسان طریقے سے مختصر معلومات دی ہوئی ہے۔ اس کتاب کے ذریعے طلبہ کو وقتاً فوقتاً بھی بتایا گیا ہے کہ تاریخ صرف مختلف حکومتوں اور ان کے مابین ہونے والی جنگوں نیز عظیم بہادروں کے کارناموں کے تذکروں تک ہی محدود نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود ان امور سے آگے جا کر تاریخ کی اصل نویعت اور زمانہ حال سے تاریخ کے براہ راست تعلق کی نویعت کو سمجھنے کا موقع طلبہ کو فراہم نہیں ہوتا تھا۔ اس حقیقت کو منظر رکھتے ہوئے دسویں جماعت کے نصاب کی تشكیل کی گئی ہے۔ اس کتاب کے اسپاٹ کا خاکہ اسی مناسبت سے تیار کیا گیا ہے۔

دیکھا جائے تو روزمرہ زندگی سے تاریخ کا تعلق نہایت گہرا ہے۔ اس بات کی وضاحت کرنے والی علم کی نئی شاخ 'اطلاقی تاریخ' یا 'تاریخ برائے عوام الناس' کئی دہائیوں سے ارتقا پذیر ہے۔ غیر ملکی جماعات میں اس مضمون کے نصاب دستیاب ہیں۔ اس درسی کتاب میں اس نئے مضمون کی معلومات دینے کے علاوہ مختلف پیشیوں میں معاوضے پر بنی خدمات کے لیے تاریخ کے مطالعے کی ضرورت نیز تاریخ کے واقف کاروں کی کس طرح ضرورت ہوتی ہے، بتایا گیا ہے۔ اس سے متعلق نصاب اور یہ نصاب جن اداروں میں دستیاب ہے ان اداروں کی معلومات بھی دی ہوئی ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ چاہے روزمرہ زندگی کی کوئی بات ہو یا کوئی پیشہ ہو، متعلقہ امور اور متعلقہ پیشیوں اور شعبوں کے ارتقا کی اپنی تاریخ ہوتی ہے۔

کالج میں داخلے کی دہنیز پر کھڑے دسویں جماعت کے طلبہ کو ڈگری حاصل کرنے اور اپنی آئندہ زندگی میں ترقی کے لیے موافق پیشے کا انتخاب کرنے کی خاطر مناسب سمت کا تعین کس طرح کیا جائے، اس سے متعلق کئی سوال ہوتے ہیں۔ خصوصی طور پر تاریخ کے مضمون میں مہارت حاصل کرنے کے خواہش مند طلبہ کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کرنے والی کتابوں کا فتقداں ہی ہے۔ زیر مطالعہ کتاب کے ذریعے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کے لیے مفید معلومات کے ساتھ ساتھ پر مسرت معلومات اور بمحل تصاویر بھی اس کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔

اسکوں سطح پر شہریت اور سیاسیات کے نصاب میں سماجی۔ سیاسی ماحول کے تعارف سے لے کر بین الاقوامی تعلقات اور اپنے ملک میں سیاسی عمل کی نویعت تک، ایک وسیع مادہ شامل کیا گیا ہے۔ اس مادہ کے آموزشی مقاصد آپ تدریس کے دوران حاصل کریں گے ہی، اس کے علاوہ دسویں جماعت میں باہمی عمل صرف معلومات پر بنی نہ ہوں بلکہ اسے روزمرہ واقعات سے جوڑا جائے۔

بھارتی جمہوریت کو یقیناً بہت سے چیلنجز درپیش ہیں لیکن جمہوریت کو مضبوط کرنے والی بہت سی روایات بھی قائم ہیں۔ اس کا معروضی تجزیہ، بحث و مباحثہ اور بات چیت کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ طلبہ کے چھوٹے گروہ بنا کر انھیں اس کا موقع دیا جاسکتا ہے۔

درسی کتاب میں مواد کی پیشکش طلبہ میں کچھ نیا سیکھنے کی خواہش پیدا کرنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سلسلے میں اساتذہ اور سرپرست طلبہ کی بھرپور مدد کریں گے۔

## متوّق صلاحيّت

نمبر شمار	اکائی	صلاحيّت
۱۔	زمانہ قدیم سے دور جدید تک کی تاریخ کا تجزیاتی مطالعہ	<ul style="list-style-type: none"> <li>تاریخ نویسی کی روایات کی وضاحت کرنا۔</li> <li>تاریخ نویسی کے ارتقا میں مختلف مغربی مفکرین کے اہم کردار کو سمجھنا۔</li> <li>بھارتی تاریخ کے مختلف ادوار کا تجزیاتی اور تقابلی مطالعہ کرنا۔</li> <li>بھارت اور پوری دنیا میں ہونے والی تاریخی تحقیقات کی معلومات حاصل کرنا۔</li> <li>تاریخ ایک سائنسی مطالعاتی مضمون ہے، یہ بتا پانا۔</li> </ul>
۲۔	اطلاقی تاریخ	<ul style="list-style-type: none"> <li>اطلاقی تاریخ کے تصور کو بیان کرنا۔</li> <li>زندگی اور مختلف مضامین میں تاریخ کے اطلاق کو سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا۔</li> <li>تاریخی واقعات کی عصری معنویت کو پیچاننا۔</li> <li>تاریخ نویسی کے مختلف رجحانات کی شناخت کرنا۔</li> </ul>
۳۔	ذرائع ابلاغ اور تاریخ	<ul style="list-style-type: none"> <li>مختلف ذرائع ابلاغ اور تاریخ کے باہمی تعلق کو سمجھنا۔</li> <li>مختلف ذرائع ابلاغ کی معلومات کے ذریعے ٹھوس طریقے سے اپنے ذاتی تاریخی نقطہ نظر کو پروان چڑھانا۔</li> <li>متعلقہ پیشیوں کے ذیلی شعبوں کی معلومات حاصل کرنا۔</li> </ul>
۴۔	تفریحی ذرائع اور تاریخ	<ul style="list-style-type: none"> <li>تفریحیات کی اہمیت واضح کرنا۔</li> <li>تفریح کے ذرائع اور تاریخ کے ما بین تعلقات کا تجزیہ کرنا۔</li> <li>تفریح کے ذرائع میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنا۔</li> </ul>
۵۔	فنون، کھیل و ادب اور تاریخ	<ul style="list-style-type: none"> <li>مختلف بھارتی فنون کی معلومات بیان کرنا۔</li> <li>مختلف کھیلوں میں بھارتیوں کے کارناموں کے تین فخر محسوس کرنا اور ان سے تحریک پانا۔</li> <li>فن، کھیل و ادب کے شعبوں کی مختلف اکائیوں کی معلومات بیان کرنا۔</li> <li>فنون اور کھیل و ادب کی تاریخی افادیت بتانا۔</li> </ul>
۶۔	سیاحت اور تاریخ	<ul style="list-style-type: none"> <li>شعبہ سیاحت میں تاریخ کے استعمال کو سمجھنا۔</li> <li>اپنے ملک میں سیاحتی مواقع بتا پانا۔</li> <li>سیاحت کے ذریعے لوگوں کو روزگار کے موقع فراہم ہونے کے تعلق سے جانا۔</li> <li>تاریخ اور سیاحت کے باہمی تعلق کو سمجھنا۔</li> </ul>
۷۔	تاریخ اور دیگر شعبے	<ul style="list-style-type: none"> <li>تاریخ کے مطالعے میں عجائب گھر / لائبریریوں کی اہمیت بتا پانا۔</li> <li>تاریخ کے مطالعے کے ذریعے معروضی تجزیے کا احساس بیدار کرنا۔</li> <li>تاریخ کا تعلق دیگر مطالعات سے جوڑنا۔</li> </ul>

# فہرست

## اطلاقی تاریخ

صفہ نمبر	سبق کا نام	نمبر شمار
۱	تاریخ نویسی: مغربی روایت	-۱
۷	تاریخ نویسی: بھارتی روایت	-۲
۱۵	اطلاقی تاریخ	-۳
۲۲	بھارتی فنوں لطیفہ کی تاریخ	-۴
۳۲	ذرائع ابلاغ اور تاریخ	-۵
۳۹	تفریح کے ذرائع اور تاریخ	-۶
۴۶	کھیل اور تاریخ	-۷
۵۲	سیاحت اور تاریخ	-۸
۵۹	تاریخی ورثے کا تحفظ	-۹

# ۱۔ تاریخ نویسی: مغربی روایت

تاریخ کی تحقیق میں تجرباتی طریقہ اور راست مشاہدے پر انحصار کرنا ممکن نہیں کیونکہ تاریخ میں واقعات وقوع پذیر ہو چکے ہوتے ہیں اور اس وقت ان کے مشاہدے کے لیے ہم اس جگہ موجود نہیں تھے۔ نیز ان واقعات کو دہرا یا بھی نہیں جاسکتا۔ اسی طرح تمام ادوار کے عمومی اصولوں کو پیش کرنا اور انھیں ثابت کرنا ممکن نہیں۔

تاریخی دستاویز لکھنے کے لیے جس زبان اور رسم الخط کا استعمال کیا گیا ہو، سب سے پہلے اس کے مطالعے اور تفہیم کے لیے اس زبان اور رسم الخط کو جانے والے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد خوش نویسی یا کتابت، مصنف کا اندازیابان، استعمال شدہ کاغذ کی قسم اور اس کی تیاری کا زمانہ، حکم نامے کی مہر جیسی مختلف اشیا کے ماہرین کی مدد سے ہی طے کیا جاسکتا ہے کہ متعلقہ دستاویز اصلی ہے یا نہیں۔ اس کے بعد تاریخ کے ماہرین تقابلی جائزے کے ذریعے تاریخی دستاویز میں درج معلومات کی صداقت کی جانچ کر سکتے ہیں۔

۱۔ تاریخ نویسی کی روایت

۲۔ جدید تاریخ نویسی

۳۔ یورپ میں سائنسی نقطہ نظر کا ارتقا اور تاریخ نویسی

۴۔ اہم مفکرین

گزشتہ زمانے میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو بالترتیب مربوط کر کے اس کی تفہیم کے مقصد کے تحت تاریخ کی تحقیق، تاریخ نویسی اور تاریخ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔

سائنسی علوم میں حاصل شدہ معلومات کی صداقت کی جانچ کے لیے تجرباتی طریقوں اور راست مشاہدے پر انحصار کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کے ذریعے مختلف واقعات سے متعلق تمام ادوار کے عمومی اصولوں کو پیش کرنا اور انھیں بار بار ثابت کرنا ممکن ہوتا ہے۔

## تاریخ کی تحقیق کا طریقہ

دستیاب تاریخی معلومات کے حوالوں کی

جانچ کرنا۔

تاریخی وسائل کی

تجزیاتی تحقیق کرنا۔

مکملہ تصورات پیش کرنا۔

تاریخی معلومات کی ذخیرہ اندازی  
تاریخی تبدیلیوں کے لیے ذمہ دار عوامل کی نشاندہی  
اور ان کا تقابلی تجزیہ کرنا۔

مخصوص تاریخی واقعات سے متعلق حاصل شدہ  
معلومات کے زمانی و مکانی حوالے اور تاریخ کے  
مطالعے کے طریقے کے مختلف تصوراتی خاکوں کی  
تفہیم کرنا۔

تاریخی حوالوں سے متعلق مناسب سوالات  
پیش کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



### فرانس کے لوز عجائب گھر میں سب سے قدیم کتبہ

درج بالا تصویر میں ہاتھوں میں ڈھال اور نیزے سے لیس فوجیوں کی منظم صفت اور ان کی قیادت کرنے والا سپہ سالار نظر آ رہا ہے۔

فی الحال یہ کہا جاسکتا ہے کہ تاریخی واقعات کو تحریری طور پر درج کرنے کی روایت میسون پوٹامیا کی سُمیر تہذیب سے شروع ہوئی۔ سُمیر حکومت کے بادشاہوں اور ان کے درمیان ہونے والی جنگوں کی کہانیوں کا تذکرہ اس زمانے کے کتبوں میں محفوظ ہے جس میں سب سے قدیم کتبہ ۲۵۰۰ برس پرانا ہے۔ اس میں سُمیر کی دوریستوں کے درمیان ہونے والی جنگ کا اندرانج ہے۔ یہ کتبہ فی الواقع فرانس کے عالمی شهرت یافتہ عجائب گھر لور میں رکھا گیا ہے۔

### ۱۴۲ جدید تاریخ نویسی

جدید تاریخ نویسی کے طریقوں کی چاراہم خصوصیات ہیں:

- (۱) یہ سائنسی طریقہ ہے جس کی ابتداء مناسب سوالوں کی پیش کش سے ہوتی ہے۔

- (۲) یہ سوالات انسان مرکوز ہوتے ہیں یعنی یہ سوالات زمانہ ماضی میں مختلف انسانی سماجوں کے افراد کے ذریعے مخصوص عرصوں میں انجام دی گئی سرگرمیوں سے متعلق ہوتے ہیں۔

تاریخ کی تحقیق میں مختلف شعبۂ علوم اور ادارے معاون ہوتے ہیں مثلاً آثاریات، کتابات محافظ خانہ، مخطوطات کا مطالعہ، رسم الخط کا مطالعہ، حرف شناسی، لسانیات، سکہ شناسی، علم شجرہ خوانی وغیرہ۔

### ۱۴۳ تاریخ نویسی کی روایت

ہم یہ جان چکے ہیں کہ دستیاب ثبوتوں کی تجزیاتی تحقیق کر کے ماضی میں وقوع پذیر واقعات کو تاریخ میں کس طرح پیش کیا جاتا ہے۔ پیش کش کے اس طریقہ تحریر کو تاریخ نویسی کہتے ہیں۔ اسی طرح تاریخ کو تحقیقی طور پر پیش کرنے والے محقق کو 'مُؤَرِّخ' یا 'تاریخ نویس' کہتے ہیں۔

تاریخ بیان کرتے وقت ماضی میں وقوع پذیر ہوئے کا اندرانج کرنا اور اس کی معلومات فراہم کرنا مُؤَرِّخ کے لیے ممکن نہیں۔ تاریخ پیش کرتے وقت مُؤَرِّخ زمانہ ماضی کے کن واقعات کا انتخاب کرتا ہے یہ اس بات پر منحصر ہے کہ اسے قارئین تک کیا پہنچانا ہے۔ منتخب شدہ واقعات اور ان کی پیش کش کے دوران اختیار کیے گئے نظریاتی زاویہ نگاہ پر مُؤَرِّخ کے طرز تحریر کا تعین ہوتا ہے۔

دنیا بھر کی قدیم تہذیبوں میں اس فلتم کی تاریخ نویسی کی روایت موجود نہیں تھی۔ البتہ یہ بھی نہیں کہا جاسکتا ہے کہ ان لوگوں کو ماضی کی معلومات یا اس کے بارے میں تجسس نہیں تھا۔ بزرگوں کے ذریعے سننے گئے آباء اجداد کی زندگیوں اور ان کی بہادری کے کارناموں کو اگلی نسل تک پہنچانے کی ضرورت اس وقت بھی محسوس کی جاتی تھی۔ غاروں میں کندہ تصاویر کے ذریعے مذہب کی حفاظت، قصہ گوئی، گیت اور پوواڑے گانے کی روایات دنیا بھر کی تہذیبوں میں انتہائی قدیم زمانے سے رائج تھیں۔ جدید تاریخ نویسی میں ان روایات کا استعمال وسائل کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔

کریں گے۔

**رینے ڈیکارت (۱۶۵۰-۱۶۵۶ء)** : یہ خیال پُر زور

طریقے سے پیش کیا جاتا تھا کہ تاریخ نویسی میں استعمال ہونے



رینے ڈیکارت

والے تاریخی وسائل، خصوصاً  
دستاویزات کی تصدیق  
نہایت ضروری ہے۔ ان  
مفکرین میں رینے ڈیکارت  
نامی فرانسیسی فلسفی پیش پیش  
تھے۔ ان کی تصنیف کردہ  
‘ڈسکورس آن دی میتھڈ’ نامی  
کتاب کا ایک اصول سائنسی

تحقیق کے نظریے سے کافی اہم مانا جاتا ہے کہ ”جب تک  
بلاشک و شبہ کسی واقعے کی سچائی قابلِ اعتماد نہیں ہوتی اُسے ہرگز  
قبول نہیں کرنا چاہیے۔“

**والٹیر (۱۷۸۸-۱۷۹۳ء)** : والٹیر کا اصلی نام فرانسوا

مری آرولے تھا۔ اس فرانسیسی فلسفی نے تاریخ نویسی کے لیے نہ



والٹیر

صرف ٹھوس حقائق اور  
واقعات کی ترتیب پر توجہ دی  
بلکہ یہ خیال بھی پیش کیا کہ  
اس زمانے کی سماجی روایات،  
تجارت، معاشری نظام،  
زراعت وغیرہ امور کا خیال  
رکھنا ضروری ہے۔ اس وجہ  
سے یہ بات سامنے آئی کہ

تاریخ مرتب کرتے وقت انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ  
کرنا ضروری ہے۔ اس اعتبار سے والٹیر کو جدید تاریخ نویسی کا  
بانی کہا جاتا ہے۔

**جارج ولیم فریڈرک ہیگل (۱۸۳۱-۱۸۰۰ء)** : اس

تاریخ میں ان سرگرمیوں کا تعلق دیومالائی کہانیوں سے جوڑنے  
کی کوشش نہیں کی جاتی۔

(۳) ان سوالوں کے جواب کی بنیاد قابلِ اعتماد تاریخی  
ثبوت ہوتے ہیں جس کی وجہ سے تاریخ کی پیش کش منطقی ہوتی  
ہے۔

(۴) ماضی میں کی گئی انسانی سرگرمیوں کے ذریعے انسانی  
ارتقا کا جائزہ تاریخ میں لیا جاتا ہے۔

مانا جاتا ہے کہ درج بالا خصوصیات سے پُر جدید تاریخ نویسی  
کی روایت کے نیچے قدیم یونانی تاریخ نویسی میں پائے جاتے  
ہیں۔ لفظ ’ہسٹری‘ بھی یونانی ہے۔ پانچویں صدی قبل مسیح میں  
ہیرودوٹس، نامی یونانی تاریخ داں نے اس کا استعمال اپنی کتاب

### ۳۴ءا یورپ میں سائنسی نظر نظر کا ارتقا اور تاریخ نویسی

اٹھارہویں صدی عیسوی تک یورپ میں فلسفہ اور سائنس  
کے شعبوں میں قابلِ ذکر ترقی ہوئی۔ مفکروں کو اس بات پر اعتماد  
ہونے لگا کہ سائنسی طریقے کا استعمال کر کے سماجی اور تاریخی  
حقائق کا مطالعہ کرنا بھی ممکن ہے۔ اگلے دور میں یورپ اور  
امریکہ میں تاریخ اور تاریخ نویسی سے متعلق خوب غور و فکر کیا

### ۳۴ءا اہم مفکرین

علم تاریخ نویسی کے ارتقا میں کئی مفکرین کا اہم کردار رہا  
ہے جن میں سے ہم چند مفکرین کے متعلق معلومات حاصل

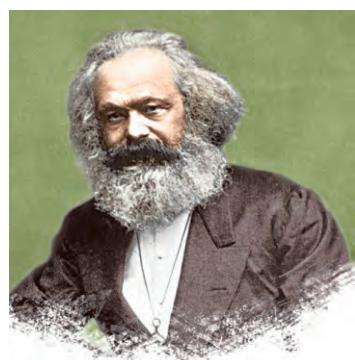


لیوپالڈ وان رانکے

زور دیا کہ اصلی دستاویزات کے ذریعے حاصل شدہ معلومات انتہائی اہم ہوتی ہے اور تاریخی واقعات سے متعلق تمام اقسام کے کاغذات اور دستاویزات کی کڑی جانچ ہونی چاہیے۔ انھیں اس بات کا یقین تھا کہ

اسی طریقے سے تاریخ کی صداقت تک رسائی ہو سکتی ہے۔ انھوں نے تاریخ نویسی میں خیالی واقعات پر تنقید کی اور عالمی تاریخ کی ترتیب پر زور دیا۔ دی تھیوری اینڈ پریکش آف ہسٹری، اور دی سیکریٹ آف ولڈ ہسٹری، کتابوں میں ان کے مختلف مضامین سمجھا ہیں۔

**کارل مارکس (۱۸۱۸-۱۸۸۳ء)** : اُنسیوں صدی کے نصف آخر میں کارل مارکس کے پیش کردہ اصولوں کی وجہ سے تاریخ کے زاویہ نظر میں اہم تبدیلیاں لانے والا فکری نظام



کارل مارکس

وجود میں آیا۔ اس نے خیال پیش کیا کہ ”تاریخ غیر مرئی“ تصورات پر نہیں بلکہ زندہ انسانوں کے تذکرے پر مبنی ہوتی ہے۔“ انسانوں کے

آپسی تعلقات، ان کی بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے میسر ذرائع پیداوار کی نویعت اور ملکیت پر منی ہوتے ہیں۔ سماج کے مختلف طبقات کو یہ وسائل یکساں طور پر میسر نہیں ہوتے جس کی وجہ سے سماج میں طبقات پر منی غیر مساوی تقسیم کی وجہ سے طبقاتی کش کمش پیدا ہوتی ہے۔ انسانی تاریخ اسی طبقاتی عدم مساوات کی تاریخ ہے۔ جن طبقات کے پاس ذرائع پیداوار

جرمن فلسفی نے اس بات پر زور دیا کہ تاریخ کو منطقی طریقے سے پیش کیا جائے۔

تاریخ میں واقعات کی ترتیب ارتقا کے مراحل ظاہر کرتی ہے۔ اس نے دعویٰ کیا کہ

مؤرخ کو وقتاً فوقتاً حاصل ہونے والے ثبوتوں کے

اعتمار سے تاریخ کی پیش کش کا بدلتے رہنا فطری امر ہے۔ اس کی وضاحت کی وجہ سے کئی فلسفیوں کو اس بات کا یقین ہوا کہ اگرچہ تاریخ کا طریقہ تحقیق سائنس کے طریقوں سے مختلف ہے لیکن ان سے کم تر نہیں۔ ”انسانیکلوپیڈیا آف فلاسفیکل سائنسز“ نامی کتاب میں اس کے لیکھرز اور مضامین شامل ہیں۔ ہیگل کی تصنیف ”ریزن ان ہسٹری“ کافی مشہور ہے۔



جارج ولیم فریڈرک ہیگل

### ذرایہ جان لیں۔

ہیگل کے مطابق کسی واقعے کا مطلب اخذ کرنے کے لیے اس کی درجہ بندی و مخالف قسموں میں کی جاتی ہے۔ اس کے بغیر انسانی دماغ کو اس واقعے کا ادراک نہیں ہوتا مثلاً سچ - جھوٹ، اچھا - برا۔ اس طریقے کو جدیت کہا جاتا ہے۔ اس طریقے میں پہلے ایک اصول پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس اصول کو قطع کرنے والا مخالف اصول پیش کیا جاتا ہے۔ ان دونوں کے منطقی برداشت کے بعد ان دونوں کے خلاصے پر مشتمل اصول کی ارتباٹی پیش کش کی جاتی ہے۔

**لیوپالڈ وان رانکے (۱۸۸۲-۱۸۹۵ء)** : اُنسیوں صدی میں طریقہ تاریخ نویسی پر خصوصی طور پر برلن یونیورسٹی کے لیوپالڈ وان رانکے کے خیالات کا اثر تھا۔ انھوں نے تاریخی تحقیق کے شخصی طریقے کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے اس بات پر

**مائیکل فوکو (۱۹۲۶-۱۹۸۲ء)** : بیسویں صدی میں فرانسیسی مؤرخ مائیکل فوکو کے قلم سے تاریخ نویسی کا ایک نیا نظریہ سامنے آیا۔ اس نے ’آرکیالوجی آف نالچ‘ نامی کتاب میں واضح کیا کہ تاریخ کو زمانی ترتیب سے ایک ساتھ پیش کرنے کا طریقہ غلط ہے۔ اس نے اس جانب توجہ مائیکل فوکو



مبذول کرائی کہ آثارِ قدیمہ کے تحت آخری سچائی تک پہنچنا ہی مقصد نہیں ہے بلکہ مااضی کے تغیرات کی وضاحت کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ فوکونے تاریخ میں تغیرات کی وضاحت پر زور دیا، اس لیے انہوں نے اس طریقے کو علم کا آثارِ قدیمہ نام دیا ہے۔

مؤرخوں کے ذریعے سابقہ دور میں نظر انداز کیے گئے نفسیاتی امراض، علم طب / علم الادویہ اور قید خانوں کا نظام جیسے موضوعات پر انہوں نے تاریخی نظریے سے غور و خوض کیا۔ جدید تاریخ نویسی کی وسعت میں اس طرح اضافہ ہوتا گیا۔ ادب، فنِ تعمیر، مجسمہ سازی، تصویر کشی (ڈرائیگ)، موسیقی، رقص، ڈراما، فلم سازی، ٹیلی ویژن جیسے مختلف موضوعات کی آزادانہ تاریخ لکھی جانے لگی۔

ہوتے ہیں وہ دیگر طبقوں کا معاشری استھان کرتے ہیں۔ کارل مارکس کی تصنیف ’اس کیپٹل‘ دنیا بھر میں مشہور ہے۔

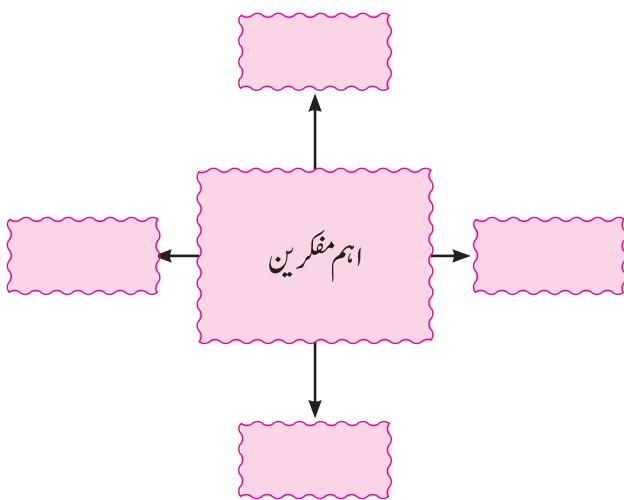
**اینلس نظام** : بیسویں صدی کی ابتداء میں فرانس میں اینلس تاریخ نویسی کا نظام وجود میں آیا۔ اس نظام کی وجہ سے تاریخ نویسی کو ایک الگ سمت ملی۔ تاریخ کے مطالعے کو صرف سیاسی اتھل پتھل، بادشاہوں، عظیم رہنماؤں اور ان کی سیاست، سفارت اور جنگوں پر مرکوز نہ کرتے ہوئے اس دور کے موسم، مقامی لوگ، زراعت، تجارت، شیکناوجی، نقل و حمل، مواصلاتی وسائل، سماجی درجہ بندی اور اکثریت کا راجحان جیسے موضوعات کا مطالعہ بھی اہم سمجھا جانے لگا۔ اینلس نظام کی ابتداء اور ارتقا کا سہرا فرانسیسی مؤرخوں کے سر بندھتا ہے۔

### نسائی تاریخ نویسی

نسائی تاریخ نویسی یعنی خواتین کے نقطہ نظر کے مطابق کی گئی تاریخ کی از سر نو تشكیل۔ سیماں - ۱ - بہوا نامی فرانسیسی دانشور نے نسائیت کا بنیادی کردار ثابت کیا۔ نسائی تاریخ نویسی میں خواتین کی شمولیت کے ساتھ تاریخ نویسی کے شعبوں میں مردوں کی فوقيت پر مرکوز زاویہ نظر پر از سر نو غور کرنے پر زور دیا گیا۔ اس کے بعد خواتین کی زندگیوں سے جڑی ملازمت، روزگار، ٹریڈ یونین، ان سے مربوط مفاد میں سرگرم ادارے، خواتین کی خاندانی زندگی جیسے مختلف پہلوؤں پر مفصل غور و فکر پر مبنی تحقیق کی ابتداء ہوئی۔ ۱۹۹۰ء کے بعد خواتین کو ایک علیحدہ سماجی طبقہ تسلیم کر کے تاریخ نویسی پر زور دیا گیا۔



(۱) (الف) دیے ہوئے متبادلات میں سے مناسب تبادل چن کر  
بیانات مکمل کیجیے۔  
(۲) درج ذیل تصوراتی خاکہ مکمل کیجیے۔



(۵) درج ذیل سوالوں کے متعلق جواب لکھیے۔

- ۱۔ کارل مارکس کا نظریہ طبقات واضح کیجیے۔
- ۲۔ جدید طریقہ تاریخ نویسی کی چار اہم خصوصیات بیان کیجیے۔
- ۳۔ نسائی تاریخ نویسی سے کیا مراد ہے؟
- ۴۔ لیوپالڈوان رانکے کا تاریخ سے متعلق نظریہ بیان کیجیے۔

### سرگرمی

- کسی ایک پسندیدہ عنوان پر تفصیلی معلومات حاصل کر کے اس کی تاریخ لکھیے۔ مثلاً
- قلم کی تاریخ
  - فنِ طباعت کی تاریخ
  - کمپیوٹر کی تاریخ

- ۱۔ جدید تاریخ نویسی کا بانی ..... کو کہا جاتا ہے۔  
(الف) واٹیر (ب) رینے ڈیکارٹ  
(ج) لیوپالڈوان رانک (د) کارل مارکس
- ۲۔ آرکیا لوچی آف ناج، نامی کتاب ..... نے لکھی۔  
(الف) کارل مارکس (ب) مائیکل فوکو  
(ج) لوسیاں فیر (د) واٹیر  
(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پہچان کر لکھی۔  
۱۔ جارج ولیم فریڈریک ہیگل - ریزن ان ہسٹری  
۲۔ لیوپالڈوان رانک - دی تھیوری اینڈ پریکیش آف ہسٹری  
۳۔ ہیرودوٹس - دی ہسٹریز  
۴۔ کارل مارکس - ڈسکورس آن دی میتھڈ

(۲) نوٹ لکھیے۔

- ۱۔ جدلیت
- ۲۔ ایتنس نظام

- (۳) درج ذیل بیانات کی وجہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔
- ۱۔ خواتین کی زندگیوں کے مختلف پہلوؤں پر غور و فکر پر بنی تحقیق کا آغاز ہوا۔
  - ۲۔ فوکو کے طرز تحریر کو علم کا آثارِ قدیمہ کہا گیا ہے۔



## ۲۔ تاریخ نویسی: بھارتی روایت

اسے سمجھ لیجئے۔



**سوہ گوڑا تامرپٹ :** یہ تامرپٹ (تابنے کی تختی) سوہ گوڑا (صلع گورکھ پور، اُتر پردیش) میں دریافت ہوا جسے موریہ عہد کا تامرپٹ مانا جاتا ہے۔ تامرپٹ پر کندہ تحریر برائی رسم الخط میں ہے۔ تحریر کی ابتداء میں جو نشانات ہیں اس میں درخت کے گرد بنے چبوترے اور پہاڑ (ایک پر ایک موجود تین کمانیں) جیسے نشانات قدیم سکوں پر بھی دکھائی دیتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ چار ستونوں پر کھڑی دو منزلہ عمارت کی طرح دکھائی دینے والے نشانات انماج کے گوداموں کو ظاہر کرتے ہوں گے۔ اس تحریر میں اس گودام کے انماج کو احتیاط سے استعمال کرنے کا حکم درج ہے۔ مانا جاتا ہے کہ یہ حکم سوکھے اور قحط جیسے حالات سے پہنچنے کی خاطرا احتیاطی اقدامات پر مشتمل ہوگا۔

رزمنیہ نظمیں، پُران، جین اور بدھ مذہب کی کتابیں، مذہبی کتابوں کے علاوہ بھارتی مصنفوں کا تصنیف کردہ تاریخی ادب، غیر ملکی سیاحوں کے سفرنامے بھی تاریخ نویسی کے اہم ماذد سمجھے جاتے ہیں۔

زمانہ قدیم کے بادشاہوں کی سوانح اور شاہی خاندانوں کی تاریخ پر مشتمل تحریریں بھارتی تاریخ نویسی کی پیش رفت

۲۱۔ بھارتی تاریخ نویسی کی پیش رفت

۲۲۔ بھارتی تاریخ نویسی: مختلف فلسفیانہ نظام

۲۳۔ بھارتی تاریخ نویسی کی پیش رفت

ہم نے پہلے باب میں تاریخ نویسی کی یورپی روایت کے متعلق معلومات حاصل کی۔ اس باب میں ہم بھارتی تاریخ نویسی کی روایت کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

**زمانہ قدیم میں تاریخ نویسی :** قدیم بھارت میں

آبا و اجداد کے کارناموں، دیوی دیوتاؤں سے متعلق روایات، سماجی تغیرات وغیرہ کی یادداشتیں صرف زبانی طور پر محفوظ کی جاتی تھیں۔

ہڑپا تہذیب میں دریافت ہونے والے قدیم کتبوں کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت میں فن تحریر تین ہزار سال قبل مسح یا اس سے بھی پہلے سے موجود تھا لیکن ہڑپا تہذیب کا رسم خط پڑھنے میں ابھی تک کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

بھارت میں تاریخی نوعیت کے زیادہ تر قدیم تحریری ادب کندہ کتبوں کی شکل میں موجود ہیں جس کی ابتداء تیسری صدی قبل مسح میں موریہ سراث اشوک کے زمانے سے ہوتی ہے۔ سراث اشوک کی کندہ تحریریں چٹانوں اور پتھر کے ستونوں پر منقش ہیں۔

پہلی صدی عیسوی سے ہی دھاتوں کے سکے، مورتیاں اور مجسمے، تابنے کی تختیوں وغیرہ پر کندہ تحریریں دستیاب ہونے لگیں جن سے اہم تاریخی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ ان تمام کندہ تحریروں کی وجہ سے متعلقہ بادشاہوں کا زمانہ، شجرہ، سلطنت کی وسعت، حکومتی نظام، اہم سیاسی اتحال پھل، سماجی ڈھانچا، آب و ہوا، قحط جیسے اہم موضوعات کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

قدیم بھارتی ادب میں رامائن، مہابھارت جیسی طویل

کیا آپ جانتے ہیں؟



ابو ریحان الیرونی نے مختلف سائنسی علوم میں بھارتیوں کی کارکردگی اور بھارت کی سماجی زندگی کی معلومات عربی زبان میں تحریر کی۔ اس کے بعد کئی بیرونی سیاحوں نے بھارت کی معلومات دینے والی کتابیں لکھیں جن میں حسن نظامی کی 'تاج المآثر'، منہاج السراج کی 'طبقات ناصری'، امیر خسرو کی مختلف النوع تحریریں، امیر تمیور لنگ کی آپ بیتی 'تزک' تمیوری، مؤرخ یحیی بن احمد سرہندی کی 'تاریخ مبارک شاہی'، اہم کتابیں ہیں۔ ان تحریروں سے ہمیں بھارت کے عہد و سلطی کی اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

بیرونی سیاحوں کے ذریعے لکھی ہوئی معلومات بھی بھارت کی تاریخ کے اہم وسائل ہیں۔ ابن بطوطہ، عبد الرزاق، مارکو پولو، نکولو کانتی، باربوسا اور ڈامنگوس پیس ان میں سے چند اہم نام ہیں۔ ان کی تحریروں سے عہد و سلطی کے بھارت کی تاریخی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ ایشور داس ناگر، بھیم سین سکسینہ، خانی خان اور نکولاۓ منوچی اور نگ زیب کے زمانے کے اہم تاریخ نویس تھے۔ مغلیہ دور کی تاریخ کو سمجھنے کے لیے ان کی تحریریں کافی اہم ہیں۔

رسم و رواج، نباتات وغیرہ کا باریک بینی سے کیا گیا مشاہدہ بھی شامل ہے۔

تاریخ نویسی کے تجزیاتی طریقے کے نقطہ نظر سے ابوالفضل کی کتاب 'اکبر نامہ' کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ تصدیق شدہ اندرا جات کے ذریعے تاریخی دستاویزات کا باریک بینی سے لیا گیا جائزہ اور ان میں درج معلومات کی صداقت کی کڑی جانچ ابوالفضل کا تحقیقی طریقہ تھا جو مفروضات سے عاری اور حقیقت پسندانہ تھا۔

تاریخی ادب کی ایک اہم قسم 'بکھر' ہے۔ بہادروں کی

کے اہم مراحل ہیں۔ ساتویں صدی عیسوی میں بان بھٹ نامی شاعر کی لکھی ہرش چرت، نامی سنکریت نظم تاریخی سوانح کی شکل میں موجود ہے جس میں اس زمانے کی سماجی، معاشی، سیاسی، نہیں اور تہذیبی زندگی کی عکاسی کی گئی ہے۔

**عہد و سلطی میں تاریخ نویسی :** بارہویں صدی عیسوی میں کلہن کی تحریر کردہ 'راج ترکنی'، کشمیر کی تاریخ پرمی کتاب ہے۔ اس میں کلہن نے لکھا ہے کہ یہ کتاب تاریخ نویسی کی سائنسی نوعیت کے جدید تصور سے رشتے کو ظاہر کرتی ہے جسے کئی کندہ تحریریں، سکے، قدیم عمارتوں کے باقیات، شاہی گھرانوں کے مصدقہ اندر راجات اور مقامی رسم و رواج جیسے کئی وسائل کا باریک بینی سے مطالعہ کر کے لکھا گیا ہے۔

عہد و سلطی میں بھارت میں مسلم حکمرانوں کے درباری تاریخ نویسون پر عربی اور فارسی کے اثرات غالب تھے۔ عہد و سلطی کے مسلم مؤرخوں میں ضیاء الدین برلنی اہم مؤرخ تھے۔ 'تاریخ فیروز شاہی' نامی کتاب میں انہوں نے تاریخ نویسی کے مقصد کیوضاحت کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ تاریخ نویس کا فرض صرف حکمرانوں کے کارناموں اور فلاج و بہبود کے قصے بیان کرنے پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ حکمرانوں کی خطا کاریوں اور غلط پالیسیوں پر تنقید بھی کرنی چاہیے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ معاصر عہد کی عظیم شخصیات، محققین، ادباء اور سنتوں کے تہذیبی زندگی پر اثرات کا احاطہ بھی کرے۔ برلنی کے ان خیالات کی وجہ سے تاریخ نویسی کی وسعت میں اضافہ ہو گیا۔

مغل بادشاہوں کے درباری مؤرخوں کی تحریروں میں حکمرانوں کی تعریف اور ان سے وفاداری کے پہلوؤں کو خصوصی اہمیت حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ ان کے بیان میں نظم کے مناسب اقتباسات اور خوب صورت تصاویر کی شمولیت کا سلسلہ شروع ہوا۔ مغل حکومت کے بانی بابر کی سوانح حیات 'تزک' بابری، میں ان جنگوں کا حال رقم ہے جو اسے لڑنی پڑیں۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں کے سفر اور شہروں کی رواداد، معاشی نظام،

تین ہزار سال قبل مسح یا اس سے زیادہ قدیم ہے۔

بھارت آنے والے کئی انگریز افسروں نے بھارتی تاریخ کے متعلق لکھا۔ ان کی تحریریوں میں انگریزی نوآبادیاتی پالیسیوں کے اثرات نظر آتے ہیں۔



**چیل**

پہلی کتاب ہے۔ اس کی تحریر میں معروضی نظریے کا فقدان اور بھارتی تہذیب کے مختلف پہلوؤں کے متعلق متعصباً مفروضات کا عکس صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔ ۱۸۲۱ء میں ماونٹ استوارٹ ایلفنسٹن نے 'دی ہستری آف انڈیا' نامی کتاب لکھی۔ وہ ممبئی کے گورنر (۱۸۱۹ء–۱۸۲۷ء) تھے۔

بھارت کی تاریخ میں مراثا دو ریاست کو اہم مقام حاصل ہے۔ مراثا حکومت کی تاریخ لکھنے والے انگریز افسروں میں جیمس گرانٹ ڈف کا نام اہم ہے۔ اس نے 'دی ہستری آف مراثا'، نامی کتاب لکھی جو تین جلدیوں پر مشتمل ہے۔ بھارتی تہذیب اور تاریخ کو کتر لکھنے کی انگریزی افسروں کی ذہنیت گرانٹ ڈف کی تحریریوں میں بھی جملکتی ہے۔ یہی روایہ راجستان کی تاریخ لکھنے والے کرنل ٹاؤ جیسے افسر کی تحریر میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ ولیم ہنٹرنے بھارت کی دولختہ تاریخ لکھی جس میں اس کا غیر جانبدارانہ روایہ دکھائی دیتا ہے۔

ڈف کی تاریخ نویسی کے ناقص انسیوں صدی میں نیل گنڈھ جناردن کیرتے اوروی کے راجواڑے نے اجاتگر کیے۔

## ۲۴ بھارتی تاریخ نویسی: مختلف فلسفیانہ نظام

نوآبادیاتی تاریخ نویسی : بھارتی تاریخ کا مطالعہ اور اسے تحریر کرنے والے ابتدائی تاریخ نویسوں میں خاص طور پر

تعریف و توصیف، تاریخی اُنھل پھل، جنگیں، عظیم شخصیتوں کی سوانح وغیرہ سے متعلق تحریریں بکھر میں پڑھی جاسکتی ہیں۔

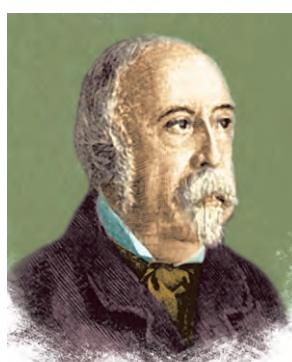
مراٹھی زبان میں مختلف قسم کے بکھر موجود ہیں جس میں 'سجاسد بکھر' اہم ہے۔ یہ بکھر چھترپتی راجارام مہاراج کے دور حکومت میں کرشناجی انشت سجاسد نے لکھا ہے۔ اس سے چھترپتی شیواجی مہاراج کے نظام حکومت کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

'بھاؤ صاحب' کی بکھر، میں پانی پت کی لڑائی کا تذکرہ ہے۔ اسی موضوع پر مبنی پانی پت کی بکھر، ایک آزاد بکھر ہے۔ ہولکر کی سرگزشت بنام 'ہولکرا نجی کیفیت' سے ہمیں ہولکر گھرانے اور ان کی خدمات کے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہے۔

سوانح عمری، شجری سوانح عمری، واقعے کی رواداد، فرقہ واری، آپ بیتی، سرگزشت، دیو مالائی اور سیاسی بکھر کی فسمیں ہیں۔

### جدید دور میں تاریخ نویسی اور برطانوی عہد کی تاریخ :

بیسویں صدی میں انگریزوں کے دور حکومت میں بھارتی آثار قدیمه کے پہلے ڈائرکٹر الیکزینڈر لکنٹا ہم کی زیر نگرانی کئی قدیم مقامات کی کھدائی کی گئی۔ انہوں نے خاص طور پر بدھ کتابوں میں مذکور مقامات پر توجہ مرکوز کی۔ جان مارشل کے زمانہ کار کردگی میں ہٹرپا تہذیب کی دریافت ہوئی اور یہ ثابت ہوا کہ بھارتی تہذیب کی تاریخ



لکنٹا ہم

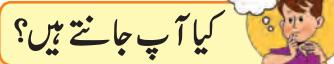


جان مارشل

ایسٹ کے نام سے چھاپ جلدیں ترتیب دیں۔ انہوں نے رُگ وید کی تالیف کا کام کیا جو چھے جلدیں میں شائع ہوئی۔ انہوں نے رُگ وید کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی کیا تھا۔

حالیہ زمانے میں ایڈورڈ سیند نامی مفکر نے مستشرقین کی تحریروں میں پوشیدہ سامراجی مغادرات پر سے پردہ اٹھانے کا کام کیا۔

**قوم پرستانہ تاریخ نویسی :** انیسویں اور بیسویں صدی میں انگریزی تعلیم یافتہ بھارتی موڑخوں کی تحریروں میں بھارت کی قدیم ثقافت پر فخر اور بھارتیوں میں خودی کو بیدار کرنے کا رہنمائی دیتا ہے۔ ان کی تحریروں کو قوم پرست تاریخ نویسی کہا جاتا ہے۔ مہاراشٹر میں قوم پرستانہ تاریخ نویسی کو وشنو شاستری چلپونکر سے تحریک ملی۔ انگریز افسروں کی لکھی ہوئی قدیم بھارت کی مفروضہ غلط تاریخ کی انہوں نے مخالفت کی۔ اسی طرح قومی تاریخ لکھنے والے موڑخوں نے بھارت کی تاریخ کا سنبھالی دوڑ تلاش کرنے کی کوشش کی۔ یہ کام کرتے وقت ان پر تنقید بھی کی گئی کہ انہوں نے تاریخی حقائق کی تحریکی تجربیاتی چھان بین کو نظر انداز کیا۔ مہادیو گووند راناڑے، رام کرشن گوپال بھنڈار کر، ونایک دامودر ساور کر، راجندر لال مشر، ریمش چندر محمدار، کاشی پرساد جیسوال، رادھا کمڈھرجی، بھگوان لال اندر جی، واسودیو وشنو میراثی، انت سدادشیواڑتے کر جیسے چند قوم پرست موڑخوں کی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔



”دی رائز آف ڈ مراٹھا پاؤز“ کتاب میں جسٹس مہادیو گووند راناڑے نے مراٹھا حکومت کے عروج کا پس منظر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مراٹھا حکومت کا عروج جنگل میں اچانک لگنے والی آگ نہیں تھا بلکہ مہاراشٹر میں سماجی، تہذیبی اور مذہبی شعبوں میں اس کی تیاری کافی عرصے سے جاری تھی۔

انگریز افسران اور عیسائی مبلغین شامل تھے۔ بھارتی تہذیب کمتر درجے کی ہے اس مفروضے کا عکس ان میں سے بعض کی تحریروں میں نمایاں نظر آتا ہے۔ برطانوی نوآبادیاتی حکومت کی تائید کے لیے ان کی تاریخ نویسی کا استعمال کیا گیا۔ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۷ء کے درمیان شائع ہونے والی ”کیمبرج ہسٹری آف انڈیا“ کی پانچ جلدیں اس نوآبادیاتی تاریخ نویسی کی اہم مثال ہے۔

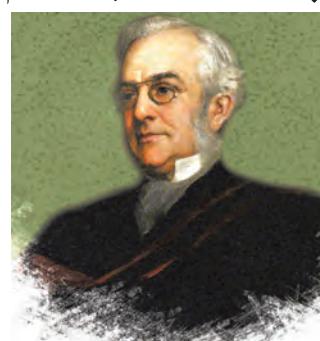
**مستشرقی تاریخ نویسی :** یورپ میں کچھ تحقیقی مطالعہ کرنے والوں میں مشرقی تہذیب اور مشرقی ممالک کے متعلق تجسس پیدا ہوا۔ ان میں احترام اور قدر افزائی کرنے والے کچھ محقق بھی تھے۔ انہیں مستشرق کہا جاتا ہے۔

مستشرق محققوں نے سنسکرت اور یورپی زبانوں میں یکسانیت کا مطالعہ کیا۔ مستشرق عالموں کا زور ویدک اور سنسکرت ادب کے مطالعے پر تھا۔ وہیں سے یہ تصور سامنے آیا کہ ان زبانوں کو جنم دینے والی کوئی انڈو-یورپین زبان موجود تھی۔

۱۸۸۷ء میں سر ولیم جونس نے کوکاتا میں ”ایشیاٹک سوسائٹی“ کی بنیاد ڈالی جس سے قدیم بھارتی ادب اور تاریخ کے مطالعے کو تحریک ملی۔

**ولیم جونس**  
جرمن محقق کا خصوصی تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ان کے نقطہ نظر سے سنسکرت زبان ہند-یوروپی زبانوں کے گروہ کی سب سے قدیم شاخ تھی۔ انہیں سنسکرت ادب سے خصوصی لگاؤ تھا۔

انہوں نے ”ہت اپدیش“ نامی سنسکرت کتاب کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔ اسی طرح ”دی سیکریٹس میور آف ڈ



فریدریک میکس میور



مجاہد آزادی ساورکر

علاقائی تاریخ نویسی کو تحریر کی ملی۔ جنوبی بھارت کی جغرافیائی خصوصیات اور تاریخ کی جانب موڑخوں کی آزادانہ طور پر توجہ مرکوز ہوئی۔

**مابعد آزادی تاریخ نویسی :** ایک طرف شاہی خاندانوں کی تاریخ پر زور دینے والی تاریخ نویسی کی جا رہی تھی تو تہذیبی، سماجی، معاشری تاریخ لکھنے کی ابتداء بھی ہو چکی تھی۔ آزادی کے بعد کے دور میں سماج، سامنس، معاشری نظام، سیاسی نظام، مذہبی روحانیات اور تہذیبی پہلوؤں کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کی ضرورت مفکروں کو محسوس ہوئی۔ اس دور کی تاریخ نویسی میں تین نئے روحانیات دیکھائی دیتے ہیں۔ (۱) مارکس وادی تاریخ (۲) محرومین کی تاریخ (۳) نسائی تاریخ۔

**مارکس وادی تاریخ :** مارکس وادی تاریخ نویسیوں کی تحریروں میں معاشری نظام میں ذرائع پیداوار، طریقہ اور پیداواری عمل میں انسانی تعلقات کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ ہر سماجی واقعے کے عام لوگوں پر ہونے والے اثرات کا تجزیہ کرنا مارکس وادی تاریخ نویسیوں کا اہم اصول تھا۔

مارکس وادی تاریخ نویسیوں نے ذات پات کے نظام میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کیا۔ بھارت میں مارکس وادی تاریخ نویسی پُر اثر طریقہ سے پیش کرنے والے موڑخوں میں دامودر دھرمانند کوئی، کامریڈ شری پاد امرت ڈانگے، رام شرمن شرما، کامریڈ شرد پائل وغیرہ کا اہم کردار ہے۔ ڈانگے انڈین

ویرساور کر کی تحریر کردہ 'دی انڈین وار آف انڈینپینڈنس - ۱۸۵۷ء (۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی) کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

قوم پرست تاریخ نویسی کے اثرات کی وجہ سے

تاریخ نویسی، زبانوں کا تاریخی و تقابلي مطالعہ، الفاظ کی

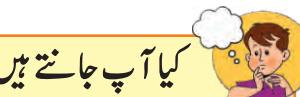
اصل، اشتقاد وغیرہ کا علم، قواعد جیسے کئی مضامین پر

بنیادی تحقیق کرنے والے اور مراثی زبان میں تحریر کرنے والے موڑخ کی حیثیت سے

راجواڑے مشہور ہیں۔ انہوں راجواڑے کے۔ راجواڑے



نے اپنی تاریخ خود لکھنے پر زور دیا۔ 'مراثیوں کے تاریخی ماذد' کے عنوان سے انہوں نے ۲۲ رجیلیں ترتیب دیں، جس میں ان کا پیش لفظ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ان کا خیال ہے کہ 'تاریخ صرف سیاسی اٹھل پھل، حکومت حاصل کرنے کے داؤ چیز اور جنگوں سے متعلق حقائق ہی نہیں بلکہ ماضی میں سماج کی ہمہ پہلو زندگی کی عکاسی کا نام ہے۔'، اصلی دستاویزات کے ذریعے تاریخ لکھنے پر ان کا زور تھا۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

تاریخ کے تحقیقی مطالعے کے لیے وی۔ کے۔

راجواڑے نے پونہ میں ۷ رجولائی ۱۹۱۰ء کو بھارت ایساں سنشوڈھ منڈل قائم کیا۔

"انسانی تاریخ وقت اور مقام (زمان و مکان) کی گرفت میں ہوتی ہے۔ کسی بھی واقعے کی وضاحت کرنے کے لیے اسے مخصوص زمانے اور مخصوص مقام پر پھیلا کر پرکھنا چاہیے۔ زمانہ، مقام اور شخص کے مثلث کو ہی واقعہ اور تاریخی واقعہ کی اصطلاح دی جا سکتی ہے۔"

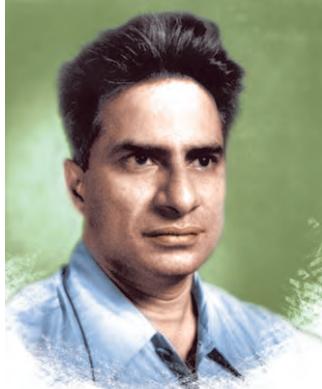
- وی۔ کے راجواڑے

انگریزوں کے خلاف بھارتیوں کی آزادی کی لڑائی کو متحرک کرنے کے لیے قوم پرستانہ تاریخ نویسی کا استعمال ہوا جس میں



ڈاکٹر بابا صاحب امبدیڈر

امبدیڈر نے مسلسل مضامین لکھے۔ ان کی اہم تحریروں میں ’ہاؤ ور د شودراز‘ (شودر کون تھے؟) اور ’د آنچے بلس‘ (اچھوت) نامی کتابیں محرومین کی تاریخ کی مثال کہی جاسکتی ہیں۔



د امدور کے سبھی

کمیونسٹ پارٹی، کے بانی ارکان میں سے ایک تھے۔ ان کی پریمیبلو کمیونزم ٹو سلیوری، نامی کتاب مارکس وادی تاریخ نویسی کی مثال ہے۔

### محرومین (Subattern) کی تاریخ :

یوں کہا جاتا ہے کہ محروم طبقات کی تاریخ لکھنے کی ابتداء مارکس وادی تاریخ نویسی کے سلسلے سے ہی ہوئی۔ تاریخ نویسی کی ابتداء سماج کے نچلے طبقات کے عام لوگوں کی سطح سے کرنی چاہیے۔ اس خیال کو پیش کرنے میں اٹلی کے فلسفی اینٹونیو گرام کا مقام اہم ہے۔

محروم طبقات کی تاریخ نویسی میں عوامی روایت کو ایک اہم مأخذ مانا جاتا ہے۔ رنجیت گھانامی بھارتی موڑخ نے محرومین کی تاریخ کو ایک اہم نظریے کی حیثیت دلائی لیکن اس سے قبل ہی بھارت میں مہاتما چیوتی با پھلے اور ڈاکٹر بابا صاحب امبدیڈر کی

**نسائی تاریخ :** ابتداء میں بھارت کی تاریخ نویسی کے شعبوں میں خاص طور پر مردم تحقیقین فعال تھے جس کی وجہ سے بھارتی تاریخ میں خواتین کا مقام اور کارناٹے نظر انداز ہوتے رہے۔ اس پر مزید روشنی ڈالنا نسائی تاریخ کے موڑخوں کے سامنے ایک بڑا چیلنج تھا۔ اسی طرح خواتین کے تخلیق کردہ ادب کی تحقیق اور جمع کرنا بھی ضروری تھا۔ تاریخ میں خواتین کے مقام کا از سرنو جائزہ لینا ضروری تھا۔

انیسویں صدی میں خواتین کے متعلق لکھنے والے مصنفوں



تارابائی شدے

میں تارابائی شدے کا نام نمایاں ہے۔ انہوں نے مرد کو فوپیت دینے والے سماجی نظام اور ذات پات کے نظام کی مخالفت میں خوب لکھا ہے۔ ۱۸۸۲ء میں

منظرِ عام پر آنے والی ان کی کتاب ’استری پرش تلنا‘ اور لین نسائی تصنیف تسلیم کی جاتی ہے۔ ۱۸۸۸ء میں پنڈتا راما بائی کی کتاب ’دی ہائی کاست ہندو و من، شائع ہوئی۔

آزادی کے بعد کے دور میں لکھی گئی تحریریں، خواتین کے ساتھ گھر اور کام کا جگہ روا رکھے جانے والے سلوک، سیاسی



مہاتما چیوتی راؤ پھلے

محرومین میں محروم طبقات کی تاریخ نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔ مہاتما پھلے نے ’غلام گیری‘ نامی کتاب میں پھلی ذاتوں کی تاریخ نئے سرے سے رقم کی۔

مذہب کے نام پر خواتین اور نچلے طبقات کے استھصال کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

بھارت کی تہذیبی اور سیاسی تعمیر میں دلت طبقے کا اہم حصہ ہے۔ بھارت میں نوآبادیاتی اور قوم پرست تاریخ نویسی میں انھیں نظر انداز کیا گیا۔ اس بات کے پیش نظر ڈاکٹر بابا صاحب

### کیا آپ جانتے ہیں؟

گووند سکھا رام سر دیسائی نے 'مراٹھا ریاست' شائع کر کے مراٹھی تاریخ نویسی کے شعبے میں نمایاں کام انجام دیا۔ ان کا یہ کارنامہ اتنا مقبول ہوا کہ لوگ انھیں ریاست کاؤ کے نام سے جانے لگے۔ انھوں نے مراٹھوں کی مکمل تاریخ کئی جلدی میں مرتب کی۔

موجودہ زمانے میں وائی ڈی پھڑکے، رام چندر گھا وغیرہ محققوں نے جدید تاریخ نویسی میں نمایاں کام انجام دیے ہیں۔ بھارتی تاریخ نویسی پر بھارت میں جنم لینے والی سماجی اور سیاسی تحریکوں کے اثرات تھے۔ اسی کے ساتھ بھارتی تاریخ نویسی کی روایت آزادانہ طور پر استحکام کے ساتھ ترقی پاتی نظر آتی ہے۔

مساوات کا حق جیسے موضوعات پر مرکوز دکھائی دیتی ہیں۔ موجودہ دور میں شائع ہونے والی نسائی تحریروں میں میرا کومبی کی 'کراسنگ تھریش ہولڈس' فیمنسٹ ایسیز ان سوشل ہسٹری نامی کتاب کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس میں مہاراشٹر کی پنڈتا راما بائی، بھارت کی پہلی فعال رہنما خاتون ڈاکٹر رکھما بائی جیسی خواتین کی زندگیوں پر تحریر کردہ مضامین شامل ہیں۔ دلت خواتین کے نظریے سے مہاراشٹر میں سماجی طبقات، ذات وغیرہ کے متعلق لکھا گیا جس میں شرمیلا ریلے کی تحریر یہ اہم ہیں۔ 'رامنگ کا سٹ، رامنگ چینڈر' : ریڈنگ دلت و منس ٹیسٹی مونیز، میں دلت خواتین کی سوانح پر لکھے گئے مضامین جمع کیے گئے ہیں۔ مخصوص نظریات کے حامل نہ ہوتے ہوئے تاریخ لکھنے والوں میں سرجادونا تھے سرکار، سریندر ناتھ سین، ریاست کارگووند سکھا رام سر دیسائی، ترمک شنکر شچو لکر کے نام قابل ذکر ہیں۔

### مشق

(ب) ذیل میں سے غلط جزوی بچپان کر لکھیے۔

- ۱۔ ہؤور ڈشودراز - محرومیں کی تاریخ
  - ۲۔ استری پرش تلنا - نسائی تاریخ
  - ۳۔ دی انڈین وار آف انڈی پینڈنس 1857 - مارکس وادی تاریخ
  - ۴۔ گرانٹ ڈف - نوآبادکاروں کی تاریخ
- (۲) دیے ہوئے بیانات کی وجہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔
- ۱۔ علاقائی تاریخ نویسی کو تحریک ملی۔
  - ۲۔ 'بکھر' تاریخی ادب کی اہم قسم ہے۔

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو دوبارہ لکھیے۔

- ۱۔ بھارتی مکمل آثارِ قدیمہ کے پہلے ڈاکٹر ..... تھے۔

(الف) الکیزینڈر کننگم

(ب) ولیم جونس

(ج) جان مارشل

(د) فریڈرک میکس میولر

- ۲۔ ..... نے سنکریت کتاب 'ہٹ اپدیش' کا جرمن

زبان میں ترجمہ کیا۔

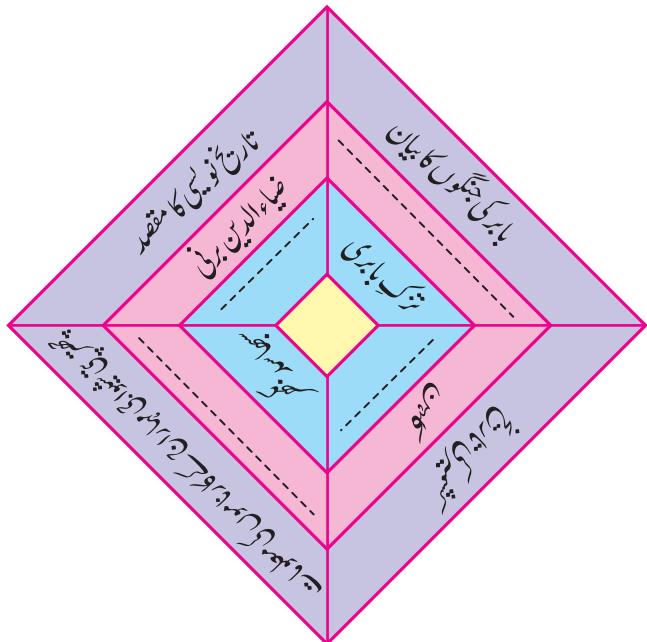
(الف) چیس مل

(ب) فریڈرک میکس میولر

(ج) ماونٹ اسٹوارٹ ایلنفلشن

(د) جان مارشل

(ب) درج ذیل تصوراتی خاک مکمل کیجیے۔



(۳) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

- ۱۔ مارکس وادی تاریخ نویسی کی وضاحت کیجیے۔
- ۲۔ تاریخ نویسی میں مشہور موئرخ وی۔ کے راجواڑے کی خدمات بیان کیجیے۔

(۴) (الف) درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

جیس مل	دی برٹش ہستری آف انڈیا
جیس گرانٹ ڈف	.....
ڈ ہستری آف انڈیا	.....
شری پاداے۔ ڈائگ	.....
ہو ورڈ شورز	.....

(۵) نوٹ لکھیے۔

- ۱۔ استشراتی تاریخ نویسی
- ۲۔ قوم پرست تاریخ نویسی
- ۳۔ محرومین کی تاریخ

سرگرمی

سبق میں جن موئرخوں کا ذکر آیا ہے، انٹرنیٹ کی مدد سے ان کے کاموں کی معلومات دینے والا باقصویر قلمی رسالہ تیار کیجیے۔



## ۳۔ اطلاقی تاریخ

موجودہ زمانے کے سماجی مسائل کا حل، سماجی افادیت کے فیصلے لینے میں ماضی کے واقعات کا تجزیہ مشعل راہ ثابت ہوتا ہے جس کے لیے تاریخ کا علم ضروری ہے۔

اطلاقی تاریخ کے شعبے میں صرف ماہرین ہی نہیں بلکہ عوام الناس بھی مختلف طریقوں سے شامل ہو سکتے ہیں۔ عجائب خانے، قدیم مقامات کی سیر کرنے والے سیاحوں کی شمولیت بھی اس میں اہم ہوتی ہے۔ سیاحت کی وجہ سے عوام میں تاریخ سے دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ سماج میں تاریخ کا شعور پروان چڑھتا ہے اور وہ اپنے گاؤں اور شہر میں موجود قدیم مقامات کی حفاظت اور نگهداری کے منصوبوں میں بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

### ۳ء۲ اطلاقی تاریخ اور مختلف موضوعات کی تحقیق

تاریخ کا تعلق ماضی کے واقعات سے ہوتا ہے۔ موجودہ زمانے میں دکھائی دینے والی انسانی زندگی کی تغیریاتی واقعات پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ واقعات سیاسی، سماجی - مذہبی تنظیموں، فلسفہ، ٹکنالوجی اور سائنس جیسے مختلف شعبوں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ ہر شعبے کے ذخیرہ علم کی آزادانہ تاریخ ہوتی ہے۔ ان شعبوں کی آئندہ پیش رفت کی سمت اس ذخیرہ علم کی صورتحال پر منحصر ہوتی ہے۔ اس مناسبت سے تاریخ کا طریقہ تحقیق کئی مضامین کی تحقیق میں کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً:

**۱۔ فلسفہ :** مختلف نظریات کی ابتداء، فکری روایات کا پس منظر اور اس کی پیش رفت کی تاریخ سمجھنے کے لیے فلسفے کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔ فلسفے کو سمجھتے وقت جس زبان میں اس کا اظہار کیا گیا ہے اس زبان کی تاریخ بھی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

**۲۔ سائنس :** سائنسی دریافتیں اور اصول سازی کا دور اور ان دریافتیں کی پس پرده وجود ہات کے سلسلے کو سمجھنے کے لیے

۳ء۱ اطلاقی تاریخ سے کیا مراد ہے؟

۳ء۲ اطلاقی تاریخ اور مختلف موضوعات کی تحقیق

۳ء۳ اطلاقی تاریخ اور موجودہ دور

۳ء۴ ثقافتی اور قدرتی ورثے کا انتظام

۳ء۵ متعلقہ پیشہ و رانہ شعبے

۳ء۶ اطلاقی تاریخ سے کیا مراد ہے؟

اطلاقی تاریخ کی اصطلاح کے لیے ”عوامی تاریخ“ کا مقابل لفظ رائج ہے۔ زمانہ ماضی کے جن واقعات کا علم تاریخ کے ذریعے ہوتا ہے اس کا استعمال موجودہ دور اور زمانہ مستقبل میں کس طرح کیا جائے، اس پر اطلاقی تاریخ، میں غور کیا جاتا ہے۔

**ذرایہ جان لیجیے۔**

**عوامی تاریخ :** تاریخ سے متعلق عوام الناس میں کئی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً تاریخ کا مضمون صرف تاریخ نویسیوں اور تاریخ کا مطالعہ کرنے والے طلبہ کے لیے ہوتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں تاریخ جیسے مضمون کی پچھے افادیت نہیں۔ اسے معاشی طور پر ذرائع پیداوار سے جوڑا نہیں جاسکتا وغیرہ۔ ان تمام غلط فہمیوں کو دور کر کے تاریخ کا تعلق موجودہ دور کے لوگوں کی روزمرہ زندگی سے جوڑنے کا شعبہ ”عوامی تاریخ“ ہے۔

بیرونی ممالک کی کئی یونیورسٹیوں میں عوامی تاریخ کے مضمون کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ بھارت میں بنگالورو کے سرشنی انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن اینڈ ٹکنالوجی، ادارے میں سینٹر فار پلک ہسٹری، ایک علیحدہ شعبہ ہے جہاں اس مضمون کے پروجکٹس اور تحقیقاتی کام انجام دیے جاتے ہیں۔

میں ماضی کے نظام کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس زنجیر میں مختلف سطحوں پر جڑے لوگوں کی روایتی ذہنیت سمجھنے کے لیے، ان تمام کا انحصار جن مختلف سماجی اور معاشی تنظیموں پر ہوتا ہے اس کی تاریخ جاننے سے موجودہ حالات میں مختلف سطحوں پر انتظامات میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔

**۶۔ فنون :** مختلف شعبہ ہائے فنون میں اظہار ذات اور اس کے پس پرده فکری، جذباتی اور تہذیبی روایات کی مدد سے ہونے والے فنون کا ارتقا سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ کسی بھی فن پارے کی باریکیاں، فنکار کی ذہنیت اور مخصوص طرز فن کے ارتقا کی ترتیب تہذیبی تاریخ کے مطالعے کے ذریعے جان سکتے ہیں۔

**۷۔ انسانی علوم :** تاریخ، آثار قدیمہ، سماجیات، بشریات، سیاسیات، معاشیات جیسے علوم کی ابتدا اور ارتقا کی تاریخ سمجھنا ان علوم کے مطالعے کا لازمی حصہ ہے۔ فلسفے کو سائنس اور دیگر تمام علوم کی ماں کہا جاتا ہے۔ کائنات کی وسعت اور اس میں انسان کے وجود کے باہمی تعلق کو سمجھنے کے تجسس میں دنیا کے تمام انسانی سماج میں لوگ اس کے متعلق قیاس آرائیاں کرنے لگے جس سے دنیا کے وجود میں آنے کی کہانیاں، کائنات کا چکر اور انسانی زندگی سے متعلق موہوم باتیں، دیوی دیوتاؤں کے متعلق تصوّرات، انھیں خوش کرنے کے لیے ادا کی جانے والی رسومات کے متعلق فلسفیانہ خیالات کا ارتقا ہوا۔ قدیم زمانے کے لوگوں کی حکایات میں ہی فلسفیانہ خیالات کے نجح پوشیدہ ہیں۔ یہاں مذکور انسانی علوم کے مختلف شعبوں کی ترقی میں فلسفیانہ اصول بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاریخ کی مدد سے اس پیشرفت کو سمجھا جاسکتا ہے۔

### ۳ء اطلاقی تاریخ اور موجودہ ذور

یہ سوال ہمیشہ سے پوچھا جاتا رہا ہے کہ روزمرہ کے معاملات میں تاریخ کا کیا استعمال ہے؟ اطلاقی تاریخ سے کیا مراد ہے؟ اس سوال کے جواب میں مذکورہ بالا سوال کا جواب بھی

سائنس کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ضرورت ایجاد کی مال ہے۔ کئی مرتبہ سائنسی دریافت انسانی ضروریات کی تکمیل اور تجسس کی آسودگی کے لیے کی گئی کوششوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے لیے پہلے سے موجود سائنسی علم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان دریافتوں کی پس پرده وجود ہات اور زمانہ سمجھنے کے لیے سائنس کی تاریخ کا علم سودمند ہوتا ہے۔

**۳۔ ٹکنالوجی :** زرعی پیداوار، اشیا کی پیداوار، تعمیرات، انجینئرنگ وغیرہ میں ہونے والی تبدیلیاں اور اس کے پیچھے پوشیدہ وجود ہات کو سمجھنے کے لیے ٹکنالوجی کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔ سائنسی دریافتیں اور ٹکنالوجی کا ارتقا ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ انسانی ارتقا کی پیش رفت میں پتھر کے اوزار بنانے سے لے کر زرعی پیداوار کی ترقی تک اسے سمجھ میں آنے والا سائنس اور اس پر بنی ٹکنالوجی کی ترقی انتہائی اہم تھی۔ سائنس کی ترقی کی وجہ سے پیداواری عمل میں میکانیکت آتی گئی۔ یہ کیونکر ہوا، سائنس اور ٹکنالوجی کس طرح ہمیشہ ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں اس بات کو جاننے کے لیے ٹکنالوجی کی تاریخ کو سمجھنا ضروری ہے۔

**۴۔ صنعت و حرفت اور تجارت :** صنعت و حرفت اور تجارت کی وجہ سے سماج میں لین دین کے شعبے میں ترقی ہوتی جاتی ہے جس کی وجہ سے تہذیبی تعلقات کے جال مسلسل پھیلنے لگتے ہیں۔ یہ صنعت و حرفت اور تجارتی انتظامیہ کا ہی ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس کی تاریخ سمجھنا انتہائی اہم ہے۔ بازار اور کاروبار کی شکلیں بدلتی گئیں اور ان کے ساتھ انسانی تعلقات کی نوعیت اور سماجی ساخت میں بھی تبدیلی آتی۔ ان تمام باتوں کو جاننے کے لیے تہذیبی ارتقا، سماجی ڈھانچے، معاشی نظام وغیرہ کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔

**۵۔ انتظامی علوم :** ذرائع پیداوار، انسانی قوت اور پیداوار کے مختلف اعمال، بازار اور خرید و فروخت کے انتظامات کے سلسلے

**(ب) قدرتی ورثہ :** قدرتی حیاتیاتی تنوع کا شمار قدرتی ورثے میں کیا جاتا ہے جس میں درج ذیل اشیا شامل ہیں:

- (۱) جاندار
- (۲) نباتات
- (۳) ان کی بقا کے لیے لازمی ادارے اور زمین کی ساختی خصوصیات۔

آئندہ نسلوں کی بہبود کے لیے اپنے ورثے کا تحفظ ضروری ہے۔ ناپید ہونے والے تہذیبی اور قدرتی ورثے کے تحفظ اور نگهداری کے مقصد کے تحت عالمی ادارے یونیسکو نے کچھ رہنمای اصول متعین کیے ہیں۔ ان رہنمای اصولوں کی بنیاد پر عالمی وراثت کے اہل مقامات، روایات وغیرہ کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔

یونیسکو کی عالمی قدرتی ورثے کی فہرست میں مغربی گھاٹ کے غاروں کو ۲۰۱۲ء میں شامل کیا گیا ہے۔ ضلع ستارا کی کاس سطح مرتفع مغربی گھاٹ کے سلسلوں میں ہی ہے۔ تہذیبی اور قدرتی ورثے کا نظام و نسق اطلاقی تاریخ کا اہم حصہ ہے۔ اس ورثے کے تحفظ اور نگهداری کا ڈھیر سارا کام مرکزی حکومت کا محکمہ آثارِ قدیمہ اور ہر ریاست کے ریاستی آثارِ قدیمہ کے محبک کرتے ہیں۔ ان ٹیک (انڈین پیشٹل ٹرسٹ، فار آرٹ اینڈ گلچرل ہیرٹیچ) نامی فلاجی تنظیم اس میدان میں ۱۹۸۳ء سے سرگرم عمل ہے۔ تہذیبی اور قدرتی ورثے کے مقامات کا تحفظ اور نگهداری کے منصوبوں میں کئی مضامین کے ماہرین کی شرکت ضروری ہوتی



کیلاش مندر۔ ایلورا

خود بخود مل جاتا ہے۔ ماضی کی کئی باقیات مریٰ اور غیر مریٰ صورت میں موجودہ زمانے میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق ہمارے دلوں میں تجسس ہوتا ہے۔ ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان کی تاریخ جانیں کیونکہ وہ ہمارے آبا و اجداد کے فنون و روایات کی باقیات ہوتی ہیں۔ یہ ہمارا تہذیبی ورثہ اور ہماری شناخت ہوتی ہے۔ ان کی تاریخ کی معلومات ہمیں اپنی ابتداء کی طرف لے جاتی ہے۔ اس لیے اس تہذیبی ورثے کو اپنے اور اگلی نسل کی بھلانی کے لیے لمبے عرصے تک محفوظ کرنے اور اسے پروان چڑھانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اطلاقی تاریخ کے ذریعے مریٰ اور غیر مریٰ صورتوں میں موجود تہذیبی ورثے کی حفاظت اور نشوونما کی جاتی ہے جس کی وجہ سے روزگار کے کئی مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ مختصرًا یہ کہ تاریخ کے ذریعے موجودہ زمانے کی مناسب تفہیم اور مستقبل کے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت سے 'اطلاقی تاریخ' کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔

### ۳۴ ثقافتی اور قدرتی ورثے کا انتظام

**(الف) ثقافتی ورثہ :** یہ انسان کے ذریعے وجود میں آتا ہے۔ مریٰ اور غیر مریٰ اس کی دو قسمیں ہیں۔

**(۱) مریٰ ثقافتی ورثہ :** اس میں قدیم مقامات، عمارتیں، اشیا، قلمی تحریریں، مجسمے، تصاویر وغیرہ شامل ہیں۔

**(۲) غیر مریٰ ثقافتی ورثہ :** اس میں درج ذیل چیزوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

\* زبانی روایات اور اس کے لیے استعمال کی گئی زبان۔

\* روایتی علوم

\* تہوار، جشن منانے کے سماجی طور طریقے اور مذہبی رسومات

\* فنون کی پیش کش کا طریقہ

\* مخصوص روایتی مہارتیں

\* اس قسم کی روایات، طور طریقوں، مہارتیں وغیرہ کی نمائندگی کرنے والے گروہ، مجمع۔



عالی طور پر زبانی اور غیر مرئی ورثے کی فہرست میں شامل کی  
گئی بھارتی روایات

۲۰۰۱ء : کیرالا کی دُکٹی یم، سنسکرت ڈرامے کی روایت

۲۰۰۳ء : ویدوں کے جاپ کی روایت

۲۰۰۵ء : شمالی بھارت میں پیش کی جانے والی 'رام لیلा'

۲۰۰۹ء : گڑھوال (اُتراخند) میں رمن کا مذہبی تہوار اور  
رسکی ڈراما

۲۰۱۰ء : راجستان کا کالبیلیا لوک سنگیت اور لوک ناچ

۲۰۱۰ء : مغربی بنگال، جھارکھنڈ اور اوڈیشا کا 'چھاؤ ناچ'

۲۰۱۰ء : کیرالا کا 'مودی ایٹو' مذہبی ڈراما اور ڈرامائی رقص

۲۰۱۲ء : لداخ، جموں اور کشمیر کے بدھ منتروں کے جاپ  
کی روایت

۲۰۱۳ء : منی پور کی 'سنکیرتن' روایت

۲۰۱۳ء : پنجاب کے ٹھیٹھرا قبیلے کی تابے اور پیتل کے برتن  
سازی کے فن کی روایت

۲۰۱۶ء : نوروز

۲۰۱۶ء : یوگا

### بھارت میں موجود عالمی ورثے کے مقامات - تہذیبی

۱۹۸۳ء : آگرے کا قلعہ

۱۹۸۳ء : اجنتا کے غار

۱۹۸۳ء : الیورا کے غار

۱۹۸۳ء : تاج محل

۱۹۸۳ء : مہابالی پورم کے مندر

۱۹۸۳ء : کونارک کا سوریہ مندر

۱۹۸۶ء : گوا کے چرچ اور کالونینٹ

۱۹۸۶ء : فتح پور سیکری

۱۹۸۶ء : ہنپی کی تعمیرات

۱۹۸۶ء : کھجوراہو کے مندر

۱۹۸۷ء : گھاراپوری (الی فیننا) کے غار

### بھارت کے عالمی ورثے کے مقامات - قدرتی

۱۹۸۵ء : قاضی رنگا قومی باغ

۱۹۸۵ء : کیوں دیوکا قومی باغ

۱۹۸۵ء : مانس کا جنگلاتی مامن

۱۹۸۷ء : سندربن قومی باغ

۱۹۸۸ء : نندادیوی اور ولی آف فلاورز

۲۰۰۵ء : قومی باغات

۲۰۱۲ء : مغربی گھاٹ

۲۰۱۲ء : گریٹ ہمالین پارک

### بھارت کا مخلوط عالمی ورثہ

۲۰۱۶ء : کانچن گنگا قومی باغ

کیا آپ جانتے ہیں؟



دنیا کا سب سے قدیم چھٹی صدی قبل مسیح) عجائب گھر میسوپوٹامیا کے اُز شہر کی کھدائی کے وقت دریافت ہوا۔ یہ کھدائی انگریز ماہر آثارِ قدیمہ سر لیونارڈ وولی نے ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۳ء کے درمیان کی تھی۔ یہ عجائب گھر اینی گالڈی نامی میسوپوٹامیا کی شہزادی نے تعمیر کیا تھا اور وہ خود ہی اس عجائب خانے کی اعلیٰ نگاراں کا رکھی جیت سے کام کیا کرتی تھی۔

اس عجائب خانے میں دریافت شدہ قدیم اشیا کے ساتھ ان کی تفصیل بیان کرنے والی مٹی کی ٹکلیا (clay tablets) بھی تھیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



انڈین میوزیم - کولکاتا

کولکاتا میں واقع 'انڈین میوزیم' کی بنیاد ایشیا کی سوسائٹی کی جانب سے ۱۸۱۲ء میں رکھی گئی تھی۔ ڈنمارک کے ماہر نباتیات نیشنل والک اس کے بانی اور پہلے نگراں کا

ہے۔ ان سب میں متعلقہ مقامات کی تہذیبی، سماجی، سیاسی تاریخ کا شعور پیدا کرنے کا کام اطلاقی تاریخ کے ذریعے کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے:

(۱) منصوبوں کے ذریعے وراثتی مقامات کی بنیادی ساخت تبدیل نہ کرتے ہوئے اس کا تحفظ اور نگہداشت ممکن ہوتا ہے۔

(۲) مقامی سماج کی تعمیر اور رجحانات، ان کو درپیش موجودہ زمانے کے مسائل اور مقامی لوگوں کی توقعات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

(۳) تہذیبی وراثتی مقامات کا تحفظ اور نگہداشت کرتے ہوئے مقامی لوگوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے، اس کے لیے مسائل کے حل کی منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔

(۴) مقامی لوگوں کو اس منصوبے میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

(۵) مقامی لوگوں کی روایتی صلاحیتوں کو بڑھاوا دینے والے کاروبار کو تحریک دینے کے لیے منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔

## ۳۶۵ متعلقہ پیشہ و رانہ شعبہ

ذیل میں مذکورہ شعبوں سے متعلق قانونی اصول اور عوامی پالیسی کے تعین میں تاریخ کا علم کارآمد ہوتا ہے۔

۱۔ عجائب خانے اور دستاویزی حفاظت خانہ (آرکائیو)

۲۔ تاریخی مقامات کا تحفظ اور نگہداشت

۳۔ سیاحت اور میزبانی

۴۔ تفریجی اور موافقانی ذرائع

## معلوم کیجیے۔

دستاویزات کے محافظ خانے (آرکائیوں) میں پرانے اور اہم کاغذات، فائلیں، پرانی فلمیں وغیرہ محفوظ رکھی جاتی ہیں۔

بھارت کا دستاویزات کا قومی محافظ خانہ نئی دہلی میں ہے اور ہریاں میں آزاد دستاویزی محافظ خانے موجود ہیں۔

تھے۔ اوپر دی ہوئی میوزیم کی تصویر ۱۹۰۵ء کی ہے۔ میوزیم کو تین مرکزی حصوں فنون، آثارِ قدیمہ اور انسانی علوم میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان حصوں کے ذیلی حصوں کے طور پر نگہداشت، نشر و اشاعت، تصویر سازی، نمائش-پیش کش، ماذل / مظاہر کی تحقیق، تربیت، کتب خانہ اور حفاظت کے شعبے قائم کیے گئے ہیں۔

## مخصوص دستاویزات کے محافظ خانے

ادارہ نیشنل فلم آرکائیو، کا صدر دفتر پونہ میں واقع ہے۔ ۱۹۶۳ء میں حکومتِ ہند کے حکمہ اطلاعات و نشریات کے میدیا یونٹ کے طور پر اس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس کے قیام کے تین اہم مقاصد تھے:

- آئندہ نسلوں کے لیے نایاب بھارتی فلموں کی تلاش، ان کا حصول اور فلموں کے اس ورثے کی حفاظت کرنا۔
- فلموں سے متعلق اہم امور کی درجہ بندی کرنا، ان کا مستقل اندر ارج کرنا اور تحقیق کرنا۔
- فلم کے تہذیبی ورثے کی اشاعت کے لیے ایک مرکز قائم کرنا۔

اس کے ہر شعبے کے نظم و نسق میں مخصوص صلاحیت کے حامل افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً ماہرِ تعمیرات، انجینئر، تاریخ داں، ماہر آثارِ قدیمہ، عجائب گھر کے نگراں کار، ماہرِ سماجیات، ماہرِ مخطوطات، ماہرِ دستاویزات، ماہر قانون، ماہر فوٹوگراف وغیرہ۔ یہ فہرست بہیں ختم نہیں ہوتی۔ قدیم مقامات، اشیاء اور عمارت کے تاریخی پس منظر کا تمام ماہرین کو علم ہونا ضروری ہے۔ اطلاقی تاریخ کے شعبوں کے منصوبوں کی وجہ سے مذکورہ شعبوں میں روزگار کے کئی موقع میسر آ سکتے ہیں۔

اس سبق میں ہم نے دیکھا کہ اطلاقی تاریخ کے ذریعے عوامِ الناس میں تاریخ کے تین رغبت کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے، اپنے تہذیبی اور قدرتی ورثے کے تحفظ اور نگہداشت کے متعلق سماج میں بیداری کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے، اس کے لیے تاریخ کے علم کا استعمال کس طرح کیا جاسکتا ہے، اس مناسبت سے تجارتی صلاحیتوں اور صنعت و حرفت کے میدان میں کس طرح اضافہ کیا جاسکتا ہے جیسی باتوں پر غور و فکر، جائزہ اور منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔

تاریخی اور عوامی مقامات کو مزید خراب ہونے سے بچانے اور آئندہ نسل کی بہبود کے لیے ان کی مناسب طریقے سے نگہداشت کرنے کے لیے یہ ضروری ہے۔



(۲) درج ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ تکنالوجی کی تاریخ کا مطالعہ ضروری ہے۔

۲۔ یونیسکو کی جانب سے عالمی ورثے کے مستحق مقامات، روایات کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔

(۵) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ ذیل کے مضامین کی تحقیق میں تاریخ کا تحقیقی طریقہ کس طرح کارآمد ثابت ہوگا؟

(الف) سائنس (ب) فنون (ج) انتظامی مطالعات  
۲۔ اطلاقی تاریخ اور موجودہ زمانے کے تعلق کی وضاحت کیجیے۔

۳۔ تاریخی مأخذ کی حفاظت کے لیے کم از کم دس طریقے بتائیے۔

۴۔ قدرتی اور تہذیبی ورثے کے حفاظتی منصوبے کے ذریعے کون سے مقاصد حاصل ہوتے ہیں؟

### سرگرمی

بھارت کے نقشے میں وراثتی مقامات بتائیے۔

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ دنیا کا سب سے قدیم عجائب گھر ..... شہر کی

کھدائی کے دوران دریافت ہوا۔

(الف) دلی (ب) ہرپا

(ج) اُر (د) کوکاتا

۲۔ بھارت کا قومی دستاویزات کا محافظ خانہ ..... میں ہے۔

(الف) نئی دہلی (ب) کوکاتا

(ج) ممبئی (د) چینی

(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پیچان کر لکھیے۔

۱۔ کُٹی یِم - کیرالا کی سنسکرت ڈرامائی روایات

رَمَن - مغربی بنگال کا رقص

رَامَلِیلا - شاملی بھارت کی پیش کش

کَالِبِلِیا - راجستان کا لوک سنگیت اور عوامی رقص

(۲) نوٹ لکھیے۔

۱۔ اطلاقی تاریخ

۲۔ دستاویزات کا محافظ خانہ (آرکائیو)

(۳) درج ذیل تصوراتی خاکہ کو مکمل کیجیے۔

تہذیبی ورثہ

غیر مرئی

مرئی



3LBQDQ

## ۲۔ بھارتی فنونِ لطیفہ کی تاریخ

غاروں سے حاصل ہوئے ہیں۔

**عوامی فن اور فنِ لطیف :** فن کی دو روایتیں 'عوامی فن'، اور 'فنِ لطیف' (کلاسیکی فن) تسلیم کی جاتی ہیں۔ عوامی فن کی روایت پھر کے زمانے سے مسلسل جاری ہے۔ اس کی تخلیق لوگوں کی روزمرہ زندگی کا جزو ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس روایت میں فنی اظہار میں بے ساختگی پائی جاتی ہے۔ عوامی فن سماج، گروہوں، افراد کی عملی شرکت سے تخلیق پاتا ہے۔ 'فنِ لطیف' کی تخلیق طے شدہ اصولوں کے مطابق ہوتی ہے۔ اس لیے طویل عرصے تک تربیت حاصل کرنا ضروری ہے۔

**طرز فن :** ہر فنکار کافی تخلیق کرنے کا اپنا طریقہ یعنی طرز ہوتا ہے۔ جب کوئی طریقہ روایت کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے تو اسے مخصوص طرز فن کہا جانے لگتا ہے۔ ہر تہذیب میں مختلف ادوار اور علاقوں کی خصوصیات کے لحاظ سے فن ترقی پاتا ہے۔ ان اسالیب کی مدد سے اس تہذیب کے فنون کی تاریخ کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

### ۲۴ بھارت میں بصری فنون کی روایت

بصری فنون میں مصوری اور سُنگ تراشی کا شمار ہوتا ہے۔

**مراٹھا طرزِ مصوری:** طرزِ مصوری کی مثال کے طور پر مراٹھا طرزِ مصوری پر غور کیا جاسکتا ہے۔ سترہویں صدی عیسوی کے نصف آخر سے مراٹھا طرزِ مصوری کا آغاز ہوا۔ اس طرز کی تصویریں رنگیں ہیں جو دیواری تصویر اور قلمی مسودوں میں مصغر (چھوٹی) تصویر کی شکل میں پائی جاتی ہیں۔ واٹی، مینولی، ستارا جیسے مقامات پر پرانے والڑوں (بڑی عمارتوں) میں مراٹھا طرزِ مصوری کی چند دیواری تصویریں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مراٹھا طرزِ مصوری پر راجپوت طرزِ مصوری کے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔

کسی مخصوص طرزِ مصوری کی ابتداء جس زمانے میں ہوئی ہے اس زمانے کے رہن سہن، پوشک، رسم و رواج وغیرہ کا مطالعہ اس طرز کی تصویروں کی مدد سے کیا جاسکتا ہے۔

۲۱ فنونِ لطیفہ سے کیا مراد ہے؟

۲۲ بھارت میں بصری فنون کی روایت

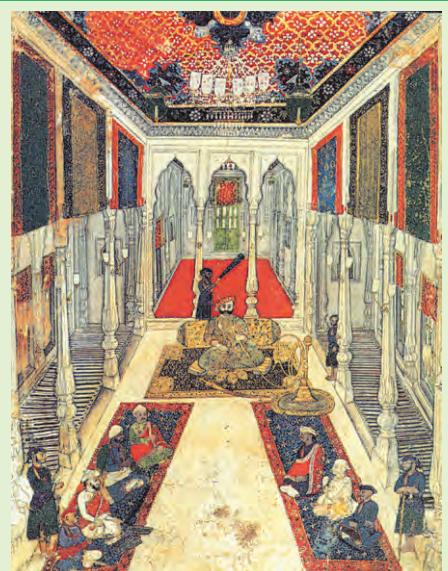
۲۳ بھارت میں فنونِ لطیفہ کی روایت

۲۴ فنونِ لطیفہ، اطلاقی فنون اور روزگار کے موقع

### ۲۵ فنونِ لطیفہ سے کیا مراد ہے؟

ہر شخص کی فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے تجربات اور ان سے حاصل شدہ علم نیزاپنے دلی جذبات سے دوسروں کو باخبر کرے۔ اس فطری جبلت کی تحریک سے جب کوئی حسین شے وجود میں لائی جاتی ہے تو اسے فن کہتے ہیں۔ فنی تخلیق کی بنیاد میں فنکار کا تخلیل، احساسات، جذبات اور اس کی فنی مہارت کا فرمایا جاتا ہے۔

**بصری فنون اور فنونِ لطیفہ :** فنون کی دو قسمیں قرار دی گئی ہیں۔ 'بصری فنون' اور 'فنونِ لطیفہ'۔ فنونِ لطیفہ کو حرکی فنون بھی کہتے ہیں۔ بصری فنون کا آغاز ما قبل تاریخ ہبہ تی میں ہو گیا تھا۔ اس کا ثبوت وہ فنی نمونے ہیں جو دنیا بھر میں پھر کے زمانے کے



سے اپنے رشتے کو بیان کرتی ہے۔ گھروں میں شادی بیاہ اور تھواروں کے موقع پر دیواروں پر تصویریں بنانے، آنکن میں رنگوں تیار کرنے اور تصویروں کے ذریعے پرانی کہانیاں بیان کرنے کے ذریعے علاقائی عوامی فن کی روایتوں میں تصویرکشی کے مختلف طرز وجود میں آئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



مہاراشٹر میں وارلی تصویروں کی روایت اور پنگل یا چتر کتھی کی روایت عوامی فنِ مصوری کی نادر مثالیں ہیں۔ ضلع تھانہ میں وارلی فنِ مصوری کو مقبول بنانے میں جویا سومیا مشے کا بڑا ہاتھ ہے۔ انھیں ان کی وارلی تصویروں کے لیے ملکی اور عالمی سطح پر کئی انعامات حاصل ہوئے ہیں۔ ۲۰۱۱ء میں انھیں پدم شری خطاب سے نوازا گیا۔

ذرایہ جان لیجیے۔



بارھوں صدی عیسوی میں چالوکیہ راجا سومیشور کی کتاب 'مانسولاس' یا 'احملشی تاریخ چتنا منی' میں چتر کتھی روایت کا

**مصوری :** مصوری دو بعدی ہوتی ہے مثلاً قدرتی مناظر، اشیا اور انسان کی تصویریں اور عمارتوں کے خاکے وغیرہ تصویریں بنائی جاتی ہیں۔ اس کے لیے پتھر کی سلیں، دیواریں، کاغذ، سوتی یا ریشمی کپڑے کے مکملے، مٹی کے برتن جیسے وسائل استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً اجنتا کے غار میں



بودھی ستوپم پانی کی دیواری تصویر۔

**عوامی طرزِ مصوری :** حجری عہد کے غاروں میں بنی ہوئی تصویریں کئی ملکوں میں پائی جاتی ہیں۔

بھارت میں مدھیہ پردیش، اتر پردیش، بہار، اتر اکھنڈ، کرناٹک، آندھرا پردیش اور تلنگانہ ریاستوں میں ایسے مقامات ہیں جہاں غاروں میں بنی ہوئی تصویریں موجود ہیں۔ مدھیہ پردیش میں بھیم پیٹکا کے غاروں کی تصویریں مشہور ہیں۔ بھیم پیٹکا کو عالمی تہذیبی ورثے میں شامل کیا گیا ہے۔

غار میں بنی ہوئی تصویریں میں انسانی شکل، جانور اور چند ہندسی شکلیں شامل ہیں۔ عہدِ قدیم سے زراعت شروع ہونے تک کے زمانے میں ان تصویروں کے طرز اور ان کے موضوعات میں تبدیلیاں ہوتی گئی ہیں۔ تصویروں میں نئے نئے جانوروں اور نباتات کو شامل کیا گیا ہے نیز انسانی شکلوں کے خاکے بنانے کے طریقے اور رنگوں کے استعمال میں بھی فرق ہوتا گیا ہے۔ ان تصویروں میں قدرتی ماڈوں سے تیار کیے گئے کالے، لال، سفید رنگ استعمال کیے گئے ہیں۔ ان تصویروں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مختلف زمانوں میں لوگوں نے اپنے اطراف کے علم اور قدرتی سرچشمتوں کو استعمال کرنے کی تکنیک کو کس طرح فروغ دیا ہوگا۔

عوامی فنِ مصوری کی روایت غاروں کی تصویریں کی روایت

تصوروں کے طرز کی آمیزش  
سے مغل طرز کی مصغّر  
تصویر کشی کا آغاز ہوا۔

### یورپی طرز تصویری :

برطانوی دور حکومت میں  
بھارتی طرز تصویری پر مغربی  
طرز تصویری کا اثر دکھائی دیتا  
ہے۔ پونہ کے شنیوار واڑہ

میں سوائی مادھورا و پیشووا کے عہد میں ایک اسکالش تصویر جیسے



### مغل طرز

ولیس کی قیادت میں ایک  
مدرسہ فن (اسکول آف  
آرت) قائم کیا گیا تھا۔ اس  
نے سوائی مادھورا اور نانا  
فرٹنوس کی تصویریں بنائی  
تھیں۔ ولیس کے ساتھ کام  
کرنے والے ایک مراثا  
تصویر گنگا رام تائب کا  
خصوصی طور پر ذکر کرنا  
چاہیے۔ انہوں نے ایلورا اور کارلا کے غاروں میں تصویریں بنائی



سوائی مادھورا اور نانا فرٹنوس



گنگا رام تائب کی اپنے استاد کے ساتھ اپنے ہاتھوں بنائی ہوئی تصویر  
تھیں۔ ان کی کئی تصویریں امریکہ کے بیبل یونیورسٹی کے ییل  
سینٹر آف برٹش آرت میں محفوظ ہیں۔

ذکر ملتا ہے۔ اس سے اس روایت کی قدامت کا اندازہ ہوتا  
ہے۔ کٹھپتیوں یا تصویریوں کی مدد سے راماائن، مہابھارت کی  
کہانیاں بیان کرنے کی روایت سے مراد چتر تکھی (چتر کتھا)  
روایت ہے۔ اس روایت کی تصاویر کاغذ پر بنائے گئے  
قدرتی رنگ بھرے گئے ہیں۔ عموماً ایک کہانی کو بیان کرنے  
کے لیے ۳۰ سے ۵۰ تصاویر استعمال کی جاتی ہیں۔ مختلف  
کہانیاں بیان کرنے کے لیے اس طرح کی تصویریں نسل در  
نسل چلی آ رہی پوچھیوں کو چتر تکھی روایت میں سنبھال کر رکھا  
گیا ہے۔ اس میں ہوئی روایت کے احیا کے لیے حکومت اور  
فنکار کوشش کر رہے ہیں۔

**لطیف فن تصویری :** قدیم بھارتی ادب میں مختلف فنون  
کے بارے میں تمام پہلوؤں سے غور کیا گیا ہے۔ ان میں کل  
۲۴ فنون کا ذکر ہے۔ اس میں فن تصویری کا ذکر آ لکھیم، یا  
‘آ لکھیہ و ڈیا’ (علم خاکہ نگاری) کے نام سے کیا گیا ہے۔ علم  
خاکہ نگاری کے مسدس، یعنی چھے اہم پہلو ہیں۔ قدیم بھارتیوں  
نے ان پر انتہائی باریکی سے غور و خوض کیا تھا۔ اس میں روپ بھید  
(مختلف شکلیں)، تناسب (متناسب ساخت اور پیمائش)، جذبہ  
(چہرے سے تاثرات کا اظہار)، حسن (احساس حسن)، مشاہدہ  
(حقیقت سے قریب تصویر کشی) اور ورنیکا بھنگ (رنگوں کا  
اهتمام) شامل ہیں۔

مختلف مذہبی جماعتوں کی مقدس کتابوں، پرانوں اور  
فن تعمیرات کی کتابوں میں مندرجہ تغیر کے ضمن میں تصویر کشی اور  
سنگ تراشی کا ذکر پایا جاتا ہے۔

**مخلطات میں مصغّر تصاویر :** قلمی مسودوں میں چھوٹی  
جسمات کی تصویریوں پر ایرانی طرز کا اثر تھا۔ جنوب میں مسلم  
حکومت کی زیر سرپرستی دکنی طرز کی مصغّر تصویریں بنائی جانے  
لگیں۔ مغل شہنشاہ اکبر کے دور حکومت میں ایرانی اور بھارتی

روایت کے گواہ ہیں۔

**کلاسیکی فن سنگ تراشی :** ہڑپا تہذیب کی مہریں، پتھر اور کانسے کے مجسمے پانچ ہزار سال یا اس سے زیادہ قدیم بھارتی مجسمہ سازی کی روایت کی گواہ ہیں۔ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ موریہ سمراث اشوك کے عہد میں پتھر کے ستونوں کو تراش کر صحیح معنوں میں سنگ مجسمے تیار کرنے کا آغاز ہوا تھا۔

مدھیہ پر دلیش میں ساپنی اور بھارہوت کا استوپ پہلی بار سمراث اشوك کے زمانے میں تعمیر کیا گیا۔ اس پر دیدہ زیب سنگی سلوں کی سجاوٹ بعد کے دور یعنی دوسری صدی قبل مسح میں کیے جانے کا قیاس ہے۔ بدھ مذہب



**بھارہوت استوپ - سنگ تراشی** بھارت کے باہر دور تک پھیلا۔ اس وجہ سے ان ملکوں میں بھی استوپ تعمیر کرنے کی روایت کا آغاز ہوا۔ انڈونیشیا میں بورو بدور کے مقام پر تعمیر کردہ استوپ دنیا کا سب سے بڑا استوپ ہے۔ اسے آٹھویں یا نویں صدی عیسوی میں تعمیر کیا گیا تھا۔ یونیسکو نے ۱۹۹۱ء میں



بوروبدور کو عالمی ورثتے کا درجہ دیا۔

**بھارتی علم مجسمہ سازی :** افغانستان اور آس پاس کے علاقوں میں دوسری صدی قبل مسح میں فن سنگ تراشی کا گندھار (قندھار) طرز وجود میں آیا جس پر ایرانی اور یونانی اثرات تھے۔

اشیا کی ہو بہو تصویر کشی مغربی طرزِ مصوری کی اہم خصوصیت سمجھی جاتی ہے۔ ممبئی میں ۱۸۵۷ء میں قائم کردہ بے جے اسکول آف آرت اینڈ انڈسٹری مغربی طرزِ مصوری کی تربیت دینے والے آرٹ اسکول میں کئی نامی گرامی مصور ہو گزرے ہیں۔ ان میں سے پیشمن بھی بوسن بھی نے اجتنا کے غاروں کی تصویریں کے ماذل بنانے کا کام کیا۔

**فن سنگ تراشی :** سنگ تراشی سے ابعادی فن ہے مثلاً

مورتی، مجسمہ، منقش برتن اور اشیا۔ پتھر کی سلیں تراشی یا کنده کی جاتی ہیں۔ اس کے لیے پتھر، دھات اور مٹی استعمال کی جاتی ہے۔ ایلورا کا کیلاش غار پتھر کی سالم سل سے تراشا ہوا بے نظیر مجسمہ



اشوک ستون

ہے۔ سارنا تحفہ میں اشوك کی لاث کے اوپری حصے میں چار شیروں کے مجسمے پر مبنی تصویر بھارت کا قومی نشان ہے۔

**عوامی فن سنگ تراشی :** مصوری کی طرح سنگ تراشی کا فن بھی جغری عہد سے پایا جاتا ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ پتھر کے اوزار بنانے کا آغاز بھی ایک طرح سے سنگ تراشی کے فن کا آغاز ہے۔ بھارت میں مذہبی موقع پر مٹی کی

مورتیاں بنانا کران کی پوجا کرنے یا انھیں نذر کرنے کا رواج ہڑپا تہذیب کے زمانے ہی سے چلا آرہا ہے۔ یہ رواج آج بھی بنگال، بہار، گجرات، راجستھان جیسی کئی ریاستوں میں پایا جاتا ہے۔ مہاراشٹر میں بنائی جانے والی گنیش کی مورتیاں،

گوری کے مکھوٹے، بیلوں کے پولا ہوار کے لیے تیار کیے جانے والے مٹی کے بیل، اجداد کی یاد میں قائم کیے جانے والے لکڑی کے مکھوٹے کا کھمبہ، سنگی یادگاریں، ادی واسی گھروں میں انماز ذخیرہ کرنے کے لیے کوٹھریاں وغیرہ فن سنگ تراشی کی عوامی

ایلورا کے غاروں کو ۱۹۸۳ء میں عالمی ورثے کا درجہ دیا گیا ہے۔ بھارت میں مندروں کی تعمیر کا آغاز چوتھی صدی عیسوی میں گپت عہدِ حکومت میں ہوا۔ گپت دور کی ابتدا میں مورتی رکھنے کی جگہ (گاہوار) اور اس کے باہر چار ستون پر مشتمل برآمدہ بس یہی مندر کی شکل تھی۔

ایلورا کے کیلاش مندر کی شاندار بناءٹ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آٹھویں صدی عیسوی تک بھارت میں مندر کی تعمیر کا فن پوری طرح ترقی پا چکا تھا۔ عہدِ وسطیٰ تک بھارتی مندروں کے فنِ تعمیر کے کئی طرز وجود میں آچکے تھے۔

**ناغر طرز کا کلکس**



طرز کا تعین کلس کی مخصوص ساخت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ان میں شمالی بھارت میں 'نَاجْر' اور جنوبی بھارت میں 'draव़' یہ دو طرز اہم سمجھے جاتے ہیں۔ ان دونوں کے امتراجن سے وجود میں آنے والے مختلف طرز کو 'ویسر' کہا جاتا ہے۔ مدھیہ پر دلیش اور مہاراشرٹر میں پائے جانے والے 'بھوج'، طرز کے مندر اور 'نَاجْر'، طرز کے مندر کی ساخت میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ بھوج طرز میں مندر کی بنیاد سے بذریعہ چھوٹے ہوتے جانے والے کلس کی شکل اور پری سرے تک بنی ہوتی ہے۔ اس وجہ سے کلس کی بناءٹ بنیاد سے اوپری سرے تک یکساں دکھائی دیتی ہے۔



draव़ طرز کے گوپور

پہلی سے تیسرا صدی عیسوی یعنی کشان کے عہد میں مقامی طرزِ فن اور قدھار طرز کے امتراجن سے سنگ تراشی کا متھرا طرز وجود میں آیا۔ اس طرز نے بھارتی علم مجسمہ سازی کی بنیاد ڈالی۔

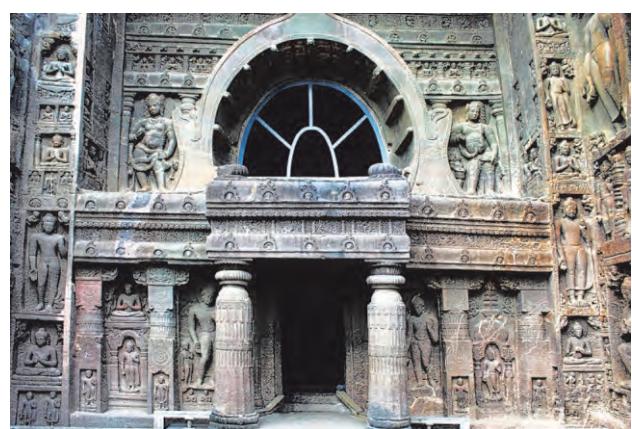
دیوی دیوتاؤں کی تصویریں استعمال کرنے کا خیال پہلی بار کشان سکوں پر دکھائی دیتا ہے۔ گپت دور حکومت میں بھارتی علم مجسمہ سازی کے اصول بنائے گئے اور فنِ مجسمہ سازی کے معیار کا تعین کیا گیا۔ نویں سے تیرھویں صدی عیسوی کے



نڑاج

دوران چول راجاؤں کی سرپرستی میں جنوبی بھارت میں کانسے کی مورتیاں بنانے کا فن وجود میں آیا اور شیو پاروتی، نڑاج، لکشمی، وشنو جیسے دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں بنائی جانے لگیں۔

**فنِ تعمیرات اور مجسمہ سازی:** بھارت میں کئی تراشیدہ غار پائے جاتے ہیں۔ بھارت میں تراشیدہ غاروں کی روایت دوسری پہلی صدی قبل مسیح میں شروع ہوئی۔ یکنیکی لحاظ سے مکمل غارتعمیرات اور تراشیدہ مجسموں کا مجموعی نمونہ ہوتا ہے۔ باب الداخلہ، اندر ونی ستون اور مورتی سنگ تراشی کے عمدہ نمونے ہوتے ہیں۔ دیواروں اور چھپت میں کی گئی عمدہ تصویر کشی کے کام بعض غاروں میں آج بھی کسی نہ کسی حد تک باقی ہیں۔ مہاراشرٹر میں اجتنا اور



اجتنا کا غار نمبر ۱۹: باب الداخله

## ذرا یہ جان لیجیے۔

ہیماڑپتی مندر کی تعمیر مربع نما اور تارہ نما دو قسم کی پائی جاتی ہے۔ تارہ نما مندر کی تعمیر میں مندر کی بیرونی دیوار کو کئی گوشوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے ان دیواروں اور ان پر بننے ہوئے مجسموں پر پڑنے والی روشنی اور سایہ کا بڑا خوب صورت اثرِ دکھائی دیتا ہے۔ ہیماڑپتی مندروں کی اہم خصوصیت دیوار کے پتھروں کو جوڑنے کے لیے چونے کا استعمال نہ کرنا ہے۔ پتھروں ہی میں گہرے شگاف اور شگاف کے برابر لمبوتے سرے بنا کر پتھروں کو ایک دوسرے میں مضبوطی سے بٹھا دیا جاتا تھا اور ان کی مدد سے دیوار بنائی جاتی تھی۔ ممینی کے قریب امبر ناتھ میں امبریشور، ناشک کے قریب ستر میں گوندیشور اور ضلع ہنگولی میں اونٹھا ناگنا ناتھ ہیماڑپتی مندروں کی عمدہ مثالیں ہیں۔ ان کی تعمیر تارے کی شکل میں ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ مہارا شتر کے کئی مقامات پر ہیماڑپتی مندر نظر آتے ہیں۔

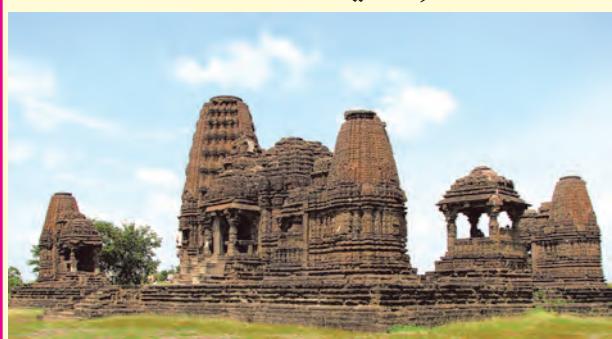


قطب مینار

مغل شہنشاہ شاہ جہاں نے اپنی بیگم ممتاز محل کی یاد میں تاج محل تعمیر کیا ہے۔ تاج محل کو بھارت میں مسلم فنِ تعمیر کی خوبصورتی کی اہم مثال سمجھا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں مشہور اس عمارت کو یونیسکو نے عالمی ورثے کا درجہ دیا ہے۔ ستر ہویں صدی عیسوی میں تعمیر کیا گیا بیجا پور کا گول گندہ



تاج محل



گوندیشور مندر - ستر

عہدِ وسطیٰ کے بھارت میں مسلم دور حکومت میں ایرانی، وسطیٰ ایشیائی، عربی اور ماقبل اسلام بھارتی طرزِ تعمیر کا امتزاج عمل میں آیا۔ اس کے اثر سے بھارت میں مسلم طرزِ تعمیر وجود میں آیا۔ کئی قابلِ دید عمارتیں تعمیر کی گئیں۔ دہلی کے قریب مہروی کے مقام پر قطب مینار، آگرہ میں تاج محل اور بیجا پور میں گول گندہ مسلم طرزِ تعمیر کی شہرہ آفاق مثالیں ہیں۔ قطب الدین ایک (بار ہویں صدی عیسوی) کے زمانے میں قطب مینار کی تعمیر شروع

## ۳۴ بھارت میں فنونِ لطیفہ کی روایت

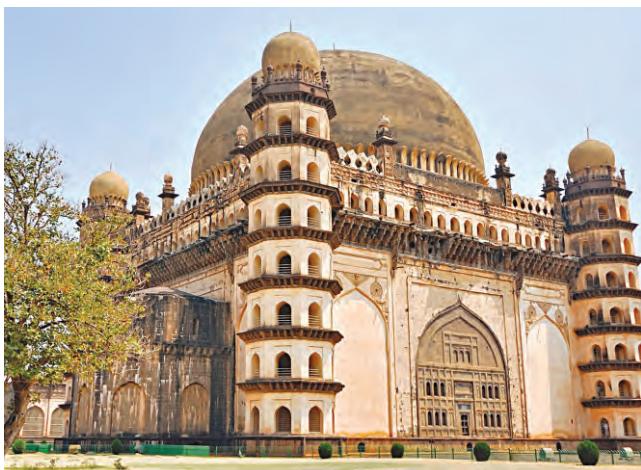
**عوامی فنون کی روایت :** بھارت کے ہر علاقے میں عوامی گیت، عوامی ساز، عوامی رقص اور عوامی ناٹک کی متنوع روایت پائی جاتی ہے۔ مہاراشٹر میں بھی عوامی فنون کی کئی روایتیں موجود ہیں۔ یہ عوامی فن مذہبی تہواروں اور سماجی زندگی کے اٹوٹ حصے کی حیثیت سے وجود میں آئے ہیں۔ کولی ناچ، تارپان ناچ، کوکن میں دشاوتار، پواڑا، کیرتن، جاگر۔ گوندھل چندا ایسازی مثالیں ہیں۔

**کلاسیکی فنون کی روایت :** بھارت عوامی فنون کی طرح کلاسیکی فنون کے عمدہ نمونوں سے بھی مالا مال ہے۔ بھرت منی کی تحریر کردہ 'ناظمہ شاستر' سب سے قدیم کتاب سمجھی جاتی ہے جس میں گانے، بجانے، رقص، ناٹک جیسے فنون کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ بھارتی فنونِ لطیفہ میں شرنگار (آرائش)، ہاسیہ (مسرت)، بھتس (غیر مہذب)، رودر (غضبناک)، کرفنا (المناک)، ویر (بہادری)، بھیانک (ڈراونا)، ادجھت (حیرت انگیز) اور شانت (پرسکون) جیسے نورسون کی پیش کش کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

بھارتی باشندے پیروںی ملکوں کے لوگوں سے مسلسل رابطے میں رہے اور اس طرح ان فنون کی پیش کش میں کئی طرز شامل ہوتے رہے۔ اس وجہ سے وہ زیادہ سے زیادہ مالا مال ہوتے گئے۔ کلاسیکی گائیکی، ساز، رقص کے مختلف طرز اور ان طرزوں کو محفوظ کرنے کے لیے گھرانے وجود میں آئے۔

بھارت میں کلاسیکی گائیکی کی دو اہم شاخیں ہندوستانی سنگیت اور کرناٹک سنگیت ہیں۔ اسی طرح کلاسیکی اور نیم کلاسیکی کا فرق بھی ہے۔ نیم کلاسیکی گائیکی میں عوامی گیت کے کئی طرز شامل ہو گئے ہیں۔

انہائی شاندار عمارت ہے جس میں محمد عادل شاہ کی قبر ہے۔ اس گنبد کی اندر ورنی جانب گول سائبان ہے جس کی وجہ سے اس عمارت کو گول گنبد کہا جاتا ہے۔ اس سائبان میں کھڑے ہو کر آہستہ سے کچھ کھیں تو بھی وہ آواز سب طرف سنائی دیتی ہے۔ زور سے تالی بجا میں تو اس کی صدائے بازگشت کی بارگوختی ہے۔



### گول گنبد

بھارت میں برطانوی حکومت قائم ہونے کے بعد ایک نیا طرزِ تعمیر وجود میں آیا۔ اسے انڈو-گوتھک طرزِ تعمیر کہا جاتا ہے۔ برطانوی دور میں تعمیر کیے گئے چڑج، سرکاری دفاتر، اعلیٰ افسروں کے رہائشی مکانات، ریلوے اسٹیشن جیسی عمارتوں میں یہ طرزِ تعمیر دکھائی دیتا ہے۔ ممبئی کے چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس کی عمارت اس طرز کا عمدہ نمونہ ہے جسے یونیسکو نے عالمی ورثے کے مقامات کی فہرست میں شامل کیا ہے۔



چھترپتی شیواجی مہاراج ریلوے ٹرمینس



لاؤنی رقص - مہاراشٹر



کھاکلی - کیرالا

صرف بھارت کے مختلف حصوں سے بلکہ غیر ملکوں سے بھی قدردان آتے ہیں۔ پونہ میں ہر سال سوائی گندھرو کے نام سے ہونے والا جشنِ موسیقی بہت مشہور ہے۔

موجودہ زمانے میں بھارتی سنگیت کے شعبے میں مخصوص طرز یا مخصوص گھرانے کی حدیں پار کر کے نئے تجربات کرنے کا رہ جان پروان چڑھ رہا ہے۔ اس میں مغربی موسیقی اور مغربی رقص کو بھارتی سنگیت سے جوڑنے کی کوشش بھی کار فرمائے ہے۔ اس طرح نیا طرز ایجاد کرنے والے فنکاروں میں اُوئے شنکر کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ انہوں نے بھارتی کلاسیکی رقص اور یورپی تھیٹر میں پیش کیے جانے والے اوپرا (غنائی ڈراما) کی

کیا آپ جانتے ہیں؟



نورس سوز رحاب بچ جو تی پرست و کنٹے

بیوست سرسٹی مانا اینا ہیہو برسا زدہ نو

دز مقام نہیں و نورس

بچاپور کے سلطان ابراہیم عادل شاہ دوم نے دکنی زبان میں موسیقی سے متعلق ایک کتاب 'کتاب نورس' لکھی ہے۔ اس کتاب کا تعلق موسیقی کے علم سے ہے جس میں گانے کے لیے موزوں گیت ہیں، دھرپد گائیکی کے مطابق گائے جانے والے گیت شامل ہیں جو اعلیٰ درجے کی نظموں کے قدر انوں کو لطف اندوز کرنے والے ہیں۔

ڈاکٹر سید یحیٰ تھیط نے اس کتاب کا مراثی میں ترجمہ کیا ہے جسے ڈاکٹر ارون پر بھونے نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کے سروق پر دیے ہوئے دو ہے کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

"اے سرسوتی ماں! تو دنیا کے لیے روشنی اور ہمہ صفت ہے۔ ابراہیم پر تیرا کرم ہو جائے تو (تیرے آشیرواد سے) نورس کے گیت زمانہ در زمانہ زندہ رہیں گے۔"

شمالی بھارت کا کٹھک، مہاراشٹر کی لاؤنی، اوڈیشا کی اوڈیمی، تمل ناڈو کے بھرت ناٹیم، آندھرا کی پنجی پڑی، کیرالا کی کھاکلی اور موہنی اٹم رقص کی ان قسموں کو پیش کرنے میں کلاسیکی گائیکی، ساز بجائے اور رقص کا حسین امتزاج دیکھنے کو ملتا ہے۔

آزاد بھارت میں کلاسیکی موسیقی اور رقص کو عام قدر انوں تک پہنچانے کے لیے مختلف مقامات پر موسیقی - رقص کی تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان سے محظوظ ہونے کے لیے نہ

ٹی وی پر پروگرام پیش کرنے کے لیے آرٹ ڈائرکٹر، اشاعت اور طباعت کے شعبے میں کتابیں، رسائل، اخبارات کو ترتیب دینا، آرائش اور خوش خطی، تہنیتی کارڈ، دعوت نامے، ذاتی اشیاء تحریر، تھائے وغیرہ مختلف اشیاء کے لیے اطلاقی فنون کے شعبے کی معلومات رکھنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ فن تعمیر (آرکیٹیکچر) اور فوٹوگرافی کے شعبے بھی عملی فن کے زمرے میں آتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں کمپیوٹر پر تیار کی گئی جامد اور متحرک تصویریں، نقش اور خاکے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کا شمار بھی عملی فن میں ہوتا ہے۔ زیورات، تیقیتی دھاتوں کی فنکارانہ اشیا، رنگین نقش و نگار والے مٹی کے برتن، بانس اور بید کی اشیا، شیشے کی فنکارانہ اشیا، خوب صورت کپڑے اور لباس وغیرہ بھی عملی فنون کی وسیع فہرست میں شامل ہیں۔

ذکورہ بالا ہر شعبے میں ذہنی سطح پر کوئی تصور پیش کر کے اسے عملی جامد پہنانے تک کئی مرحلوں سے گزرا پڑتا ہے۔ ہر مرحلے پر تربیت یافتہ اور ہنرمند افراد کی بڑے پیمانے پر ضرورت ہوتی ہے۔ فنکارانہ اشیا تیار کرنے کے عمل سے بعض مخصوص تہذیبی روایتیں مربوط ہوتی ہیں۔ اس شعبے میں طریقہ عمل کے ہر مرحلے کے ارتقا کی تاریخ ہوتی ہے۔ تربیتی کورس میں فنکارانہ اشیا کے پیداواری عمل کی صنعتی، تہذیبی روایتوں کی تاریخ بھی شامل ہوتی ہے۔

ذکورہ بالا شعبوں میں تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم دینے والے کئی ادارے بھارت میں ہیں۔ گجرات میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن، احمد آباد اس قسم کی تربیت دینے والا دنیا کے مشہور اداروں میں سے ایک تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس ادارے نے ۲۰۱۵ء میں ایک آن لائن نصاب شروع کیا ہے۔

اگلے سبق میں ہم ذرائع ابلاغ اور تاریخ کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

روایت کو ملا دیا۔ اسی کے ساتھ انہوں نے اپنے انداز میں عوامی رقص کے مختلف طرز کو اہم مقام دیا۔ اس طرح بھارتی فنونی طفیل کو پیش کرنے کا دائرہ بڑھتا ہوا کھائی دے رہا ہے۔ یہی عمل بھارتی بصری فنون کے سلسلے میں بھی مسلسل جاری ہے۔

## ۶۴ فنون، اطلاقی فنون اور روزگار کے موقع

**فنون :** فنون کی تاریخ علوم کی ایک شاخ ہے۔ اس شعبے میں تحقیق اور روزگار کے موقع میسر آ سکتے ہیں۔

(۱) فن کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے صحافت کے شعبے میں کام کر سکتے ہیں۔

(۲) فنکارانہ اشیا کی خرید و فروخت کی ایک الگ دنیا ہے جہاں فنکارانہ اشیا کی قدر و قیمت کا تعین کرنے کے لیے اس بات کی جانچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ شے نقلی تو نہیں ہے۔ اس کے لیے ایسے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے جنہوں نے فن کی تاریخ کا گہرا مطالعہ کیا ہو۔

(۳) تہذیبی ورثوں کی دیکھ بھال اور نگہداشت اور تہذیبی سیاحت کے نئے شعبے وجود میں آئے ہیں۔ ان شعبوں میں بھی فن کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے مختلف پیشہ ورانہ موقع میسر ہیں۔ ان میں میوزیم اور ریکارڈ روم، لاہبری ی اور موافقی اطلاقی ٹکنالوجی آثارِ قدیمہ کی تحقیق اور بھارتی علوم چند اہم شعبے ہیں۔

**اطلاقی / عملی فن :** بصری اور فنون لطیفہ کے شعبے میں فن کی تخلیق محض قدردانوں کے لطف انداز ہونے کے لیے کی جاتی ہے۔ فن کے تمام شعبوں میں فنکاروں کا یہی اوپرین مقصد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ فنکارانہ تخلیق اور افادیت کو ہم آہنگ کر کے کئی اقسام کی تخلیقات پیش کی جاتی ہیں۔ اس طرح افادیت کے مقصد کے پیش نظر فن تخلیق کرنا عملی یا اطلاقی فن ہے۔

۱۔ صنعتی اور اشہارات کے شعبے نیز گھروں کی سجاوٹ اور آرائشی اشیا، اسٹیچ کے لیے کاسٹیو (پوشاک)، فلم اور



(۲) درج ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

ہمیاڑپتی	درادڑ	نگر	مندر کے فن تعمیر کا طرز
			خصوصیات
			مثالیں

(۵) درج ذیل سوالوں کے منفصل جواب لکھیے۔

۱۔ عوامی فنِ مصوری کے طرز کے بارے میں تفصیل سے معلومات لکھیے۔

۲۔ بھارت میں فنِ تعمیر کے مسلم طرز کی خصوصیات مثالوں کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۳۔ واضح کیجیے کہ فن کے شعبے میں کون سے پیشہ و رانہ مواقع میسر ہیں۔

۴۔ صفحہ ۲۳ پر دی ہوئی تصویر کا مشاہدہ کر کے درج ذیل نکات کی مدد سے واری طرزِ مصوری کی معلومات لکھیے۔

(الف) قدرتی مناظر کی تصویر کشی

(ب) انسانی شکلوں کا خاکہ

(ج) پیشے

(د) گھر

### سرگرمی

۱۔ بھارت میں یونیسکو کے اعلان کردہ عالمی ورثے کے مقامات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

۲۔ اپنے اطراف کے مجسمہ سازوں کے کاموں کا مشاہدہ کیجیے اور ان کا اثر و یوں بیجیے۔

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ فنِ مصوری اور سنگ تراشی کا شمار..... میں ہوتا ہے۔

(الف) بصری فنون

(ب) فنونِ لطیفہ

(ج) عوامی فنون

(د) فنِ اطیف

۲۔ سنگ تراشی کا مதھر اطرز ..... عہد میں وجود میں آیا۔

(الف) کشان

(ب) گپت

(ج) راشٹر کوت

(د) موریہ

(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پہچان کر لکھیے۔

۱۔ قطب مینار - مہروی

۲۔ گول گنبد - بیجاپور

۳۔ چھترپتی شیواجی مہاراج ریلوے ٹرینیس - دلی

۴۔ تاج محل - آگرہ

### (۲) نوٹ لکھیے۔

۱۔ فن

۲۔ ہمیاڑپتی طرز

۳۔ مراثا طرزِ مصوری

(۳) دیے ہوئے بیانات کی وجہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۱۔ فن کی تاریخ کا گہرا علم رکھنے والے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ چتر کتخا جیسی مٹی ہوئی روایتوں کو دوبارہ زندہ کرنا ضروری ہے۔

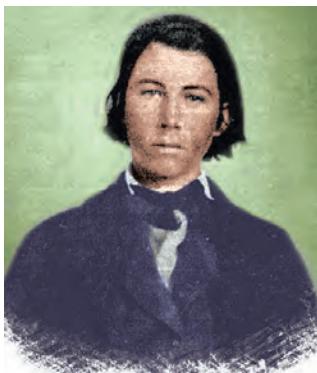


## ۵۔ ذرائع ابلاغ اور تاریخ

متواتر شائع ہو کر تقسیم کی جانے والی نشریات 'اخبار' کہلاتی ہیں۔ اخبارات مقامی، قومی اور عالمی نوعیت کی مختلف خبریں مہیا کرنے کا کام کرتے ہیں۔ اخبارات موجودہ زمانے کے رہنمائی کے اندر اج کا تاریخی دستاویز ہے۔

**اخبارات کی ابتداء اور آغاز :** عیسوی صدی سے قبل مصر میں سرکاری حکم ناموں کی کندہ تحریر عوامی جگہوں پر لگائی جاتی تھیں۔ قدیم روم حکومت میں سرکاری حکم کاغذ پر لکھا جاتا اور وہ کاغذ مختلف صوبوں میں تقسیم کیا جاتا جس میں ملک اور دارالحکومت کے واقعات کی معلومات ہوتی۔ جو لیس سیزر کی نگرانی میں نکلنے والا ایکٹا ڈائرینا (روزانہ کے واقعات) نامی اخبار روم میں عوامی جگہوں پر چسپاں کیا جاتا تھا۔ یہ لوگوں تک سرکاری احکامات پہنچانے کا موثر ذریعہ تھا۔ ساتویں صدی عیسوی میں چین میں سرکاری احکامات عوامی جگہوں پر تقسیم کیے جاتے۔ انگلینڈ میں لڑائیوں یا اہم واقعات کے ورق وقتاً فوقتاً تقسیم کیے جاتے تھے۔ سرائے یا مہماں خانے میں قیام کرنے والے مسافر مقامی لوگوں کو دور دراز کی باتیں مرچ مسالہ لگا کر بیان کرتے۔ بادشاہوں کے نمائندے مختلف جگہوں پر موجود ہوتے جو تازہ ترین خبریں دربار میں پہنچانے کا کام کرتے تھے۔

**بنگال گزٹ :** بھارت میں پہلا انگریزی اخبار ۲۹ ربجوری



جیس آشنس بکی

۸۰ءے کو شروع ہوا۔  
ملکتہ جزل ایڈورڈ ٹائز،  
یا 'بنگال گزٹ' کے نام  
سے معروف اس اخبار کا  
آغاز چیمس آگسٹس ۱۸۳۱ءی  
نامی آرٹش شخص نے  
کی۔

۱۴۵ ذرائع ابلاغ کا تعارف

۱۴۶ ذرائع ابلاغ کی تاریخ

۱۴۷ ذرائع ابلاغ کی ضرورت

۱۴۸ ذرائع ابلاغ سے حاصل شدہ معلومات کا تجزیہ

۱۴۹ متعلقہ پیشہ و رانہ شعبے

غور کیجیے۔

مغلیہ دور میں بھارت میں خط پڑنے کی خبر دی تک کیسے پہنچی ہوگی؟ اس پر غور و فکر کر کے دلی کے حکماء نے جوانہ نظمات کیے ہوں گے، اسے بھارت کے پہنچنے میں کتنا وقت لگا ہوگا؟

۱۵۰ ذرائع ابلاغ کا تعارف

ذرائع ابلاغ میں ذرائع اور ابلاغ دو الفاظ ہیں؛ ابلاغ کے معنی ہیں دور تک پہنچانا۔ کسی معلومات کو ہم کسی ذریعے سے دور تک پہنچا سکتے ہیں۔ پرانے زمانے میں بادشاہ کو خبر پورے ملک میں پہنچانے کے لیے کافی وقت لگتا تھا۔ گاؤں گاؤں منادی کروائی جاتی۔ ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے فرد کے ذریعے خبر کا سفر جاری رہتا۔

۱۵۱ ذرائع ابلاغ کی تاریخ

بھارت میں انگریزوں کی آمد کے بعد چھاپہ خانہ اور اخبارات کا آغاز ہوا۔ اخبارات کی وجہ سے شائع شدہ خبریں ہر طرف پہنچنے میں مدد ملنے لگی۔ اخبارات معلومات اور علم کا اہم ذریعہ بن گئے۔

**اخبارات :** خصوصاً خبریں، اداریے، رائے عامہ، اشتہارات، تفریحی و دلچسپ معلومات پر مشتمل، مقررہ وقت پر،

ایشیا اور ۱۸۵۱ء میں 'پورپ کا نقشہ' چھاپا گیا۔ مراثی اخبارات میں سب سے پہلے تصویر شائع کرنے کا سہرا بھی گیانودے کے سر بندھتا ہے۔ بھلی کی مدد سے خبر پہنچانے والی مشین ٹیلی گراف کے ۱۸۵۲ء میں شروع ہونے کی معلومات بھی گیانودے سے حاصل ہوتی ہے۔ بھارت میں پہلی مرتبہ ریل کے شروع ہونے کی خبر گیانودے میں 'چاکیہ محسوبا' کی سرفی تلنے شائع ہوئی۔ ۱۸۵۷ء کی آزادی کی جدوجہد کی خبریں بھی اس اخبار میں شائع ہوتی رہیں۔

اخبارات سماجی اصلاح کا اہم ذریعہ ہوتے تھے مثلاً اخبار 'اندو پرکاش' نے بیواوں کی دوبارہ شادی کی زبردست جمایت کی۔ دین بندھو بہوجن سماج کا ایک اہم اخبار تھا جسے مہاتما چھلے کے معاون کرشن راؤ بھالیکر نے جاری کیا۔ اس اخبار سے ہمیں اس دور کے بہوجن سماج کے حالات کا پتا چلتا ہے۔

یہ کر کے دیکھیے۔

جماعت کا ہر طالب علم کسی ایک خبر کا تراشہ لا کر اُس کی بیاض تیار کرے۔

**کیسری اور مراڑھا** : آزادی سے پہلے کے زمانے میں بھارتی اخبارات کی تاریخ میں 'کیسری' اور 'مراڑھا'، اخبارات سنگ میل مانے جاتے ہیں۔ ۱۸۸۱ء میں گوپال گنیش آگر کر اور بال گنگا دھرتک نے یہ اخبارات شروع کیے۔ یہ اخبارات اس دور کے سماجی اور سیاسی مسائل کو منظر عام پر لانے لگے۔ ملکی حالات، ملکی زبانوں میں موجود کتابیں اور انگریزوں کی سیاست جیسے موضوعات پر کیسری نے لکھنا شروع کیا۔

موجودہ اکیسویں صدی میں اخبارات جمہوریت کے چوتھے ستوں کی حیثیت سے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

**رسائل** : مقررہ وقت میں شائع ہونے والے نشریاتی ادب کو رسائل کہا جاتا ہے۔ اس میں ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہنامہ،

**درپن** : درپن نامی اخبار ۱۸۳۲ء میں ممبئی سے جاری کیا گیا جس کے مدیر بال شاستری جامہنگیر تھے۔

### فہرست بنائیے۔

آزادی سے قبل کے چند اہم رہنماء اور ان کے ذریعے جاری کیے گئے اخبارات کی فہرست بنائیے۔

درپن کے شماروں میں خبروں کے ذریعے سیاسی، معاشی،

سماجی اور تہذیبی تاریخ کا پتا

چلتا ہے۔ مثلاً (۱) کمپنی

سرکار کے تین علاقوں کے

حساب کتاب کی فہرست

(۲) ان ممالک پر روس کی

جانب سے حملہ ہونے کا



بال شاستری جامہنگیر

اندیشه (۳) شہر کی صفائی کے لیے تنظیموں کا تقرر (۴) ہندو

بیواوں کی دوبارہ شادی (۵) گلکتہ میں ٹھیٹر کی ابتدا (۶) راجا

رام موہن رائے کی انگلستان میں کارکردگی۔ اس سے اس دور

کے حالات پر روشنی پڑتی ہے۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

پہلے مراثی اخبار 'درپن' کے مدیر کی حیثیت سے بال شاستری جامہنگیر کو اولین مدیر کہا جاتا ہے۔ ۶ رجنوری کو ان کے یومِ ولادت کے موقع پر مہارا شتر میں 'یومِ صحافت' (پتکاردن) منایا جاتا ہے۔

**پر بھاکر** : اس اخبار کی ابتدا بھاڑ مہاجن نے کی جس میں فرانس کی بغاوت کی تاریخ (انقلاب فرانس) اور عوامی فلاح و بہبود کے نظریے کے قائل گوپال ہری دیشکھ کے سماجی اصلاح پر مبنی سوخطوط شائع ہوئے۔

**گیانودے** : 'گیانودے' اخبار ۱۸۳۲ء میں بر اعظم

قارئین اور ناظرین کے لیے مواد مہیا کیا جاتا ہے۔

**آکا ش وانی :** ما قبل آزادی ۱۹۴۷ء میں انڈین براؤ کائنگ کمپنی (آئی بی سی) کے نام سے ہر روز پروگرام نشر کرنے والے ایک نجی ریڈیو کمپنی کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں برطانوی حکومت نے اس کمپنی کا نام تبدیل کر کے انڈین اسٹیٹ براؤ کائنگ سروسز (آئی ایس بی ایس) رکھا۔ ۸ جون ۱۹۴۶ء کو اسی کمپنی کا نام ‘آل انڈیا ریڈیو’ (AIR) رکھا گیا۔

بھارت کی آزادی کے بعد AIR بھارتی حکومت کے شعبہ اطلاعات و نشریات کا ایک حصہ بن گیا۔ ابتدا میں اس کی نوعیت سرکاری پروگرام اور منصوبوں کی معلومات دینے والے مستند مرکز کی تھی۔ مشہور شاعر پنڈت نریندر شرما کی تجویز پر اسے ‘آکا ش وانی’ نام دیا گیا۔ آکا ش وانی سے مختلف تفریحی، تعلیمی اور ادبی پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح کسانوں، مزدوروں، نوجوانوں اور خواتین کے لیے بھی مخصوص پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ ’وودھ بھارتی‘ کی مقبول عام ریڈیو خدمات کے ذریعے ۲۳ زبانوں اور ۱۳۶ ارب روپیوں میں پروگرام شروع ہوئے۔ موجودہ زمانے میں بھی ریڈیو خدمات جاری ہیں جیسے ریڈیو مرپی۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

بھارت میں ۲۳ ستمبر ۱۹۴۷ء کو ممبئی ریڈیو مرکز سے اولین انگریزی نیوز بلین نشر کیا گیا۔ اس کے بعد کوکاتا سے بنگالی زبان میں خبریں نشر ہونے لگیں۔

**دورہ دش :** ۱۵ ستمبر ۱۹۵۹ء کو بھارت کے پہلے صدر جمهوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد نے ’دلي دورہ دش‘ کینڈر کا افتتاح کیا۔ مہاراشٹر میں کیم میٹ ۱۹۷۲ء کو ممبئی مرکز سے پروگرام کی

دو ماہی، سه ماہی، ششمماہی اور سالانہ رسائل کا شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ غیر مقررہ جریدوں کی قسمیں بھی رائج ہیں جن کے شائع ہونے کا وقت طنہیں ہوتا۔

یہ کہ کے دیکھیے۔



جدید زمانے میں کئی اخبارات نے تکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ’ای۔ اخبار‘ جاری کیے جسے قارئین کی بھرپور حمایت حاصل ہو رہی ہے۔ استاد کی مدد سے ای۔ اخبار کو پڑھنے کا طریقہ معلوم کیجیے۔

بال شاستری جامبھیکر نے مراثی زبان میں پہلا ماہنامہ ’دیگ درشن‘ جاری کیا۔ رسائلوں میں ہفت روزہ ’پرگتی‘ (۱۹۴۹ء) کی کافی اہمیت ہے جس کے مدیر ترمک شنکر شچوک لکر تھے۔ انہوں نے ’پرگتی‘ کے ذریعے علم تاریخ، سماجی تحریکیں اور مہارا شتر کی تاریخ جیسے موضوعات پر کثرت سے مضمایں لکھے۔

جدید دور میں بھارتی تاریخ سے متعلق کئی جریدے اور رسائل جاری ہیں جیسے مراثی میں ’بھارتیہ ایساں آنی سنکرتی‘، ’مراثیوڑہ ایساں پریشند پتیریکا‘، وغیرہ۔

آئیے، تلاش کریں۔

درج بالا مثالوں کے علاوہ مہارا شتر اور مرکزی سٹھ پر تاریخی تحقیق سے متعلق تنظیمیں، یونیورسٹیاں مراثی، ہندی اور انگریزی زبان میں رسائل شائع کرتے ہیں۔ انٹرنیٹ کی مدد سے انھیں تلاش کیجیے۔

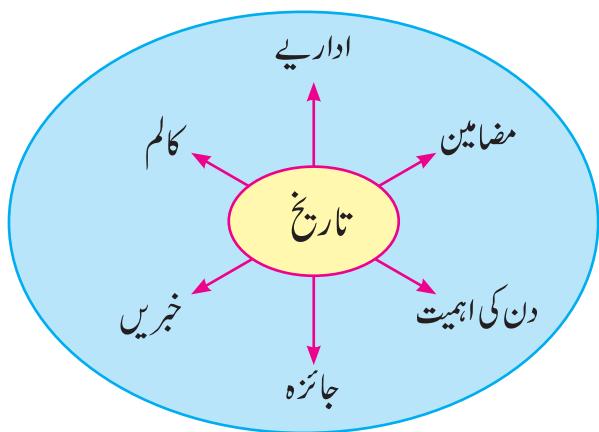
**ویب صحفت :** جدید رسائل میں ’ویب صحفت‘ کی اقسام کے شائع ہونے والے رسائل کا شمار ہوتا ہے۔ اس میں بھی تاریخ ترجیحی موضوع ہے۔ ویب نیوز پورٹلز، سوشل میڈیا، ویب چینلز، یوٹیوب وغیرہ پر انگریزی اور بھارت کی دیگر زبانوں میں

کرنے سے پہلے اس کی صداقت کی جانچ ضروری ہے۔

#### ۵ء۵ متعلقہ پیشہ و رانہ شعبہ

خبرات کے ذمے قارئین تک روزانہ تازہ ترین خبریں پہنچانا ہوتا ہے۔ یہ کام کرتے ہوئے خبر کے پہلی پشت خبر بتانی پڑتی ہے۔ ان اوقات میں اخبارات کو تاریخ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کسی خبر کا تفصیلی جائزہ لیتے وقت ماضی میں اگر اسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آیا ہو تو اس خبر کو چون میں شائع کرتے ہیں جس کی وجہ سے قاری کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ واقعے کی جڑ تک پہنچ پاتا ہے۔

خبرات میں پچاس سال قبل، ایک صدی قبل جیسے کالم ہوتے ہیں جو تاریخی ماذ و تاریخ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس قسم کے کالم سے ہمیں ماضی میں وقوع پذیر معاشی، سماجی، سیاسی اور تاریخی واقعات کا علم ہوتا ہے۔ ماضی کے پس منظر میں زمانہ حال کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔



خبرات کو مخصوص موقع پر ضمیمے یا خاص نمبر شائع کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ۱۹۱۳ء میں پہلی عالمی جنگ شروع ہوئی۔ ۲۰۱۳ء میں اسے سوال مکمل ہوئے۔ اس جنگ کا ہمہ پہلو جائزہ لینے والا ضمیمہ شائع کرنے کے لیے ان واقعات کی تاریخ معلوم ہونا ضروری ہے۔ ۱۹۷۲ء کی بھارت چھوڑو تحریک، کو ۲۰۱۷ء میں ۵۷ء رسال مکمل ہوئے۔ ایسے موقع پر اخبارات کے مضاہین،

نشریات شروع ہوئی۔ ۱۹۸۲ء کو رنگین ٹیلی وِژن کی آمد ہوئی۔ ۱۹۹۱ء میں ملکی وغیر ملکی بھی چینیوں کو کیبل تکنیک کے ذریعے پروگرام کی نشریات کی اجازت دی گئی۔ فی الوقت بھارت کے ناظرین کے لیے ۱۰۰ اے زائد چینیں موجود ہیں۔

#### ۳ء۵ ذرائع ابلاغ کی ضرورت

ساماج میں معلومات کی آزادانہ ترسیل کے لیے ذرائع ابلاغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اداریے، مختلف مضاہین اور ضمیمے اخبارات کے لازمی اجزا ہوتے ہیں۔ قارئین کے خطوط کے ذریعے قارئین بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ جمہوریت کو مزید مضبوط بنانے میں اخبارات مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

ٹیلی وِژن سمی و بصری ذریعہ ہے جس نے اخبارات اور آکاش وانی کی حدود کو پھلانگ کر عوام کو حقیقتاً کیا ہوا دیکھانے کا آغاز کیا۔ آنکھوں دیکھا حال، دیکھنے کے لیے ٹیلی وِژن کا کوئی مقابل نہیں ہے۔



دستوں کے گروپ میں موجودہ زمانے کے مختلف ٹو وی چینیوں کی معلومات گروہی کام کے طور پر لکھیے۔

#### ۳ء۵ ذرائع ابلاغ سے حاصل شدہ معلومات کا تجزیہ

ذرائع ابلاغ سے حاصل ہونے والی معلومات کا باریک بینی سے تجزیہ کیا جاتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ہر مرتبہ اخبارات سے حاصل ہونے والی معلومات حقیقت پر مبنی ہو۔ ہمیں اس کی تحقیق کرنا پڑتی ہے۔ غیر تصدیق شدہ خبر شائع ہونے کی عالمی مثال مشہور ہے۔ 'سرن، نامی جرم، ہفت روزہ نے اڈولف ہٹلر کے دستخط شدہ کئی روزنامے خریدے اور دیگر اشاعتی کمپنیوں کو فروخت کر دیں۔ ہٹلر کے تحریری روزنامے دریافت ہونے کی خبریں مشہور ہوئیں۔ بعد میں اس کے جعلی ہونے کا انکشاف ہوا۔ اس لیے ذرائع ابلاغ سے حاصل ہونے والی معلومات کا استعمال

تاریخ کے محققین کی ضرورت پیش آتی ہے۔ قومی رہنماؤں کی سالگرہ، بررسی، کسی تاریخی واقعے کو ایک سال، ۱۹۲۵ء سال، ایک صدی یا اس سے زیادہ سال مکمل ہونے پر اس پر مباحثے کے لیے ان واقعات کی معلومات ضروری ہے۔ قومی رہنماؤں کے کارناموں پر تقریر کرنے کے لیے مقررین کو تاریخ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ آکاش وانی پر بھی دن کی اہمیت کا پروگرام نشر کیا جاتا ہے۔

دور درشن اور تاریخ کا قریبی تعلق رہا ہے۔ تاریخ سے دلچسپی پیدا کرنے اور بیداری لانے کا اہم کام دور درشن اور دیگر چیزوں کرتے ہیں۔ دور درشن پر پیش کیے جانے والے رامائن، مہابھارت جیسے قدیم دیوالائی سیریل نیز بھارت ایک کھون، راجا شیو چھترپتی، جیسے تاریخی سیریلوں نے ناظرین کے بڑے طبقے کو متوجہ کیا۔ رامائن، مہابھارت جیسے سیریل بناتے وقت اس دور کا ماحول، لباس، اسلحہ، رہن سہن، زبان وغیرہ سے متعلق معلومات رکھنے والوں کی ضرورت پیش آتی ہے جس کے لیے تاریخ کا باریک بینی سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔

موجودہ دور میں ڈسکوری، نیشنل جیوگرافی، ہسٹری، جیسے چینلوں پر نشر ہونے والے سیریلوں نے ناظرین کے لیے

اداریے، خاص دن کی اہمیت، جائزہ وغیرہ کے ذریعے ان واقعات کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت تاریخ کا مطالعہ کارآمد ہوتا ہے۔

یہ کر کے دیکھئے۔

  
خبرات میں لفظی معموم کے لیے بھی تاریخ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ آپ بھی الگ لفظی معنے بنانے کی کوشش کیجیے مثلاً قلعوں کے نام استعمال کر کے معنے بنانا۔

آکاش وانی کے لیے بھی تاریخ اہم موضوع ہے مثلاً ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء یا اس کے بعد کے وزراءً اعظم کے یومِ آزادی کے مخصوص بیانات آکاش وانی کے ذخیرے (آرکائیو) میں محفوظ ہوتے ہیں جو موجودہ دور کے حالات کو سمجھنے میں کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔

یہ معلوم کیجیے۔

اپنے استاد کی مدد سے ۱۹۳۲ء کی تحریک میں خفیہ ریڈیو مرکز کے کارناموں کی معلومات جمع کیجیے۔

آکاش وانی کے چند مخصوص پروگرام کی نشریات کے لیے

ذرایہ جان بیجیے۔

قدیم بھارت سے موجودہ زمانے تک تاریخ پر مبنی دور درشن پر نشر کیا جانے والا بھارت ایک کھون، سیریل اہم ہے۔ یہ سیریل پنڈت جواہر لعل نہرو کی کتاب ”ڈسکوری آف انڈیا“ پر مبنی تھا۔ ہدایت کارشیام بینگل کے اس سیریل نے زمانہ قدیم سے عہد حاضر تک کی سماجی، تہذیبی اور سیاسی تاریخ پیش کی۔ مفصل تحقیق اور پیش کش کی وجہ سے یہ سیریل بہت مقبول ہوا۔

اس سیریل کے ذریعے ہڑپا کی تہذیب، ویدک دور، رامائن، مہابھارت کی تفصیل، عہدِ موریا، ترک، افغان اور مغلوں کے حملے، مغلیہ دور اور مغل بادشاہوں کے کارنامے، بھلکتی تحریک، چھترپتی شیواجی مہاراج کے کارنامے، سماجی اصلاحی تحریکیں اور آزادی کی جدوجہد جیسے کئی واقعات پیش کیے گئے ہیں۔

اس سیریل میں ناٹک، عوامی فنون اور اصلاحی معلومات کے ذریعے نہرو کا کردار بھانے والا ادا کار روشن سیٹھ ابتدائی کلمات اور تفصیلات پیش کرتا ہے۔ تاریخ کی جانب دیکھنے کا نہرو کا نظریہ اور موثر پیش کش کی وجہ سے یہ سیریل بھارت میں بہت مقبول ہوا۔

عروج و زوال ہی نہیں بلکہ پکوان سازی کے فن پر مبنی تاریخی سیریل بھی عوام بڑی دلچسپی سے دیکھتے ہیں۔

درج بالا تمام شعبوں میں تاریخ کے عمیق مطالعے کی ضرورت ہوتی ہے۔

دنیا بھر کی تاریخ کا خزانہ کھول دیا جس کی وجہ سے لوگ گھر بیٹھے دنیا کی تاریخ اور جغرافیہ کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ان سیریلوں کو مزید لچکپ بنانے کے لیے تاریخ کے منتخب حصوں کو کرداروں کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے مثلاً نامور مدد و خواتین، کھلاڑی، فوجی وغیرہ۔ اس کے علاوہ عمارتیں، قلعے، حکومتوں کا

## مشق



(۲) دیے ہوئے اقتباس کا مطالعہ کر کے سوالوں کے جواب لکھیے۔

**آکاش وانی :** ماقبل آزادی ۱۹۴۷ء میں انڈین براؤ کاسٹنگ کمپنی (آئی بی سی) کے نام سے ہر روز پروگرام نشر کرنے والے ایک بھی ریڈیو کمپنی کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں برطانوی حکومت نے اس کمپنی کا نام تبدیل کر کے انڈین اسٹیٹ براؤ کاسٹنگ سروسز (آئی ایس بی ایس) رکھا۔ ۸ جون ۱۹۳۶ء کو اسی کمپنی کا نام 'آل انڈیا ریڈیو' (AIR) رکھا گیا۔

بھارت کی آزادی کے بعد AIR بھارتی حکومت کے شعبہ اطلاعات و نشریات کا ایک حصہ بن گیا۔ ابتدا میں اس کی نوعیت سرکاری پروگرام اور منصوبوں کی معلومات دینے والے مستند مرکز کی تھی۔ مشہور شاعر پنڈت نریندر شرما کی تجویز پر اسے 'آکاش وانی' نام دیا گیا۔ آکاش وانی سے مختلف تفریجی، تعلیمی اور ادیبی پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح کسانوں، مددوروں، نوجوانوں اور خواتین کے لیے بھی مخصوص پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ وہدہ بھارتی، کی مقبول عام ریڈیو خدمات کے ذریعے ۲۲ زبانوں اور ۱۰۳۶ بولیوں میں پروگرام شروع ہوئے۔ موجودہ زمانے میں بھی ریڈیو خدمات جاری ہیں جیسے ریڈیو مریچی۔

- ۱۔ آکاش وانی کون سے مجھے کے ماتحت ہے؟
- ۲۔ IBC کا نام تبدیل کر کے کیا رکھا گیا؟

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ بھارت کا پہلا انگریزی روزنامہ ..... نے جاری کیا۔

(الف) چیمس آگسٹس ہل

(ب) سرجان مارشل

(ج) ایلن ہیوم

(د) بال شاستری جانھیکر

۲۔ ٹیلی وِژن ..... ذریعہ ہے۔

(الف) بصری (ب) سمعی

(ج) سمعی و بصری (د) حسی

**(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پہچان کر لکھیے۔**

۱۔ پر بھا کر۔ اچاریہ پی کے اترے

۲۔ در پن۔ بال شاستری جانھیکر

۳۔ دین بندھو۔ کرشن راؤ بھائیکر

۴۔ کیسری۔ بال گنگا دھرتلک

**(۲) نوٹ لکھیے۔**

۱۔ آزادی کی جدوجہد میں اخبارات کا کردار

۲۔ ذرائع ابلاغ کی ضرورت

۳۔ ذرائع ابلاغ سے مسلک پیشہ و رانہ شعبے

(۳) دیے ہوئے بیانات کی وجہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۱۔ ذرائع ابلاغ سے حاصل شدہ معلومات کا تحقیقی تجزیہ کرنا

پڑتا ہے۔

۲۔ اخبارات کو تاریخ مضمون کی ضرورت در پیش ہوتی ہے۔

۳۔ تمام ذرائع ابلاغ میں ٹیلی وِژن انتہائی مقبول ذریعہ ہے۔

۳۔ یوڈھ بھارتی سے کتنی زبانوں اور بولیوں میں پروگرام نشر

ہوتے ہیں؟

۴۔ آکاٹ وانی کا نام کس طرح پڑا؟

(۵) تصویراتی خاکہ تیار کیجیے۔

دوردرشن	آکاٹ وانی	اخبارات	
			ایضاً / پس منظر
			معلومات / پروگرام کی نوعیت
			کارنامے

سرگرمی

اپنے کسی دیکھئے ہوئے تاریخی سیریل پر تبصرہ لکھیے۔



3LUHH1

## ۶۔ تفریح کے ذرائع اور تاریخ

جب ہم کھلیوں کے مقابلے دیکھتے ہیں، موسیقی سنتے ہیں یا فلم دیکھتے ہیں تو اسے ہم غیر سرگرمی اساس تفریح میں شمار کرتے ہیں۔ اس میں ہم صرف ناظر یا اتماش بین ہوتے ہیں۔



مضمون تاریخ سے متعلق سرگرمی اساس اور غیر سرگرمی اساس تفریحات کی جدول بنائیے۔

### ۶۱ عوامی ناٹک

**کٹھ پتیلوں کا کھیل :** مونہجودارو، ہڑپا، یونان اور مصر کی کھدائی کے دوران مٹی کی گڑیوں کے باقیات ملے ہیں۔ گمان ہے کہ انھیں کٹھ پتیلوں کے کھیل میں استعمال کیا جاتا ہوگا۔ اس



کٹھ پتیلوں کا کھیل

سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ کھیل بہت قدیم ہے۔ پیغمبر ﷺ اور مہابھارت میں اس کھیل کا ذکر ملتا ہے۔

قدیم بھارت میں ایسی کٹھ پتیلوں بنانے کے لیے لکڑی، اون، چڑڑا، جانوروں کے سینگ اور ہاتھی دانت کا استعمال کیا جاتا تھا۔ راجستھانی اور جنوبی اس کھیل کے و طریقے ہیں۔

اُتر پردیش، مہاراشٹر، راجستان، آسام، مغربی بہگال، آندھرا پردیش، تلنگانا، کرناٹک، کیرلا میں کٹھ پتی کے فن کا

### ۶۲ تفریح کی ضرورت

۶۳ عوامی ناٹک

۶۴ مراٹھی تھیر

۶۵ بھارتی فلمی دنیا

### ۶۶ تفریجی شعبے میں روزگار کے موقع

تفریج طبع کی باتیں یعنی تفریجی وسائل۔ مختلف مشاغل، کھیل، ناٹک۔ فلم کے تفریجی ذرائع، تحریر و مطالعہ پر مبنی عادتوں وغیرہ کا شمار تفریح میں ہوتا ہے۔

### ۶۷ تفریح کی ضرورت

عمدہ درجے کی خالص تفریح انسان کی بے عیب نشوونما کے لیے بہت اہم ہوتی ہے۔ تفریح لگی بندھی زندگی کی اکتاہٹ کو دور کر کے دل کوتازگی، سکون، جسم کو جوش و ولولہ اور کام کرنے کی قوت فراہم کرنے کا کام کرتی ہے۔ کھیل کوڈ اور مشاغل کے ذریعے شخصیت کا ارتقا ہوتا ہے۔ بھارت میں عہدِ قدیم اور عہدِ وسطیٰ میں تہوار، تقریبات، کھیل، رقص و گلوکاری وغیرہ جیسے تفریح کے وسائل ہوا کرتے تھے۔ جدید زمانے میں بے شمار تفریجی وسائل میسر ہیں۔

### فہرست بنائیے۔

تفریح کی مختلف اقسام بنائیے اور ان کی جماعت بندی کیجیے۔

تفریح کی حسبِ ذیل دو فہرستیں ہیں؛ سرگرمی اساس اور غیر سرگرمی اساس۔ کسی سرگرمی میں کسی شخص کی جسمانی و ذہنی شمولیت سرگرمی اساس تفریح کہلاتی ہے۔ دستی پیشہ، کھیل وغیرہ سرگرمی اساس تفریح کی مثالیں ہیں۔

ڈراموں کی بنیاد دشاوتاری ڈراموں کو کہا جاتا ہے۔

**بھجن :** جھانج، مردگاں یا پکھوان وغیرہ سازوں کے ساتھ خدا کی حمد اور ذکر پر مبنی نظم کو بھجن کہا جاتا ہے۔ بھجن کی دو فرمیں ہیں؛ چکری بھجن اور سونگی بھجن۔

**چکری بھجن :** بغیر رکے مسلسل دائروی شکل میں جھوم جھوم کر گھومتے ہوئے بھجن کہنا چکری بھجن کہلاتا ہے۔

**سونگی بھجن :** ہندو مذہبی عقیدے کے مطابق کسی دیوتا کے عقیدت مندر کا کردار مکالمے کی شکل میں پیش کرنا سونگی بھجن کہلاتا ہے۔

بعد کے دور میں سنت تکڑو جی مہاراج نے 'کھنجری بھجن' (دف بھجن) کو بہت مقبول بنادیا۔

شامی بھارت میں سنت تنسی داس، مہا کوئی سور داس، سنت میرا بائی اور سنت کبیر کے بھجن مشہور ہیں۔



تنسی داس، سور داس، میرا بائی اور کبیر کے بھجن سننے اور موسيقی کے استاد یا جانکار کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

کرناٹک میں پرندر داس، بودھیندر گرو سوامی، تیاگ راج وغیرہ کی تخلیقات بھجن میں گائی جاتی ہیں۔

گجرات میں سنت نرسی مہتا نے بھکتی فرقے کی تبلیغ کی۔ مہارا شستر میں سنت نام دیونے والر کری فرقے کے ذریعے بھجن اور کیرتن کو فروغ دیا۔ والر کری فرقے نے نام اسرن (ذکر) کی ایک قسم کے طور پر بھجن کو شہرت بخشی۔

**کیرتن :** روایت کے مطابق نارڈمنی کو کیرتن کا بانی مانا جاتا ہے۔ سنت نام دیو کو مہارا شستر کا اولین کیرتن کار مانا جاتا ہے۔ ان کے بعد دیگر سنتوں نے اس روایت کو فروغ دیا۔

کیرتن کار کو ہری داس یا کہانی گو بابا کہا جاتا ہے۔ کیرتن کار کو لباس، علم، تقریر، گلوکاری، موسيقی، رقص اور لطیفوں پر زیادہ توجہ دینا پڑتی ہے۔ اس میں بہت ساری صفات ہونی چاہیے۔ کیرتن

مظاہرہ کرنے والے فنکار موجود ہیں۔ اس تفریحی ہنر کو اسٹینچ پر کامیاب بنانے کے لیے اس کے نظم کا باصلاحیت ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس میں چھوٹا اسٹینچ، روشنی اور آواز کا اشاراتی استعمال کیا جاتا ہے۔ سایہ کھل پتی، دستی کھل پتی، لکڑی کی کھل پتی اور ڈور والی کھل پتی اس کی فرمیں ہیں۔

**دواشتاری ڈرامے :** دشاوتاری (دس او تار والا) ڈراما مہارا شستر کے عوامی فن کی ایک قسم ہے جس کے تجربات کو کن اور گوا میں بھی کیے جاتے ہیں۔ دشاوتاری ناطک مقتیہ، کورم، وراہ، نرسمہہ، وامن، پرشورام، رام، کرشن، بدھ اور کاکی ان دس او تاروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ نظم سب سے پہلے گنیش کی پوجا کرتا ہے۔

دواشتاری ڈراموں میں کرداروں کی اداکاری، ان کا میک آپ اور پوشاک روایتی طرز کے ہوتے ہیں۔ ڈرامے کا زیادہ تر حصہ منفلوم ہوتا ہے۔ کچھ مکالمے کردار کے خود ساختہ ہوتے ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کے لیے لکڑی کے نقاب (ماسک) استعمال کیے جاتے ہیں۔ ڈراموں کا اختتام ہانڈی پھوڑ کر دہی بانٹ کر اور آرتی کے ساتھ ہوتا ہے۔



دواشتاری ڈراما

اٹھارہویں صدی عیسوی میں شیام جی نائیک کا لے نے دشاوتاری ڈرامے کھانے والا ایک گروپ تیار کیا تھا۔ اس گروپ کو لے کر وہ مہارا شستر بھر میں گھومتے تھے۔

وشنوداس بھاوے نے دشاوتاری ڈرامے کی تکنیک میں نیا پن لا کر اپنے دیو مالائی ڈرامے پیش کیے جس کی وجہ سے مراثی

مندر میں یا مندر کے احاطے میں کیا جاتا ہے۔

### ذرایہ جان لجھے۔

کیرتن کی دو اہم روایات ناردی یا ہری داسی اور وارکری ہیں۔ ہری داسی کیرتن یک کرداری ڈرامے کی طرح ہوتا ہے۔ اس کیرتن میں تمہید اور تمثیل ہوتے ہیں۔ تعظیم، کہانیوں کے ابھنگ اور بیان کو تمہید اور مثال کے طور پر پیش کی گئی کسی حکایت کو تمثیل کہتے ہیں۔ وارکری کیرتن میں اجتماعیت پر زور دیا جاتا ہے۔ کیرتن کے ساتھ جہانخ بجائے والوں کی شمولیت بہت اہم ہوتی ہے۔ تحریک آزادی کے زمانے میں راشٹریہ کیرتن، نامی کیرتن کی ایک نئی قسم سامنے آئی۔ یہ کیرتن ناردی کیرتن کی طرح ہی پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں تحریک آزادی کے رہنماء، عالموں اور سماجی مصلحین جیسی عظیم ہستیوں کے کردار و اخلاق کے ذریعے سماجی بیداری پر زور دیا جاتا ہے۔ اس کا آغاز وائی کے ڈپن پت پٹ وردھن نے کیا تھا۔

اس کے علاوہ مہاتما جیوتی راؤ پھلے کے قائم کردا ہستیہ شودھ سماج نے بھی کیرتن کے وسیلے سے سماجی بیداری کا کام انجام دیا۔ سنت گاؤگے مہاراج کے کیرتن بھی ستیہ شودھ کیرنوں سے میل کھاتے ہیں۔ نسلی تفریق کا خاتمه، صفائی اور نشوہ بندی جیسے عنوانات پر وہ اپنے کیرتن کے ذریعے سماج میں بیداری پیدا کرتے تھے۔

**للت** : للت مہاراشر میں تفریق کی ایک پرانی قسم ہے۔ اس کا شمار ناردی کیرتن کی روایت میں ہوتا ہے۔ کون اور گوا کے علاقوں میں اس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

مذہبی تہواروں کے موقع پر ہندو مذہبی رسومات کے مطابق تہوار کے دیوتا کو تخت نشین مان کر اس سے مرادیں مانگی جاتی ہیں مثلاً جس کی جو مراد ہو اسے مل جائے / پورا گاؤں الگے للت تک خوشی سے زندگی گزارے / باہمی اختلافات کا خاتمه ہو / کسی کے

دل میں بغض باتی نہ رہے / اخلاص کے ساتھ معاملات چلتے رہیں  
/ سماج اچھے کردار پر قائم رہے، اس قسم کی میتیں مانی جاتیں۔

للت کی پیش کش ڈرامائی انداز میں کی جاتی ہے جس میں کرشن اور رام کی کہانی نیز عقیدت مندوں کی کہانیاں سنائی جاتی ہیں۔ کچھ للت ہندی زبان میں بھی ہیں۔ جدید مراثی تھیڑ کو للت کا پس منظر حاصل ہے۔

**بھاروڑ** : روحانی اور اخلاقی تعلیم دینے والے مراثی کے خوب صورت گیت یعنی بھاروڑ۔ ٹکڑناٹک کی طرح بھاروڑ بہت تحریر بہ پذیر ہوتا ہے۔ مہاراشر میں سنت ایکنا تھے کے بھاروڑ اپنے تنوع، ڈرامائیت، تلقن اور غنائیت کی وجہ سے بہت مقبول ہوئے۔ سنت ایکنا تھے کے بھاروڑوں کی تخلیق کا اصل مقصد عوامی تعلیم تھا۔

**تماشا** : بنیادی طور پر 'تماشہ' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے قلب کو سکون دینے والا منظر۔ مختلف عوامی فنون اور کلائیکی فنون کے ربحانات کو اپنے دامن میں سمیٹنے ہوئے اٹھارھویں صدی تک تماشے نے خاصی ترقی کر لی۔ روایتی تماشے کی دو قسمیں ہیں؛ موسیقی کا طائفہ اور ڈھولک کا طائفہ۔ موسیقی پر بنی تماشے میں ڈرامے سے زیادہ رقص اور موسیقی پر مشتمل اس تماشے میں ہے۔ ترجیحی طور پر رقص اور موسیقی پر مشتمل اس تماشے میں گزرتے وقت کے ساتھ وگ، اس ڈرامائی قسم کو شامل کیا گیا۔ محل اطیفوں کی مدد سے وگ مسحور کرن ہو جاتا ہے۔

تماشے کی ابتدا میں گنیش کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ڈگوڑن، پیش کیا جاتا ہے۔ تماشے کے دوسرا حصے میں مرکزی ڈراما پیش کیا جاتا ہے۔ اس حصے میں اہم ڈرامائی وگ پیش کیا جاتا ہے۔ وچھا ما جھی پوری کرائے اور گاڑھوا پے لگن، جیسے مشہور تجرباتی مراثی ڈرامے تماشے کی جدید نوعیت ظاہر کرتے ہیں۔

**پوواڑا** : نشوونظم کے امترانج پر مشتمل پیش کش کی ایک قسم پوواڑا ہے۔ بہادر مرد اور خواتین کے کارناموں کو پوواڑے کے ذریعے جو ش اور ولہ انگیز انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔ چھترپتی

کیا۔ وشنو داس بھاوے کے تصنیف کردہ ڈرامے کے بعد مہاراشٹر میں تاریخی اور دیومالائی ڈراموں کے ساتھ ہی ملکے پہلے طربیہ ڈرامے بھی تھیڑ میں پیش کیے گئے جن میں مزاجیہ اسلوب میں سماجی موضوعات پیش کیے جاتے تھے۔

ابتدا میں ڈراموں کے اسکرپٹ تحریری شکل میں نہیں ہوتے تھے۔ ان میں اکثر گیت تحریری شکل میں ہونے کے باوجود مکالمے بہت بے ساختہ ہوتے تھے۔ مطبوعہ شکل میں اسکرپٹ کے ساتھ دستیاب پہلا ناٹک وی۔ جے۔ کیرتنے کا ۱۸۶۱ء میں تحریر کردہ بڑے مادھورا و پیشوا تھا۔ اس ڈرامے کی وجہ سے مکمل تحریر شدہ اسکرپٹ پر مشتمل ڈراموں کی نئی روایت شروع ہوئی۔

انیسویں صدی کے اوآخر میں شمالی ہندوستان کی مشہور خیال، موسیقی کو مہاراشٹر میں راجح کرنے کا کام بال کرشن بو اچلکنجی کر نے کیا۔ ان کے بعد استاد اللہ دیا خاں، استاد عبد الکریم خاں اور استاد رحمت خاں نے مہاراشٹر کے اہل ذوق میں موسیقی کے تینیں دلچسپی پیدا کی جس کے نتیجے میں موسیقی تھیڑ وجود میں آیا۔ کروں سکر گروپ نامی ڈراما کمپنی کے موسیقی ڈرامے لوگوں میں بہت مقبول ہوئے۔ ان میں انا صاحب کروں سکر کا تحریر کردہ 'سنگیت شاکنٹل'، بہت مشہور ہوا۔ موسیقی ڈراموں میں گووند بلال دیول کا تحریر کردہ ڈراما 'سنگیت شاردا' بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ اس ڈرامے میں



کیا آپ جانتے ہیں؟

کھاؤکر نے رزمیہ نظم مہابھارت کے واقعات پر مبنی معاصر برطانوی حکومت پر نکتہ چینی کرنے والا کچک ودھ ڈراما لکھا۔ کچک ودھ میں درود پر کیچک کے روپ میں بے سہارا مادر وطن بھارت، یوہ دھنتر یعنی اعتدال پسند جماعت، بھیم یعنی انتہا پسند جماعت اور کچک یعنی حکومت کی چمک میں اندھے والسرائے لارڈ کرزن۔ اس طرح ناظرین یہ ڈراما دیکھتے تھے اور ان کے دلوں میں برطانوی حکومت کے خلاف نفرت پیدا ہوتی تھی۔

شیواجی مہاراج کے زمانے میں اگیان داس نامی شاعر کے ذریعے افضل خان کے قتل پر تیار کیا گیا پوواڑا اور تلسی داس کا تخلیق کردہ سینہہ گڑھ کی لڑائی کا پوواڑا بہت مشہور ہے۔

برطانوی دور حکومت میں اوماجی ناٹک، چاپھیکر برادران اور مہاتما گاندھی پر پوواڑے تخلیق کیے گئے۔ متحده مہاراشٹر تحریک کے زمانے میں امر شیخ، اتا بھاؤ ساٹھے اور گوانکر جیسے شعرا کے تخلیق کردہ پوواڑوں کے ذریعے مہاراشٹر میں سماجی بیداری پیدا کی گئی۔

## ۲۴ مراثی تھیڑ

کسی فرد یا گروہ کے ذریعے فنون لطیفہ کی پیشکش کے مقام کو رنگ بھوی (اسٹچ یا تھیڑ) کہتے ہیں۔ فنون لطیفہ میں فن کار اور ناظرین، دونوں کی شمولیت اہم ہوتی ہے۔ ڈرامے کا اسکرپٹ، ہدایت کار، ادا کار، میک آپ، ملبوسات، اسٹچ ڈیزائن، روشنی کا انتظام، ڈرامے کے ناظرین اور نقاد جیسے مختلف عوامل تھیڑ یا اسٹچ سے وابستہ ہوتے ہیں۔ ڈرامے میں رقص و موسیقی کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ زیادہ تر ڈرامے مکالموں کی شکل میں پیش کیے جاتے ہیں لیکن کچھ ڈراموں میں خاموش ادا کاری بھی ہوتی ہے۔ اس قسم کے ڈراموں کو 'خاموش ڈrama' کہتے ہیں۔

چھترپتی شیواجی مہاراج، چھترپتی سنبھاجی مہاراج، مہاتما جیوتی راؤ پھلے، لوک مانیہ تلک، مہاتما گاندھی، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی زندگی سے متعلق ڈراموں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

تجاور کے بھوسلے خاندان نے مراثی اور جنوبی ہند کی زبانوں میں ڈراموں کو فروغ دیا۔ اس خاندان کے راجاؤں نے خود ڈرامے لکھے اور سنسکرت ڈراموں کے ترجمے کیے۔

مہاراشٹر میں تھیڑ کے فروغ میں انیسویں صدی کو اہم مقام حاصل ہے۔ وشنو داس بھاوے کو 'مراثی تھیڑ کا بنی' مانا جاتا ہے۔ 'سیتا سوہنگر' پہلا ڈراما ہے جو وشنو داس بھاوے نے تھیڑ میں پیش

## ۶۴۳ بھارتی فلمی دنیا

**فلم:** سینما فن کاری اور ٹکنالوژی کا بہترین سُنگم ہے۔ مخترک تصویریوں کی کھوج کے بعد فلم سازی کے فن کا جنم ہوا۔ اسی سے خاموش فلموں کے دور کا آغاز ہوا۔ بعد میں سمعی تکنیک کی ایجاد کے ساتھ ہی بولتی فلموں کا دور شروع ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

فلموں کی قسمیں - طنزیہ فلمیں، ڈائیکٹری، اشتہاری فلمیں، مزاجیہ فلمیں، بچوں کی فلمیں، فوجیوں کی زندگیوں پر بنی فلمیں، تعلیمی فلمیں، کہانیوں پر بنائی جانے والی فلمیں وغیرہ۔

بھارت میں پہلی مکمل طوالت کی فلم (بڑی فلم) تیار کرنے اور اسے جاری کرنے کا سہرا مہاراشٹر کے سر بندھتا ہے۔ مہاراشٹر کو بھارتی فلمی دنیا کی ماں کہا جاتا ہے۔ بھارتی فلموں کی ترقی میں مدن راؤ مادھوراؤ پتلے، کلیان کے پورڈھن خاندان اور ہرش چندر سکھارام بھاٹوڈیکر عرف ساوے دادا کی خدمات اہم ہیں۔

ہدایت کار (ڈائرکٹر) گوپال رام چندر اور دادا صاحب تورنے نیز اے۔پی۔ کرندیکر، ایس۔این۔ پاٹنکر، وی۔پی۔



دادا صاحب تورنے

مبینی میں ریلیز کی۔ اس کے بعد موہنی۔ بھسما سور، ساوتری۔ ستیہ و ان جیسی خاموش فلمیں اور ایلوڑا کے غاروں نیز ناٹک اور ترمکیشور جیسے مذہبی مقامات پر دادا صاحب پھاٹکے نے دیومالائی

معمر لڑکیوں کی شادیوں کے فرسودہ رواج پر مزاجیہ انداز میں لیکن زبردست نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ شری پادکرشن کو ٹکر کا ڈیکٹر ناک، کرشنا جی پر بھا کر کھا ڈیکٹر کا ڈسنگیت مانا پمان، رام گنیش گڈ کری کا اپنچ پیالہ جیسے ڈرامے تھیڑ کی تاریخ میں اہمیت کے حامل ہیں۔

مراٹھی تھیڑ کے دور تنزل میں اچاریہ آترے کے 'شا شٹھانگ' نمسکار، ادیا چا سنسار، گھر ابا ہیر، جیسے مقبول عوام ڈراموں نے تھیڑ کو سہارا دینے میں اہم کردار نبھایا ہے۔ حالیہ دور میں وسنت کانٹیکر کا 'رائے گڑھالا جیوہا جاگ پیٹ'، 'اتھے اوشاڑلا مرتیو، ہجے تنڈو ڈکر کا 'گھاشی رام کوتوال'، ڈرامہ ہیرے کر کا 'تک آنی آگ کر، وغیرہ نئے طرز کے حامل ڈرامے بہت مشہور ہیں۔

مختلف موضوعات پر مبنی ڈراموں اور ان کی مختلف اقسام کی وجہ سے مراٹھی تھیڑ قوی ہوتا گیا۔ ناٹک کے اہم اداکاروں میں گنپت راؤ جوٹی، بال گندھرو اور نارائن راؤ راج ہنس، کیشو راؤ بھوسلے، چنامن راؤ کوٹھکر، گنپت راؤ بودھ وغیرہ کے نام سری فہرست ہیں۔ ان کے مراٹھی ڈرامے کھلے میدان میں ہوتے تھے۔ برطانوی حکومت نے سب سے پہلے ممبینی میں 'رپن'، 'پلے ہاؤس' اور 'کٹوری' نامی ڈراما گروں کی تعمیر کی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ مراٹھی ڈراموں کے تجربات بھی دیوار بند ڈراما گروں میں ہونے لگے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مشہور ادیب وی۔ وا۔ شرواڑکر (کُسُما گرج) کا شیکسپیر کے ڈرامے 'کنگ لیئر' کی طرز پر لکھا ہوا ڈراما 'نٹ سمراث'، خوب مشہور ہوا۔ شرواڑکر نے اس ڈرامے کے حزنیہ ہیر و گنپت راؤ بیوکر کا کردار ماضی کے مشہور اداکاروں گنپت راؤ جوٹی اور نانا صاحب پھاٹک کی شخصیتوں کے مختلف پہلوؤں کے امتزاج سے تیار کیا تھا۔

سنتا جی دھنباجی، فلم بنائی۔ پر بھاکر پینڈھار کر کی 'بال شیواجی'، بہت اہم فلم ہے۔

بھارتی سینما کو بین الاقوامی سطح پر اہمیت دلانے والی پہلی فلم سنت تکارام ہے۔ پیرس میں منعقدہ بین الاقوامی فلمی میلے میں یہ فلم دکھائی گئی۔ وشنو پنٹ پا گنیس نے اس فلم میں تکارام کا کردار نبھایا تھا۔

**آئیے، تلاش کریں۔**  
انٹرنیٹ کی مدد سے ۲۰۱۵ء سے ۲۰۱۶ء تک کی تاریخی موضوعات پر مبنی فلمیں تلاش کیجیے۔

جس طرح مراثی زبان میں تاریخی فلمیں بنائی گئیں اسی طرح ہندی زبان میں بھی بہت ساری تاریخی فلمیں بنائی گئیں۔ آزادی سے قبل کے دور کی ہندی فلموں میں سکندر، تان سین، سرات چندر گپت، پرتھوی ولھ، مغلِ عظم، وغیرہ فلمیں تاریخی موضوعات پر مبنی ہیں۔ ڈاکٹر کوٹپس کی امر کہانی، حقیقت پر مبنی فلم تھی۔ تحریک آزادی کے موضوع پر آندولن، جہانی کی رانی، جیسی فلمیں اہمیت کی حامل ہیں۔

بامبے ٹاکیز، فلمستان، راج کمل پروڈکشن، آر۔ کے۔ اسٹوڈیوز، نوکیتین وغیرہ کمپنیوں نے فلم سازی کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

**آئیے، تلاش کریں۔**  
انٹرنیٹ کی مدد سے تاریخ سے متعلق ایسی فلموں کی فہرست بنائیے جن کا اس سبق میں ذکر نہ ہوا ہو۔

## ۲۶۵ تفریجی شعبے میں روزگار کے موقع

تھیٹر اور فلم سازی کے شعبے میں تاریخ کے طلبہ کے لیے بہت سے موقع میسر ہیں۔

**ڈراما:** (۱) اسٹیچ کی سجاوٹ، ملبوسات، بالوں کی آرائش کا

ڈاکیومنٹری فلمیں بنائیں۔ اس کے بعد تاریخی و دیومالائی موضوعات پر فلمیں تیار کرنے کا رواج چل پڑا۔

اس کے بعد بھارت میں پہلا فلمی کیمروں بنانے والے آندھ راؤ پینٹر نے فلم سازی میں دلچسپی ظاہر کی۔ ان کے خالہ زاد بھائی باپوراؤ پینٹر اور مستری نے ۱۹۱۸ء میں 'سیر ندھری' فلم بنائی۔ انہوں نے 'سینہہ گڑھ' نامی پہلی خاموش تاریخی فلم، کلیان چا



**دادا صاحب پھالکے**

خزینہ، باجی پر بھو دیشاپاٹے، نیتا جی پاکر جیسی تاریخی فلمیں بنائیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے حقیقت پر مبنی پہلی فلم 'ساوکاری پاش' بھی بنائی۔ ۱۹۲۵ء میں باجی راؤ مستانی، فلم بنانے والے بھائی پینڈھار کر کی تاریخی فلموں سے قومی نظریے کو فروغ حاصل ہوا۔ یہ احساس ہوتے ہی برطانوی حکومت نے اس پر پابندی عائد کر دی۔

### یہ معلوم کیجیے۔

پہلے سینما گھروں میں فلم شروع ہونے سے پہلے ڈاکیومنٹری فلم 'خبر نامہ' دکھایا جاتا تھا۔ اس طرح کی فلمیں تیار کرنے کے لیے بھارتی حکومت نے 'فلمس ڈیویژن' کی بنیاد رکھی۔ ان ڈاکیومنٹری فلموں اور خبرناموں کا استعمال سماج سے مخاطبتوں کے لیے ہوتا تھا۔ اس کی معلومات حاصل کیجیے۔

کملابائی متنگر و لکھر مراثی کی پہلی خاتون فلم ساز ہیں۔ انہوں نے 'ساوڑیا تاٹلی'، اور 'پنادی'، نامی (ہندی) بولتی فلمیں تیار کیں۔ ۱۹۳۳ء میں پر بھات کمپنی کی تیار کردہ فلم 'رام شاستری' بہت مشہور ہوئی۔ آزادی کے بعد کے دور میں اچاریہ اترے نے 'مہاتما پھلے' کی زندگی پر، ویشرام بیدیکر نے واسو دیو بلونت پھٹر کے کی زندگی پر فلمیں بنائیں۔ دکنرڈی۔ پائل نے 'دھنیہ تے

**سینما :** (۱) فلم میں کہانی سے متعلق زمانے کی ماحول سازی کے علاوہ کرداروں کے ملبوسات، بالوں کی آرائش کا طرز، زیبائش وغیرہ کی منصوبہ بندی کا کام آرٹ ڈائرکٹر کرتا ہے۔ اس شعبے میں بھی تاریخ کے واقف کارروں کو فنی ہدایت کاریا اس کے مشیر کے طور پر کامل سکتا ہے۔  
 (۲) فلم کی مکالمہ نویسی کے لیے زبان اور ادب و ثقافت کے واقف کارروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

طرز، زیبائش وغیرہ کی تفصیلات بے عیب ہونے کے لیے متعلقہ تاریخی زمانے کے فنِ مصوری، فنِ سنگ تراشی، فنِ تعمیرات کا گہرا مطالعہ کرنے والے واقف کار آرٹ ڈائرکشن کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں یا اس کے لیے صلاح کار کی حیثیت سے کام کر سکتے ہیں۔

(۲) مکالمہ نویسی میں مصنف اور مصنف کے مشیر کے طور پر زبان اور ثقافت کی تاریخ کے واقف کار کی ضرورت ہوتی ہے۔

## مشق



### (۳) نوٹ لکھیے۔

- ۱۔ تفریح کی ضرورت
- ۲۔ مراثی ٹھیڑ
- ۳۔ تھیڑ اور فلمی شعبوں سے متعلق پیشہ و رانہ موقع

(۴) درج ذیل بیانات کی وجہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

- ۱۔ فلمی شعبے میں تاریخ کا مضمون، بہت اہمیت رکھتا ہے۔
- ۲۔ سنت ایکنا تھے کے بھاروڑ مشہور ہوئے۔

### (۵) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

- ۱۔ مہاراشٹر کو بھارتی فلمی دنیا کی ماں کیوں کہا جاتا ہے؟
- ۲۔ پوواڑا سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کیجیے۔

## سرگرمی

سنت ایکنا تھے کے تحقیق کردہ بھاروڑ حاصل کر کے اسکول کے ادبی پروگرام میں اداکاری کے ساتھ پیش کیجیے۔

### (۱) (الف) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

- ۱۔ مہاراشٹر کا اوّلین کیرتن کار..... کو کہا جاتا ہے۔

(الف) سنت گیا نیشور

(ب) سنت تکارام

(ج) سنت نام دیو

(د) سنت ایکنا تھے

باپورا کپینیٹر نے ..... فلم بنائی۔

(الف) پنڈلک

(ب) راجا ہریش چندر

(ج) سیرندھری

(د) باجی راؤ ممتازی

### (ب) ذیل میں سے غلط جوڑی بیچان کر لکھیے۔

- ۱۔ رائے گڑھا لاجیو ہا جاگ بیتے - سنت کانیکلر

۲۔ تلک آنی آگر کر - وشرام بیڑے کر

۳۔ ساشنگ نمکار - اچاریہ اترے

۴۔ اچ پیالہ - ایسا صاحب کرلو سکر

### (۲) درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

مثالیں	خصوصیات	بھجن	للت	کیرتن	بھاروڑ



## ۷۔ کھیل اور تاریخ

- ۱۔ کھلونے اور تاریخ  
۲۔ کھیل اور اس سے متعلق ادب اور سینما  
۳۔ کھیل اور روزگار کے موقع

- ۱۔ کھیلوں کی اہمیت  
۲۔ کھیلوں کی فتنیں  
۳۔ کھیلوں کی عالم کاری  
۴۔ کھیلوں کے وسائل اور کھلونے

اور تفریح کا بھی ایک ذریعہ تھا۔ بھارت کے قدیم ادب اور رزمیہ نظموں میں چوسر، کشتی، رکھوں اور گھڑ دوڑ کے مقابلوں اور شطرنج کا ذکر ملتا ہے۔

کھیلوں اور یونانیوں

کے درمیان رشتہ قدیم زمانے سے قائم ہے۔  
کھیلوں کو باقاعدہ اور

منظُم شکل یونانیوں نے ہی دی ہے۔ دوڑ، تھالی پھینک، رکھ اور گھڑ دوڑ، کشتی، کے بازی کے مقابلے وغیرہ یونانیوں نے شروع کیے۔ کھیلوں کے مقابلے قدیم اولمپک یونان کے شہر 'اولمپیا' میں منعقد کیے جاتے تھے۔ ان مقابلوں میں حصہ لینا اور جیت حاصل کرنا باعثِ فخر سمجھا جاتا تھا۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

تفریح اور جسمانی ورزش کے لیے کیا جانے والا ہر عمل کھیل کھلاتا ہے۔

کھیلوں کی تاریخ انسانی تاریخ کی طرح ہی قدیم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کھیل کو دنیا کی فطرت کا اہم حصہ ہے۔ انسانی ارتقا کے ابتدائی دور سے ہی مختلف اقسام کے کھیل کھلے جاتے تھے۔ شکار جس طرح گزر بسرا کا ایک ذریعہ تھا اسی طرح کھیل کو د



کشتی

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۔ کھیلوں کی اہمیت

ہماری زندگی میں کھیلوں کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کھیلوں میں زندگی کی پریشانیوں اور فکروں سے وقتی طور پر نجات دینے کی اہمیت ہوتی ہے۔ کھیل دل کو سرست بخشتے اور تازگی عطا کرنے کا کام کرتے ہیں۔ جن کھیلوں میں بہت محنت یا جسمانی کسرت کرنا پڑتی ہے ان میں کھلاڑی کی ورزش ہوتی ہے۔ جسم کو سڈوں اور طاقتوں بنانے میں کھیل مددگار ہوتے ہیں۔ حوصلہ، استقامت،

وڈودرا میں مشہور پہلوان جمادا دا اور ماںک راؤ کا اکھاڑا، پیالہ میں اسپورٹس یونیورسٹی، گجرات میں سورنیم گجرات اسپورٹس یونیورسٹی، گاندھی نگر، کولھاپور میں خاص باغ اور موئی باغ جمنا شیم، امراوتی میں ہنومان ویایام پرسارک منڈل، بالے والڑی، پونہ میں شری شیو چھترپتی کریڈا سنکل، کشتی اور دیگر کھیلوں کی تربیت دینے کے لیے مشہور ہیں۔



### لنگری

کیا آپ جانتے ہیں؟

#### جانشی کی رانی کشی بائی کاروزمرہ کا معمول:

”بائی صاحب کو اپنی صحت و تدرستی کا بہت شوق تھا۔

صح سویرے اٹھ کر ملکھا مب کی ورزش کے بعد گھر سواری اور پھر ہاتھی کی سواری کر کے یومیہ چار چھپے مقوی خوراک کا استعمال اور دودھ پینے کے بعد غسل کرتی تھیں۔“

(وشنو بھٹ گوڑ سے کی مراثی کتاب ’ماجھا پواں‘ سے ترجمہ)

غیر ملکی میدانی کھیلوں میں بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، گولف، پولو وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔  
میدانی کھیلوں میں دوڑ کے مقابلے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ اس میں ۱۰۰ میٹر، ۲۰۰ میٹر، میرا تھن اور رکاوٹ دوڑ کے مقابلوں کا شمار ہوتا ہے۔



### ٹیبل ٹینس

اسپورٹس میں شپ جیسی صلاحیتوں پر وان چڑھتی ہیں۔ اجتماعی اور گروہی کھیل کھینے سے باہمی جذبہ، تعاون اور تنظیمی جذبہ پر وان چڑھتا ہے نیز قائدانہ صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔

### ۴۲ کھیلوں کی قسمیں

کھیلوں کی دو قسمیں ہیں؛ نشستی کھیل اور میدانی کھیل۔

**نشستی کھیل :** نشستی کھیل یعنی بیٹھ کر کھیلے جانے والے کھیل مثلاً شطرنج، تاش، کیرم، لودو، سانپ سیرھی، چوسر وغیرہ۔ یہ کہیں بھی بیٹھ کر کھیلے جاسکتے ہیں۔ ساگر گوئی نامی کھیل لڑکیاں کشت سے کھیلتی ہیں۔ چھوٹی لڑکیاں بھاتکی کھیل کھیلتی ہیں۔ خصوصاً گڑیا کی شادی، نامی کھیل سب کے لیے گھر بیلو راحت و سرست کا کھیل ہوتا ہے۔



### شطرنج

**میدانی کھیل :** میدانی کھیلوں کی دو قسمیں ہیں، ملکی اور غیر ملکی۔ ملکی کھیلوں میں لنگری، کبدی، آٹیا پاٹیا، ہوکھو وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔



### کبدی

گوٹیاں، لگوری، گلی ڈنڈا، بھنگری، لتو، لنگری جیسے کھیل لڑکے لڑکیوں میں بہت مشہور ہیں۔



### اسکینگ

**مہماں کھیل :** بر فیلے علاقوں میں اسکینگ اور اسکینگ (پھیلنے کا مقابلہ)، آس ہائی مشہور کھیل ہیں۔ مہماں اور روٹنگ کھڑے کر دینے والے کھیلوں میں کوہ پیانی، گلائیڈنگ، موٹرسائیکل اور موٹر کار دوڑ کا شمار ہوتا ہے۔

### آئیے، تلاش کریں۔

اساتذہ، سرپرست اور اٹرنسنیٹ کی مدد سے کشتی کے ماہر کھاشaba جادھو، ماروتی مانے، بھارت رتن سچن تندولکر کی زندگیوں سے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

**کھیلوں کے مقابلے :** کھیلوں کے مقابلوں کو دنیا بھر میں مقبولیت حاصل ہے۔ اولمپک، ایشیاڈ، معذوروں کے اولمپک، کرکٹ عالمی کپ مقابلے، ہاکی، کشتی، شطرنج وغیرہ کے مقابلے عالمی سطح پر منعقد ہوتے ہیں۔ اپنے ملک میں ہائی اور کرکٹ نہایت مقبول کھیل ہیں۔ ان کھیلوں کے مقامی، شہری، تعلقہ جاتی،

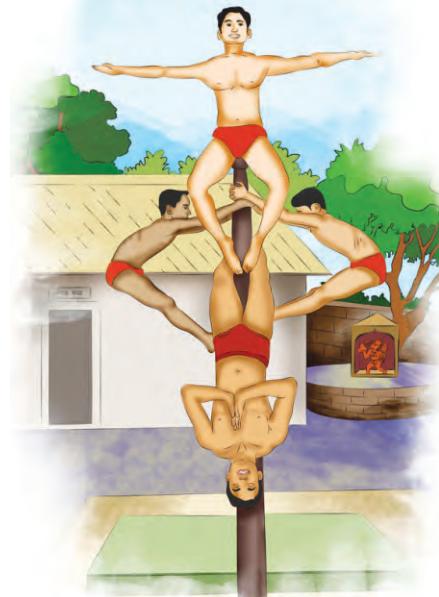


### کرکٹ



### فٹ بال

جسمانی مہارت پر بنی میدانی کھیلوں میں گولا پھینک، تھالی پھینک، لمبی چھلانگ، اوپنجی چھلانگ، پانی کے کھیلوں میں تیراکی، واٹر پولو، کشتی رانی اور جسمانی ورزش کے کھیلوں میں ملکھامب، ریڈی ملکھامب، جمناسٹک وغیرہ کا شمار کیا جاتا ہے۔



### ملکھامب

کیا آپ جانتے ہیں؟

محترمہ منیشا باٹھے کی تحقیق کے مطابق ستونی ورزش (ملکھامب) اور اس کی گرفت کے طریقوں کے تخلیق کا پیشوا دور حکومت کے استادِ علومِ ستونی ورزش (مل و ڈیا گرو) باڑمہبھٹ دیودھر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ورزش کی یہ قسم درختوں پر بندروں کے کھیل دیکھ کر تیار کی۔

## ۳۴۔ کھلیوں کے وسائل اور کھلونے

چھوٹے بچوں کی تفریح اور تعلیم کے لیے جو مختلف رنگ برلنگے وسائل اور آلات ہوتے ہیں انھیں کھلونا کہتے ہیں۔ آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران مٹی سے بنائے ہوئے کھلونے دستیاب ہوئے ہیں۔ یہ کھلونے سانچے یا ہاتھ سے تیار کیے جاتے تھے۔

زمانتہ قدیم کے بھارتی ادب میں گڑیوں کا ذکر ملتا ہے۔ شدرا کے ایک ڈرامے کا نام 'مرچھلٹک' ہے جس کا مطلب ہے 'مٹی کی گاڑی'۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

'کھھا سرست ساگر' نامی کتاب میں متعدد لمحے پر کھیل اور کھلونوں کا ذکر آیا ہے۔ اس میں اُڑنے والی لکڑی کی گڑیوں کا ذکر بھی ہے۔ یہ گڑیاں بُٹن دبانے پر اونچی اُڑتی تھیں، کچھ ناچتی تھیں اور کچھ آوازیں کرتی تھیں۔

صلعی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر مقابلوں میں شہرت یافتہ کھلاڑیوں کو اسی شعبے میں بہت اچھا کریز اختیار کرنے کے موقع دستیاب ہوتے ہیں۔



**کیا آپ جانتے ہیں؟**

میجر دھیان چند بھارتی ہاکی کے کھلاڑی اور کپتان تھے۔ ان کی کپتانی میں ۱۹۳۶ء میں بھارتی ہاکی ٹیم نے برلن میں منعقدہ اولمپک میں گولڈ میڈل جیتا۔ اس سے پہلے ۱۹۳۲ء اور ۱۹۴۸ء میں بھی بھارتی ہاکی ٹیم نے گولڈ میڈل جیتے تھے۔ اس وقت دھیان چند بھارتی ہاکی ٹیم کے رکن تھے۔ ان کے یوم پیدائش ۲۹ راگسٹ کو 'قومی کھیل دن' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ انھیں ہاکی کا جادوگر کہا جاتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ہاکی کے شعبے میں ان کے کارناموں کے اعتراض میں انھیں 'پدم بھوشن' اعزاز سے نوازا گیا۔

## ۳۵۔ کھلیوں کی عالم کاری

بیسویں ایکسویں صدی میں کھلیوں کی عالم کاری ہوئی۔ اولمپک، ایشیاٹ، برطانوی دولت مشترکہ، ومبڈن جیسے مقابلوں میں کھیلے جانے والے کھیل، کرکٹ، فٹ بال، لان ٹینس وغیرہ مقابلوں کی راست نشريات دور درشن اور دیگر چینیوں کے ذریعے دنیا بھر میں ایک ہی وقت میں کی جاتی ہے۔ جو ممالک ان کھلیوں میں شریک نہیں ہوتے ان ممالک کے بھی ناظرین ان کھلیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ مثلاً کرکٹ عالمی کپ ٹورنمنٹ میں بھارت کے آخری مقابلے میں پہنچنے پر دنیا بھر کے ناظرین نے یہ مقابلہ دیکھا ہے۔ دنیا بھر کے ناظرین نے کھیل کی معیشت ہی بدلتی ہے۔ شوقین کھلاڑی سیکھنے کے لیے مقابلے دیکھتے ہیں۔ ناظرین تفریح کے لیے دیکھتے ہیں۔ کمپنیاں اشتہارات کے موقع کے لیے مقابلوں پر نظر رکھتی ہیں۔ ناظرین کی تھیم کے لیے سبکدوش کھلاڑی مقابلوں کے متعلق تبصرے اور تجزیے کرتے ہیں۔

## ۳۶۔ کھلونے اور تاریخ

کھلونوں کے ذریعے تاریخ اور مکمل اوجی کی ترقی پر روشنی پڑتی ہے۔ مذہبی اور تہذیبی روایات کا فہم پیدا ہوتا ہے۔ مہاراشٹر

وقت کھیلوں کی تاریخ کا علم ہونا ضروری ہے۔

## ۷۶ کھیل اور روزگار کے موقع

کھیل اور تاریخ اگرچہ ایک دوسرے سے الگ نظر آتے ہیں لیکن ان کا باہمی تعلق قریبی نوعیت کا ہے۔ تاریخ کے طلبہ کو کھیل کے شعبے میں بہت سے موقع دستیاب ہیں۔ اولمپک یا ایشیاڈ مقابلوں یا پھر کسی بھی نوعیت کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کے حوالے سے تحریر، تبصرہ کرنے کے لیے تاریخ کے واقف کاروں کا تعاون حاصل کرنا ہوتا ہے۔

کھیلوں کے مقابلوں کے دوران ان کے متعلق تجزیاتی لکھنٹری کے لیے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان ماہرین کو کھیل کی تاریخ، پچھلے اعداد و شمار، ریکارڈ، شہرت یافتہ کھلاڑی، کھیل کے متعلق تاریخی یادیں جیسی باتوں کی معلومات دینا ضروری ہوتا ہے جس کے لیے تاریخ بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

ٹیلی وژن پر ہائی، کرکٹ، فٹ بال، کبڈی، شطرنج وغیرہ کھیلوں کے مقابلوں کی راست نشریات جاری رہتی ہے۔ مختلف چینیلوں کی وجہ سے کھیلوں کے متعلق اندراج رکھنے والوں کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ کھیلوں سے متعلق چینیل چوبیسوں گھنٹے جاری رہتے ہیں جس کی وجہ سے اس شعبے میں روزگار کے بہت سے موقع دستیاب ہیں۔

کھیلوں کے مقابلوں میں ریفری کی ضرورت ہوتی ہے۔ ریفری کی حیثیت سے تقریکے لیے اپلیتی امتحان منعقد ہوتے ہیں۔ اپلیتی امتحان پاس کرنے والے ریفری کو علمی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر کام کرنے کے موقع حاصل ہوتے ہیں۔ سرکاری اور بھی سطح پر کام کرنے کی کوشش جاری ہے۔ کھلاڑیوں کے لیے وظیفوں کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ سرکاری اور بھی اداروں میں کھلاڑیوں کے لیے نشستیں محفوظ ہوتی ہیں۔

میں دیوالی کے تہوار پر مٹی کے قلعے تیار کرنے کا رواج ہے۔ ان مٹی کے قلعوں پر شیواجی مہاراج اور ان کے معاونین کی سورتیاں رکھی جاتی ہیں۔ مہاراشٹر میں قلعوں کے ذریعے وقوع پذیر تاریخ کو یاد کیا جاتا ہے۔

الٹی کے شہر پامپئی میں آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران ایک بھارتی ہاتھی دانت سے تیار شدہ گڑیا دستیاب ہوئی۔ موئر خین کا اندازہ ہے کہ یہ گڑیا پہلی صدی عیسوی کی ہو سکتی ہے۔ اسی سے بھارت اور روم کے درمیان قدیم تعلقات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح سے آثار قدیمہ کی کھدائی میں دستیاب گھلونے زمانہ قدیم میں مختلف ممالک کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔

## ۷۶ کھیل اور اس سے متعلق ادب اور سینما

کھیلوں سے متعلق ادب علم کی ایک نئی شاخ ہے۔ کھیلوں سے متعلق کتابیں اور لغات از سر نو تیار ہو رہی ہیں۔ مراثی زبان میں ملکھامب ورزش کی تاریخ شائع ہوئی ہے۔ 'ورزش' کے عنوان پر لغت بھی دستیاب ہے۔ کھیل کے موضوع پر جاری کیا گیا رسالہ 'شٹکار' بہت مشہور ہوا تھا۔ کھیل کے موضوع پر انگریزی میں وافر مقدار میں وسائل دستیاب ہیں۔ مختلف ٹیلی وژن چینیل کھیل کے خصوصی پروگرام نشر کرتے ہیں۔

فی زمانہ 'کھیل' اور کھلاڑیوں کی زندگیوں پر کچھ ہندی اور انگریزی فلمیں بنائی گئی ہیں مثلاً میری کوم اور دنگل۔ اولمپک میں کانسے کا میڈل حاصل کرنے والی پہلی خاتون با کسر میری کوم اور پہلی خاتون کشتی کھلاڑی پھوگٹ بہنوں کی زندگیوں پر یہ فلمیں بنائی گئی ہیں۔

فلم بناتے وقت کہانی کا زمانہ، اس زمانے کی زبان، پہناؤ، عام گزر برس وغیرہ کا گہرا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ان سب کا گہرا ای سے مطالعہ کرنا تاریخ کے طالب علم کے لیے لازمی ہے۔ لغات اور اخبارات یا دیگر جگہوں پر کھیل کے موضوع پر لکھتے



دیتے تھے۔ ان کو کھیل اور کھیلوں کی تاریخ کا بہتر علم ہونے کی وجہ سے ان کی کمپنی بڑی دلچسپ ہوا کرتی تھی۔

مراٹھی زبان میں کرکٹ مقابلوں کی کمپنی پہلے بال پنڈت کیا کرتے تھے۔ آکا شوانی پرانی کمپنی سنے کے لیے لوگ ہمہ تن گوش رہتے تھے۔ کمپنی کرتے وقت بال پنڈت اس میدان کی تاریخ، کھلاڑیوں کی تاریخ، کھیل سے متعلق یادیں اور قائم شدہ ریکارڈ کے بارے میں معلومات

## مشق



(۲) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

- ۱۔ بھارت میں کھیل کے ادب کے متعلق تاریخی معلومات لکھیے۔
- ۲۔ کھیل اور تاریخ کا باہمی تعلق واضح کیجیے۔
- ۳۔ میدانی کھیل اور نشستی کھیل کے ما بین فرق واضح کیجیے۔

### سرگرمی

- ۱۔ آپ کا پسندیدہ کھیل اور اس کھیل سے وابستہ کھلاڑی کی معلومات حاصل کیجیے۔
- ۲۔ کھلاڑیوں پر کتابیں / ڈائیمینٹری / فلم دیکھ کر کھلاڑیوں کی محنت اور مشقت پر تبصرہ کیجیے۔



(ا) (الف) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان مکمل کیجیے۔

- ۱۔ اولمپک مقابلوں کی روایت ..... سے شروع ہوئی۔

- |   |         |
|---|---------|
| (الف) یونان   | (ب) روم |
| (ج) بھارت   | (د) چین |
| ..... مہاراشٹر میں تیار ہونے والی لکڑی کی گڑیا کو ..... کہتے ہیں۔ |         |

(الف) ٹھکنی

(ج) گنگاوتی

(ب) کالی چندیکا

(د) چھپاواتی

(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پہچان کر لکھیے۔

- ۱۔ ملکاہامب - جسمانی ورزش کے کھیل

واٹر پولو - آبی کھیل

اسکیٹنگ - مہماں کھیل

شطرنج - میدانی کھیل

(۲) نوٹ لکھیے۔

۱۔ کھلونے اور میلہ

۲۔ کھیل اور سینما

(۳) درج ذیل بیانات کی وجہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۱۔ دور حاضر میں کھیلوں کی معيشت بدلتی ہے۔

۲۔ کھلونوں کے ذریعے تاریخ پر روشنی پڑتی ہے۔



## ۸۔ سیاحت اور تاریخ

کیا آپ جانتے ہیں؟

دنیا کے پہلے دریافت کنندہ یورپی سیاح کے طور پر بنجامین ٹیوڈیا مشہور ہیں۔ ان کا جنم اپیں میں ہوا تھا۔ ۱۱۵۹ء سے ۱۲۷۳ء کے درمیان انہوں نے فرانس، ہرمنی، اٹلی، یونان، شام، عرب، مصر، عراق، ایران، بھارت اور چین کے سفر کیے۔ انہوں نے اپنے سفر کے تجربات روزنامے کی شکل میں قلمبند کیے ہیں۔ یہ روزنامہ تاریخ کا ایک اہم دستاویز ہے۔

**مارکو پولو :** تیرھویں صدی عیسوی میں مارکو پولونامی اطالوی سیاح نے براعظم ایشیا خصوصاً چین کو دنیا سے متعارف کر دیا۔ وہ سترہ سال چین میں رہے۔ ایشیا کی طبعی ساخت، سماجی زندگی، ادبی و تہذیبی زندگی اور تجارت سے دنیا کو متعارف کرایا۔ اسی سے یورپ اور ایشیا کے مابین تعلقات اور تجارت کا آغاز ہوا۔

**ابن بطوطة :** ابن بطوطة اسلامی دنیا کا طویل ترین سفر کرنے والے چودھویں صدی عیسوی کے مشہور سیاح ہیں۔ وہ تیس برسوں تک دنیا گھومتے رہے۔ ”ایک ہی راستے سے دوبارہ سفر نہ کرنا“، ابن بطوطة کا عزم تھا۔ عہد و سلطی کی تاریخ اور سماجی زندگی سمجھنے کے لیے ابن بطوطة کے سفرنامے کا مطالعہ نہایت کارآمد ہے۔

**گیر ہارت مرکیٹر :** سولھویں صدی عیسوی میں دنیا کا نقشہ اور زمین کا گلوب بنانے والے پہلے نقشہ نویس کے طور پر گیر ہارت مرکیٹر کو شہرت حاصل ہے۔ اس کی وجہ سے یورپ کی تحقیقاتی مہمیں تیز گام ہوئیں۔

۸۱ سیاحت کی روایت

۸۲ سیاحت کی قسمیں

۸۳ سیاحت کا فروغ

۸۴ تاریخی مقامات کی نگہداشت اور تحفظ

۸۵ سیاحت اور مسافر نوازی شعبے میں روزگار کے موقع

۸۶ سیاحت کی روایت

اپنے ملک میں سیاحت کی روایت قدیم زمانے سے موجود ہے۔ مذہبی مقامات کی سیر، میلوں کی سیر، حصول علم کے لیے دور دراز علاقوں کا سفر، تجارتی سفر وغیرہ کے ضمن میں پہلے زمانے میں لوگ سیاحت پر نکلتے تھے۔ مختصرًا یہ کہ انسان کو قدیم زمانے سے ہی سفر کرنا پسند ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بدھ ادب میں مذکور ہے کہ خود گوم بدھ نے عوام کی اصلاح کے لیے بہت سے شہروں کا سفر کیا ہے۔ بدھ بھکاؤں کے لیے مسلسل سفر کرتے رہنا ضروری ہوتا تھا۔ اسی طرح چین مُنی اور سادھو بھی مسلسل سفر کرتے رہتے تھے۔

۶۳۰ء میں چینی سیاح ہیوان شوانگ چین سے بھارت آئے تھے۔ عہد و سلطی میں سنت نام دیو، سنت ایکنا تھے، گرو نانک دیو، رام داس سوامی جیسے سنت ملک بھر سفر کرتے تھے۔

**سیاحت :** کسی خاص مقصد کے تحت کسی دور دراز کے مقام کی سیر کے لیے اختیار کیے گئے سفر کو سیاحت کہتے ہیں۔

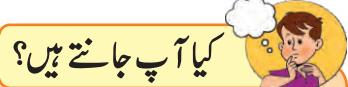
وجہ سے برفانی چوٹیاں، سمندری ساحل، گھنے جنگلات جیسے مخدوش علاقے سیاحت میں شامل ہوئے۔ ان پر سمعی و بصری تشویشی ذرائع ابلاغ کی مدد سے پروگرام تیار ہونے لگے۔ سیاحت کی قسموں میں عموماً مقامی، بین ریاستی، بین الاقوامی، مذہبی، تاریخی، طبی، سائنسی، زرعی، اتفاقی، کھلیل وغیرہ شامل ہیں۔

**مقامی اور بین ریاستی سیاحت :** یہ سفر بہت آسان ہوتا ہے۔ ملکی سطح پر ہونے کی وجہ سے اس میں زبان، رواج، دستاویزی خانہ پری وغیرہ کی زیادہ دشواری نہیں ہوتی۔ خاص بات یہ ہے کہ ہم اپنی سہولت سے اس کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔

**بین الاقوامی سیاحت :** آبی جہاز، ہوائی جہاز اور ریلوے کی وجہ سے بین الاقوامی سیاحت پہلے سے زیادہ آسان ہو گئی ہے۔ آبی جہازوں کے ذریعے سمندری ساحلوں پر واقع ممالک جوڑ دیے گئے ہیں۔ ریلوے کی پڑیوں نے تمام یورپ کو جوڑ دیا ہے۔ ہوائی جہاز کی وجہ سے دنیا قریب ترین ہو گئی ہے۔ معاشی وسعت کے بعد بھارت سے غیر ممالک جانے والوں کی اور غیر ممالک سے بھارت آنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اعلیٰ تعلیم، تفریح، مقامات کی سیر، پیشہ و رانہ کام (مینگیں، کافرنیس وغیرہ) فلم سازی جیسے کاموں کے لیے ملکی اور غیر ملکی سیاحت کا تناسب بڑھ گیا ہے۔

**تاریخی سیاحت :** عالمی سیاحت کی یہ ایک اہم قسم ہے۔ تاریخ کے متعلق لوگوں کے تجسس کو دیکھتے ہوئے تاریخی سیاحتی سیر کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ مہاراشرٹر میں چھترپتی شیواجی مہاراج سے متعلق قلعوں کے محقق گوپال نیل کنٹھ دانڈیکر قلعوں کی سیاحت کا انعقاد کرتے تھے۔ بھارتی سطح پر راجستانی قلعے، مہاتما گاندھی اور آچاریہ نو باجھاوے سے متعلق آشرم، ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی سے متعلق مقامات وغیرہ جیسے تاریخی مقامات کی

انیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں تھامس کک نے ۲۰۰۰ روگوں پر مشتمل جماعت کی لیسٹر سے لاف بر وتک ریلوے سیر کا اہتمام کیا۔ انہوں نے پورے یورپ کی عالیشان دائرے سیر کا کامیاب طریقے سے انعقاد کیا۔ کک نے ہی سیاحت کی ٹکٹیں بیچنے کی ایجنٹی کا کاروبار شروع کیا۔ یہیں سے جدید سیاحت کے دور کا آغاز ہوا۔



مذہبی سیاحت کے لیے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پیدل سفر کرنے کی روایت بھارت میں پہلے ہی سے موجود تھی۔ مہاراشرٹر سے شمال کی سمت یودھیا تک اور وہاں سے دوبارہ مہاراشرٹر تک کے سفر کا بیان وشنو بھٹ گوڑ سے نے قلم بند کر رکھا ہے۔ ان کے سفر نامے کا نام 'میرا سفر' ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ وشنو بھٹ نے یہ سفر ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے دوران کیا تھا۔ جنگ کے متعلق بہت ساری باتوں کے وہ خود گواہ تھے۔ اس کی وجہ سے جنگ اور خصوصاً رانی لکشمی بائی کی زندگی کے متعلق بہت ساری تفصیلات ہمیں معلوم ہوتی ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ہمیں اٹھارہویں صدی عیسوی کی مراثی زبان کی نویسیت کا بھی علم ہوتا ہے۔ یہ کتاب معاصر تاریخ کا ایک ماخذ ہے۔

## ۸۴۲ سیاحت کی قسمیں

جدید دور میں سیاحت آزادانہ طور پر مقامی، بین ریاستی، قومی اور بین الاقوامی پیشہ بن چکا ہے۔ سیاحت کی ترغیبات میں ملکی اور غیر ملکی قدیم عمارتیں، تاریخی شہریت یافتہ اور قدرتی نظاروں سے مالا مال مقامات، قدیم فنکارانہ مصنوعات کے مرکز، مذہبی مقامات، صنعتی اور دیگر منصوبوں کا جائزہ لینا وغیرہ شامل ہیں۔ قدرتی اور مصنوعی چیزوں کی دلکشی اور عظمت کا اخذ خود مشاہدہ کرنے کی خواہش دنیا بھر کے سیاحوں کو ہوتی ہے۔ اس کی

سیر کی منصوبہ بندی بھی کی جاتی ہے۔

**جغرافیائی سیاحت :** اس میں مختلف جغرافیائی خصوصیات کے مشاہدے کے لیے سیاحت کی جاتی ہے۔ مامن (جنگلات)، ویلی آف فلاورز (پھولوں کی وادی - اُتر اکھنڈ)، سمندری ساحل، جغرافیائی خصوصیات رکھنے والے مقامات (مثلاً لونار جھیل، نگوچ میں رانچن کھڑے گے) وغیرہ کا شمار جغرافیائی سیاحت میں ہوتا ہے۔ اس میں بہت سے مقامات پر قدرتی مناظر کا مشاہدہ کرنے کی خواہش اور تجسس کے ساتھ بہت سارے سیاح ان مقامات کی سیر کرتے ہیں۔



ویلی آف فلاورز

### یہ جان بیجے۔

دنیا بھر کے مختلف سماج کے لوگ مختلف مقامات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں رانچ دیومالائی کہانیاں اور ان کہانیوں سے وابستہ جغرافیائی مقامات کی وجہ سے ان میں بیکھنی کا جذبہ قائم رہتا ہے۔ ان مقامات کی سیر بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اسی سے نہیں سیاحت کا آغاز ہوتا ہے مثلاً چار دھام، بارہ جیوتانگ۔ اکثر مقامات پر لوگوں کے سہولت بخش انتظام کی خاطر اہمیا بائی ہو کرنے اپنی ذاتی ملکیت سے عوامی فلاح کے کام کیے ہیں۔

### آئیے، تلاش کریں۔

درن ج بالا قسموں کے علاوہ سائنسی سیاحت، تفریجی سیاحت، تہذیبی وادبی سیاحت، گروہی سیاحت جیسی اقسام کی معلومات اپنے استاد اور امنڑنیٹ کی مدد سے حاصل کیجیے۔

**طبی سیاحت :** مغربی لوگوں کی رائے میں بھارت میں طبی خدمات اور سہولیات معیاری ہیں جس کی وجہ سے غیر ملکی لوگ بھارت آنے لگے ہیں۔ بھارت میں وافر مقدار میں سمشی روشنی میسر ہوتی ہے جس سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے دنیا بھر سے

## ۸۴۳ سیاحت کا فروغ

ملکی اور غیرملکی سیاحوں کو معلومات فراہم کرنا سب سے اہم موضوع ہے۔

یہ معلوم کیجیے۔

سوچھ بھارت ابھیان (صاف بھارت مہم) کی معلومات حاصل کیجیے۔

سیاحوں کی نقل و حمل اور تحفظ، سفر کی سہولیات، معیاری قیام گاہوں کا انتظام، سفر میں طہارت خانوں کی سہولیات وغیرہ کو سیاحت میں ترجیح دینا ضروری ہے۔ معدود سیاحوں کی ضروریات پر بھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

تاریخی ورثے کی بقا کے لیے احتیاط برتن ضروری ہوتا ہے۔ تاریخی عمارتوں کو خراب کرنے سے بچنا، دیواروں پر عبارت لکھنا یا درختوں پر کنڈہ کاری کرنا، پرانی عمارتوں کو بھڑک دار رنگوں سے رنگنا، سیر کی جگہ سہولتوں کا فقدان ہونا جس سے گندگی بڑھتی ہے وغیرہ امور سے بچنا ضروری ہے۔



بتائیے تو بھلا!

- غیرملکی سیاحوں کے لیے کون سی سہولیات فراہم کی جاسکتی ہیں؟

- غیرملکی سیاحوں کے ساتھ آپ کیسا بتاؤ کریں گے؟



ایلی فینٹا کی گھائیں



یہ کر کے دیکھیے۔

انٹرنیٹ کی مدد سے بھارت کے تہذیبی، قدرتی اور خلائق تاریخی ورثے کی تصویریں جمع کیجیے۔



کاس سطح مرتفع

بین الاقوامی اہمیت کی حامل زبانوں میں معلوماتی کتابیں، گائیڈ بک، نقشے، تاریخی کتابیں مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ غیرملکی سیاحوں کو سیر کرانے والی گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو ذو لسانی تربیت دینا ضروری ہے۔ یہ ڈرائیور گائیڈ کے طور پر بھی کام کر سکتے ہیں۔

وہاں دستکاری اور گھریلو صنعتوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ یہاں تیار کردہ اشیا کی خرید و فروخت میں اضافہ ہوتا ہے مثلاً مقامی کھانے، دستکاری کی اشیا وغیرہ سیاح بڑی دلچسپی سے خریدتے ہیں جس کی وجہ سے مقامی روزگار میں اضافہ ہوتا ہے۔

### **ورثے کی سیر (ہیریٹیج واک) :** تاریخی ورثے کے

حامل مقامات دیکھنے کے لیے کیے گئے سفر کو ورثے کی سیر (ہیریٹیج واک) کہتے ہیں۔ جہاں تاریخ قم ہوئی اس مقام پر پہنچ کر تاریخ کو جانے کا تجربہ ورثے کی سیر کے زمرے میں آتا ہے۔

دنیا بھر میں اس طرح کی سرگرمی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بھارت کی تاریخ سیکڑوں سال پرانی ہے۔ بھارت کی ہر یاست میں تاریخی مقامات موجود ہیں جن میں قدیم عہد، عہد و سلطی اور جدید عہد کی عمارتوں کا شمار ہوتا ہے۔ گجرات کے شہر احمد آباد کی ورثے کی سیر، مشہور ہے۔ مہاراشٹر میں بنی آور پونہ میں اس طرح کے پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں جس کے ذریعے تاریخی عمارتوں کی نگہداشت کرنا، ان کی معلومات حاصل کرنا اور اسے مختلف ذرائع سے دنیا بھر میں پہنچانا جیسی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ تاریخی شخصیات کے مکانات بھی تاریخی ورثے میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ جگہوں پر اس طرح کے مقامات پر تختیاں لگائی جاتی ہیں۔

یہ کہے دیکھیے۔

اپنے اطراف میں تاریخی عمارتوں کی سیر کے لیے اساتذہ کی مدد سے ورثے کی سیر کی منصوبہ بنی کیجیے۔

**مہاراشٹر میں سیاحت کا فروغ :** سیاحت کے نقطہ نظر سے مہاراشٹر کو عظیم الشان ورثہ حاصل ہے۔ اجنتا، ایلورا، ایلی فینا جیسے عالمی شہرت یافتہ غار، تصاویر اور مورتیاں، پنڈھر پور، شرڈی،

دنیا بھر کے سیاح عالمی ورثے کے حامل مقامات کی سیر کی خواہش اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ عالمی ورثے کے مقامات دیکھنے کے لیے ہزاروں غیر ملکی ہمارے ملک میں آتے ہیں۔ عالمی ورثے کے مقامات میں ہمارے ملک سے کسی تاریخی مقام کا انتخاب ہو جانے پر ہم بہت خوش ہو جاتے ہیں لیکن جب ہم سیر و تفریح کے ارادے سے اس مقام کو دیکھنے جاتے ہیں تو ہمیں کیسا منظر نظر آتا ہے؟ ایسے مقامات (عمارتوں) کے اطراف و اکناف میں سیاح کھریا اور کوئلوں سے اپنے نام لکھتے ہیں، تصاویر بناتے ہیں۔ ان ساری غلط کاریوں کے مضار اثرات ہمارے ملک کی ساکھ پر پڑتے ہیں۔ سیاحتی مقامات کے تحفظ کے لیے درج ذیل عزم کرنا لازمی ہے۔

۱۔ میں سیاحتی مقامات کی صفائی کا خیال رکھوں گا / رکھوں گی، گندگی نہیں کروں گا / کروں گی۔

۲۔ کسی بھی تاریخی عمارت کو خراب نہیں کروں گا / کروں گی۔

### **۸۵ سیاحت اور مسافرنوازی شعبے میں روزگار کے موقع**

سیاحت سب سے زیادہ روزگار کے موقع فراہم کرنے والی صنعت ہو سکتی ہے۔ اگر ہم پیشہ ورانہ نقطہ نظر سے اس طرف توجہ دیں تو یہ ایک مستقل روزگار ہے۔ اس شعبے میں اختراعی تجربات کرنے کے وافرمواقع موجود ہیں۔

سیاحت کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو روزگار کے موقع پیدا ہوتے ہیں۔ غیر ملکی سیاح کے ہوائی اڈے پر قدم رکھنے سے پہلے ہی وہ سیاحت والے ملک کی آمدنی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ وہ جو ویزا فیس ادا کرتا ہے اس سے اپنے ملک کو محصول حاصل ہوتا ہے۔ سفر خرچ، ہوٹل میں قیام و طعام، گائیڈ کی مدد لینا، اخبارات، حوالہ جاتی وسائل خریدنا، یادگار کے طور پر مقامی اشیا خریدنا وغیرہ؛ سیاح اپنے گھر لوٹنے تک ان سب طریقوں سے ملک کی آمدنی کا ذریعہ بنارہتا ہے۔

سیاحتی مرکز کے اطراف تجارتی منڈیوں کو فروغ ملتا ہے۔

۷۵۱۹ءے میں 'مہارا شٹر کار پوریشن' برائے فروغ سیاحت، کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کی وجہ سے سیاحت کو فروغ حاصل ہوا۔ اس کار پوریشن کے ذریعے ریاست میں ۷۲ جگہوں پر سیاحوں کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے جس میں تقریباً چار ہزار سے زائد سیاحوں کی رہائش کا انتظام ہوتا ہے۔ اسی طرح کئی نجی تاجر اس تجارت میں شامل ہوتے ہیں۔

شیگا ڈن، تلچاپور، کولھاپور، ناشک، پیٹھن، ترمکبیشور، دیہو، آلندری، بچوری جیسے متعدد مذہبی مقامات، حاجی ملنگ، بی بی کا مقبرہ، ناندیری میں گرو دوارہ، ممبئی کا ماونٹ میری چرچ، حاجی علی داتار، مہابلیشور، پنج گنی، کھنڈالا، لوناولا، ماتھیران، چکھلدراجیسے سرد مقامات، کوناگر، جانکیواڑی، بھاٹ گھر، چاند ولی کے بند، حاجی پور، ساگر کیشور، تاثروا کے جنگلی مامن مہارا شٹر کے اہم سیاحتی مرکز ہیں۔

### بھارت کا پہلا عجیب و غریب 'کتابوں کا گاؤں'

مصنفین، سنتوں کا ادب، کہانی، ناول، نظم، فنونِ لطیفہ، کردار، سوانح حیات، نسائی ادب، ادب اطفال وغیرہ کی پر بہار دنیا میں آپ مطالعے کا مزہ لیں، اس مقصد کے تحت حکومت مہارا شٹر نے یہ منصوبہ عمل میں لایا ہے۔

اگر آپ سیاحت کے لیے مہابلیشور جائیں تو بھیلار گاؤں یعنی کتابوں کے گاؤں کی سیر ضرور کیجیے۔

مہابلیشور سے قریب بھلاڑ قدرتی مناظر سے آ راستہ اور اسٹرائیری کی مٹھاس والا گاؤں ہے۔ اس کتابوں کے گاؤں میں کئی گھروں میں سیاحوں کے لیے ہی کتابیں رکھی ہوئی ہیں۔ مطالعے کے تین بیداری میں اضافہ، مراٹھی زبان کے نئے پرانے

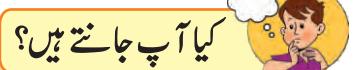


### یہ سمجھ لیجیے۔

معیاری تعلیمی اداروں کا دورہ کرنا، کسی جگہ کی مقامی تہذیب، تاریخ، رسم و رواج اور تاریخی یادگاروں کا دورہ کرنا، مختلف شعبوں میں حاصل کردہ کامیابی کا مطالعہ کرنے نیز وہاں رقص، موسيقی، جشن وغیرہ میں حصہ لینا جیسے مقاصد کے تحت کی گئی سیر کو تہذیبی سیاحت، کہا جاتا ہے۔



- سیاحت کے سبب آپ کے اطراف میں کون کون سی تجارتیں قائم ہوئی ہیں؟
- سیاحت کے سبب اطراف کے لوگوں کے رہن سہن میں کون سی تبدیلیاں نظر آتی ہیں؟



مہابلیشور، پنج گنی سرد آب و ہوا کے مقامات ہیں۔ ہزاروں سیاح ان مقامات کی سیر کرتے ہیں۔ وہاں گائیڈ سیاحوں کو کچھ اہم جگہوں کی معلومات دیتے ہیں اور انھیں وہ جگہ دلکھاتے ہیں۔ کچھ مخصوص جگہوں پر فوٹو گرافر تصویریں نکال کر دیتے ہیں۔ گھوڑے والے گھوڑے کی سواری کرواتے ہیں۔ یہ سب کام وہاں کے مقامی لوگ کرتے ہیں۔ اس کام کی وجہ سے انھیں بہتر روزگار فراہم ہوتا ہے یعنی سیاحت ان کی گزر بسر کا ذریعہ ہے۔



۲۔ سیاحت کے کاروبار سے مقامی روزگار میں کس طرح اضافہ ہوتا ہے؟

۳۔ سیاحت کے نقطہ نظر سے آپ اپنے اطراف کے ماحول کو کس طرح فروغ دیں گے؟

(۱) (الف) درج ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ سگ نے ..... بیچنے کی ایجنسی کا کاروبار شروع کیا۔

(الف) دستکاری کی چیزیں

(ب) سکھونے

(ج) کھانے کی اشیا

(د) سیاحت کی تکمیلیں

۲۔ مہابیشور کے قریب پھلار نامی گاؤں ..... کے لیے مشہور ہے۔

(الف) کتابوں

(ب) نباتات

(ج) آم

(د) قلعوں

(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پہچان کر لکھیے۔

۱۔ ماتھیران - سرداًب و ہوا کا مقام

۲۔ تاڑوبا - گپھا

۳۔ کولھاپور - مندر

۴۔ اجنتا - عالمی ورثے کا مقام

(۲) دیے ہوئے بیانات کی وجہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۱۔ دور حاضر میں غیر ملکی سفر کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔

۲۔ اپنے قدرتی اور تہذیبی ورثے کا تحفظ ہمیں خود کرنا چاہیے۔

(۳) نوٹ لکھیے۔

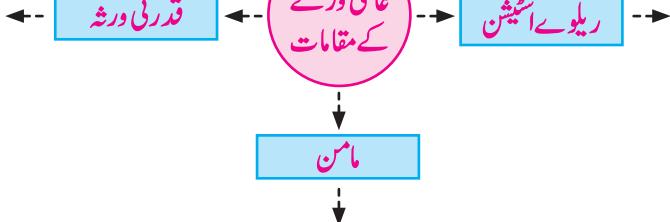
۱۔ سیاحت کی روایت

۲۔ مارکو پولو

۳۔ زرعی سیاحت

(۴) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ سیاحت کی ترقی کے لیے کون سی تدابیر ضروری ہیں؟



(۱) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ سیاحت سے متعلق پیشہ و رانہ شعبوں کی وضاحت کیجیے۔

۲۔ سیاحت کی کوئی تین قسموں کی وضاحت کیجیے۔

### سرگرمی

تاریخی مقامات کی غنیمتداشت اور تحفظ کی ضرورت کو واضح کیجیے۔

آپ اس کے لیے کون سی معالجاتی تدابیر اختیار کریں گے۔ اس موضوع پر مباحثہ منعقد کیجیے۔



## ۹۔ تاریخی ورثے کا تحفظ

• تحقیق شدہ زبانی وسائل کی نشر و اشاعت

- کارآمد تربیت : (۱) سماجی علوم (۲) سماجی عمرانیات (۳) اساطیر اور لسانیات (۴) کتب خانوں کا انتظام (۵) تاریخ اور طریقہ تحقیق (۶) تحقیقی تحریر

### ۲۔ تحریری ماغذ

- درباری دستاویزات، نجی خطوط اور روزنامے، تاریخی کتب، مخطوطات، تصاویر اور فولو، تابنے کی تختی (تامرپٹ)، پرانی کتابوں وغیرہ کی ترتیب و تدوین۔
- دستاویزات کے تحفظ کے لیے ضروری صفائی اور کیمیائی عمل انجام دینا۔
- دستاویزات کی تاریخی قدر متعین کرنا۔
- اہم دستاویزات کی نشر و اشاعت۔
- مرتب شدہ ادب اور تحقیقی نتائج کی نشر و اشاعت۔

### کارآمد تربیت :

- (۱) براہمی، موڑی، فارسی جیسے رسم الخط اور ان کے ارتقا کی زمانی ترتیب کا علم۔
- (۲) تاریخی عہد کا سماجی ڈھانچا اور روایات، ادب اور ثقافت، حکومت، حکومتی انتظامات وغیرہ کی بنیادی معلومات۔
- (۳) مختلف طرزِ مصوری، طرزِ سنگ تراشی اور ان کے ارتقا کی زمانی ترتیب کا علم۔
- (۴) کاغذات کی فتمیں، روشنائی اور رنگوں کا علم۔
- (۵) کندہ تحریر کے لیے استعمال کیے گئے پتھروں اور دھاتوں کے متعلق معلومات۔

- (۶) دستاویزوں کی صفائی اور تحفظ کی خاطر درکار کیمیائی عمل کے لیے ضروری آلات اور کیمیائی مرکبات کی معلومات۔
- (۷) عجائب گھر میں نمائش کا انتظام اور اطلاعاتی مکنیک۔
- (۸) تحقیقی مقالہ نگاری۔

۹۱۔ تاریخ کے ماخذ اور ان کا تحفظ

۹۲۔ کچھ مشہور عجائب گھر

۹۳۔ کتب خانے اور محافظخانے (آرکائیو)

۹۴۔ لغت کا ادب

اکثر موڑخین کی بے انہتا محنت و مشقت کا پھل یعنی ہمیں دستیاب تاریخی ماغذ اور ان ماخذوں کے سہارے لکھی گئی تاریخی کتابیں۔ اس بیش قیمتی تاریخی ورثے کی نگهداری اور تحفظ اور اہم ترین دستاویزات، تاریخی کتابیں، قدیم اشیا کو پیش کرنے کا کام عجائب گھر، محافظخانے اور کتب خانے کرتے ہیں۔ عوام تک درست معلومات پہنچانے کے لیے ان کی جانب سے تحقیقی رسائل اور دیگر مطبوعات شائع کی جاتی ہیں۔

جن دستاویزات، قدیم اشیا وغیرہ کی نمائش نہیں کی جاسکتی ہے لیکن تاریخی نقطہ نظر سے اہم ہیں انھیں محافظخانوں میں محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ کتب خانے کتابوں کا تحفظ اور انتظام کرتے ہیں۔

۹۵۔ تاریخ کے ماخذ اور ان کا تحفظ

تاریخی ماغذ کا حصول، ان کے اندرج کے ساتھ ہی فہرست سازی، قلمی تحریریں، پرانی کتابیں، قدیم اشیا کی صفائی اور ان کی نمائش وغیرہ بہت احتیاط سے کرنی پڑتی ہے۔ ان کاموں کے لیے مختلف مضامین کی سرگرمیوں کی تربیت ضروری ہوتی ہے۔ صحیح تربیت کے حصول کے بعد ہی ان سب کاموں کو انجام دیا جاسکتا ہے۔

### ۱۔ زبانی ماغذ

- عوامی روایتی گیت، کہانیوں وغیرہ کے مجموعے مرتب کرنا۔
- جمع شدہ وسائل کی درجہ بندی نیز تجویز کرنا اور موضوع کے مطابق ترتیب دینا۔

### ۳۔ طبعی ماخذ

- قدیم اشیا کی ذخیرہ اندازی، زمانے اور نوعیت کے لحاظ سے جماعت بندی اور فہرست سازی۔
- قدیم اشیا کے تحفظ کے لیے ضروری صفائی اور کیمیائی عمل انجام دینا۔
- اہم قدیم اشیا یا ان کی نقلوں کی نمائش۔
- قدیم اشیا سے متعلق تحقیقی مقالے شائع کرنا۔
- نباتات اور جانداروں کے باقیات کی جماعت بندی اور فہرست سازی۔
- اہم اور خصوصی باقیات یا ان کی نقل پیش کرنا۔

#### کارآمد تربیت:

- (۱) آثار قدیمہ کے طریقہ تحقیق، اصول اور قدیم تہذیب کا تعارف۔
- (۲) قدیم اشیا کی تیاری میں استعمال کیے گئے پتھر، معدنیات، دھاتیں، چکنی مٹی جیسے ذرائع کے علاقائی ماخذ، ان کی کیمیائی خصوصیات کا علم۔
- (۳) قدیم اشیا کی صفائی اور کیمیائی عمل کے لیے ضروری آلات اور کیمیائی مرکبات کی معلومات۔
- (۴) مختلف طرزِ فنون اور ان کے ارتقا کی ترتیب کا علم۔
- (۵) قدیم اشیا اور جانداروں کے باقیات کی نقل تیار کرنے کی مہارت۔
- (۶) عجائب گھر میں نمائش کا انتظام اور اطلاعاتی تکنیک۔
- (۷) تحقیقی مقالہ نگاری۔

### ۹۶۲ کچھ مشہور عجائب گھر

عہدِ وسطیٰ میں یورپی شاہی خاندان کے افراد کے ذریعے جمع کی گئی قدیم اشیا کے انتظام کی غرض سے عجائب گھر کا تصور سامنے آیا۔

### لور عجائب گھر، فرانس :

بیرس شہر کے لور عجائب گھر کی بنیاد اٹھارہویں صدی عیسوی میں رکھی گئی۔



مونالیزا

جیسے عالمی شهرت یافتہ اطالوی مصور کی تیار کردہ 'مونالیزا' کی عالمی شهرت یافتہ تصویر بھی شامل ہے۔ لیوناردو دا ونچی سولھویں صدی عیسوی میں بادشاہ فرانس اول کے مصاحب تھے۔ نپولین بوناپارٹ کے یرومنی حملوں کے دوران اپنے ملک میں لائی گئی فنی اشیا کی وجہ سے اس میوزیم کے ذخیرے میں زبردست اضافہ ہوا۔ فی الحال اس عجائب گھر میں حجری عہد تا جدید عہد کی تین لاکھ اسی ہزار سے زائد فنی اشیا موجود ہیں۔

### برطانوی عجائب گھر، انگلینڈ :

لندن میں برطانوی عجائب گھر کی بنیاد اٹھارہویں صدی عیسوی میں رکھی گئی۔ اس زمانے کے فطری علوم کے ماہر سر ہنری سلوئن نے عجائب گھر کی کل اکھتر ہزار چیزیں انگلینڈ کے حاکم جارج دوم کے سپرد کیں۔ اس میں کئی کتابیں، تصاویر، نباتات کے نمونے شامل ہیں۔ اس کے بعد انگریزوں نے مختلف علاقوں سے مختلف تاریخی اشیا کو اپنے وطن میں لا کر اس عجائب گھر میں سجا یا۔ جس کی وجہ سے برطانوی عجائب گھر میں اشیا کا مجموعہ بڑھتا گیا۔ آج تک کل اسی لاکھ سے زائد تاریخی اشیا اس عجائب گھر میں موجود ہیں۔

یہ جان لیجئے۔

### بھارت کے مشہور عجائب گھر

انڈین میوزیم، کولکاتا؛ نیشنل میوزیم، دلی؛ چھترپتی شیواجی مہاراج عجائب گھر، ممبئی؛ سالار جنگ میوزیم، حیدرآباد؛ دی کیلیکو میوزیم آف ٹیکسٹائلز، احمدآباد بھارت کے مشہور عجائب گھروں میں سے چند ہیں۔



**بھارت کے عجائب گھر:** کولکاتا کا انڈین میوزیم، ملک کا پہلا عجائب گھر ہے جو ایشیاٹک سوسائٹی آف بگال کی جانب سے ۱۸۱۳ء میں قائم کیا گیا۔ چینی میں ۱۸۵۱ء میں قائم کیا گیا، گورنمنٹ میوزیم، بھارت کا دوسرا عجائب گھر ہے۔ ۱۹۲۹ء میں دلی میں 'قومی عجائب گھر' (نیشنل میوزیم) قائم کیا گیا۔ فی الحال بھارت کی مختلف ریاستوں میں کئی عجائب گھر قائم ہیں۔ کئی بڑے عجائب گھروں کے ذاتی محافظ خانے اور کتب خانے ہوتے ہیں۔ کچھ عجائب گھر یونیورسٹی سے مسلک ہوتے ہیں۔ ایسے عجائب گھروں کی جانب سے 'علم عجائب گھر'، مضمون کے مختلف نصاب سکھائے جاتے ہیں۔

'علم عجائب گھر' میں ڈگری اور ڈپلوما نصاب فراہم کرنے والے بھارت کے کچھ اہم ادارے اور یونیورسٹیاں:

- ۱۔ قومی عجائب گھر، دہلی
- ۲۔ مہاراج سیا جی رائے یونیورسٹی، ورودرا
- ۳۔ کولکاتا یونیورسٹی، کولکاتا
- ۴۔ بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی
- ۵۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
- ۶۔ جیوا جی یونیورسٹی، گوالیار

### برٹش عجائب گھر، انگلینڈ

**نیشنل میوزیم آف نیچرل ہسٹری، یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ :** امریکہ کے اسمتح سونین انٹھی ٹیوشن کے زیر انصرام قدرتی تاریخ کا یہ عجائب گھر سب سے پہلے ۱۸۲۶ء میں قائم کیا گیا۔ یہاں نباتات اور جانوروں کے باقیات اور ڈھانچے، معدنیات، پتھر، نوع انسانی کے رکازات اور قدیم اشیا کے بارہ کروڑ سے زائد نمونے جمع کیے گئے ہیں۔



### نیشنل میوزیم آف نیچرل ہسٹری

جاتے ہیں۔ تنظیم کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ قارئین کی ضرورت کے مطابق انھیں ان کی مطلوبہ کتابیں فراہم کرے۔

تکشیلا یونیورسٹی کے کتب خانے (۵۰۰ قبل مسح سے ۵۰۰ عیسوی)، میسیس پولٹیمیا کے اسیرین سلطنت کا شہنشاہ اسور بانی پال کا کتب خانہ (۴۰۰ قبل مسح) اور مصر کے اسکندریہ کا کتب خانہ (۳۰۰ قبل مسح) دنیا کے سب سے قدیم کتب خانے تسلیم کیے جاتے ہیں۔

**تمل نادو کے تنجاور کا سرسوتی محل کتب خانہ**  
سولھویں سترھویں صدی کے نایک راجا کے دور میں تعمیر کیا گیا۔ ۱۶۷۵ء میں وینکوچی راجا بھوسلے نے تنجاور جیت کر خود مختار حکومت قائم کی۔ وینکوچی راجہ بھوسلے اور ان کے وارثین نے سرسوتی محل کتب خانے کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا۔ جن میں شرفوجی راجہ بھوسلے کا اہم حصہ ہے۔ ان کے اعزاز میں ۱۹۱۸ء میں اس کتب خانے کو ان ہی کا نام دیا گیا۔ اس کتب خانے میں کل انچاس ہزار کتابیں ہیں۔

بھارت کے کئی کتب خانوں میں سے کچھ کتب خانے خصوصی ذکر کے لاکن ہیں جن میں کولکاتا کی "نیشنل لائبریری"، دہلی کی "نہرو میموریل میوزیم اینڈ لائبریری"، حیدر آباد کی "سینٹرل لائبریری"، ممبئی کی "لائبریری آف ایشیاٹک سوسائٹی" اور "دیوڈسون لائبریری" اور غیرہ کتب خانوں کا شناہ ہوتا ہے۔

محافظ خانوں کا نظم تکنیکی نظریے سے کتب خانوں کے نظم کا ہی ایک جز ہے۔ اہم اندرجواں کاغذات میں کوئی تبدیلی نہ کرتے ہوئے انھیں محفوظ رکھنا، ان کی فہرست تیار کرنا نیز بوقت ضرورت ان کی فراہمی جیسے کام اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جس کے سبب یہ کاغذات تاریخی اعتبار سے انتہائی قابلِ اعتماد مانے جاتے ہیں۔ کمپیوٹر کے استعمال کے سبب کتب خانوں اور محافظ خانوں کا دورِ جدید کا انتظام لازمی طور پر اطلاعاتی لکنالوچی سے

**چھترپتی شیواجی مہاراج عجائب گھر، ممبئی :** ۱۹۰۳ء میں ممبئی کے کچھ معزز شہریوں نے یکجا ہو کر پُرس آف ولیس کی بھارت سیر کی یادگار کے طور پر ایک عجائب گھر قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ نومبر ۱۹۰۵ء میں اس عجائب گھر کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور اس عجائب گھر کا نام 'پُرس آف ولیس میوزیم آف ولیٹری انڈیا' رکھا گیا۔ ۱۹۹۸ء میں اس عجائب گھر کا نام تبدیل کر کے 'چھترپتی شیواجی مہاراج عجائب گھر' رکھا گیا۔



### چھترپتی شیواجی مہاراج عجائب گھر، ممبئی

عجائب گھر کی عمارت انڈو۔ گوٹھک طرزِ تعمیر کی حامل ہے۔ اسے ممبئی شہر کی اول درجے کی تہذیبی ورثے کی حامل عمارت کا مقام حاصل ہے۔ اس عجائب گھر میں فنون، آثارِ قدیمہ اور قدرتی تاریخی اس طرح تین حصوں میں منقسم تقریباً پچاس ہزار عجائب جمع کیے گئے ہیں۔

### ۹ء کتب خانے اور تحفظ خانے (آرکائیو)

کتب خانے علم اور معلومات کے خزانے ہیں۔ علوم انتظامیہ، اطلاعاتی تکنیک، علم تعلیم جیسے مضامین سے علم کتب خانہ (لائبریری سائنس) کا قریبی تعلق ہوتا ہے۔ رسالے مرتب کرنا، ان کا باقاعدہ نظم و نسق کرنا، تحفظ اور نگهداری، ذرائع معلومات کی نشریات جیسے اہم کام کتب خانوں کے ذریعے انجام پاتے ہیں۔ ان میں سے کئی کام جدید کمپیوٹر نظام کے ذریعے انجام دیے

وابستہ ہو گیا ہے۔

بھارت کا پہلا سرکاری محافظ خانہ ۱۸۹۱ء میں امپریل ریکارڈ پارٹمنٹ، کوکاتا میں قائم کیا گیا۔ ۱۹۱۱ء میں یہ دہلی منتقل کیا گیا۔

کرنے کی ضرورت پیدا کرتی ہے۔ لغت کا ادب قوم کی ثقافتی حیثیت کی علامت ہے۔ سماج کی ذہنی اور ثقافتی ضرورت جس قسم کی ہوتی ہے اسی قسم کی لغات کی تدوین اس معاشرے میں ہوتی ہے۔

لغت میں معلومات پیش کرنے کے لیے صحت، قطعیت، معروضیت، محدودیت اور جدیدیت ضروری ہیں۔ اسے تازہ ترین رکھنے کے لیے معینہ مدت پر اصلاح شدہ جلد یا ضمیمے نکالے جاتے ہیں۔

لغت تیار کرتے ہوئے غیر منظم اور موضوعات پر بنی، یہ دو طریقے عام طور سے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس میں قاری کی سہولت اور معلومات تلاش کرنے کی سہولت ان دو باتوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ لغت کے آخر میں اگر فہرست دے دی جائے تو قارئین کو بہت سہولت ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا اقسام کی لغات کی تخلیق کوئی ایک شخص یا مجلس ادارت کر سکتی ہے۔ لغت کے ادب کو تحریر کرتے وقت مختلف علوم کے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے۔

**لغت کی قسمیں :** لغت کی عام طور پر چار شعبوں میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ (۱) الفاظ کی لغت (۲) دائرة المعارف (۳) قاموس الادب اور (۴) اشاریہ۔

**(۱) الفاظ کی لغت :** اس میں الفاظ کا ذخیرہ، الفاظ کے معنی، تبادل الفاظ، الفاظ کے مأخذ دیے جاتے ہیں۔ الفاظ کی لغات کی اہم اقسام میں جامع لغت، مخصوص الفاظ کی لغت، فرنگ اصطلاحات، آگذاری لغت، ہم معنی یا مقناد الفاظ کی لغت، کہاؤں-محاوروں کی لغت وغیرہ شامل ہیں۔

**(۲) دائرة المعارف (انسانیکلوپیڈیا) :** دائرة المعارف کے دو حصے ہیں؛ (الف) جامع (مثلاً انسانیکلوپیڈیا بریتانیکا، ریاست مہاراشٹر کا دائرة المعارف، مرathi دائرة المعارف، جامع اردو انسانیکلوپیڈیا، انسانیکلوپیڈیا اسلامیکا وغیرہ) (ب) مخصوص

۱۹۹۸ء میں بھارت کے صدر جمہوریہ کے۔ آر۔ نارائن نے 'قومی محافظ خانہ' کو عوام کے لیے کھلا کر دینے کا اعلان کیا۔ یہ بھارت کی وزارتِ ثقافت کے ماتحت ایک شعبہ ہے۔ ۱۷۳۸ء سے دستاویزات یہاں ترتیب سے لگا کر رکھے گئے ہیں۔ اس میں انگریزی، عربی، ہندی، فارسی، سنسکرت اور اردو زبانوں اور موڑی رسم الخط کے اندرجات شامل ہیں۔ ان اندرجات کی درجہ بندی، عمومی، قدیم علوم، مخطوطات اور نجی دستاویزات جیسی چار اقسام میں کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ بھارت کی ہر ریاستی حکومت کے خود مختار محافظ خانے (آرکائیوں) ہیں۔ حکومت مہاراشٹر کے محافظ خانے کی شناختیں ممبئی، پونہ، کولھاپور، اورنگ آباد اور ناگپور میں ہیں۔ پونہ کے محافظ خانے میں مراثوں کی تاریخ سے متعلق پانچ کروڑ موڑی رسم الخط کے دستاویزات ہیں۔ اسے پیشواؤں کا دفتر کہا جاتا ہے۔

## ۶۴ فرنگی ادب

لغت یعنی الفاظ، مختلف معلومات اور علوم کا منظم مجموع۔ مختلف علوم کو مخصوص طریقے سے ذخیرہ کرنا اور ترتیب دینا لغت کہلاتی ہے۔ دستیاب علوم کا انتظام اور آسان انداز میں اس کی دستیابی کی سہولت اس کے مقاصد ہیں۔

**لغت کی ضرورت :** لغت کے ذریعے قاری تک علم پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے جیسے کی تشفی کی جاتی ہے۔ مختلف نکات کی تفصیلی وضاحت پیش کی جاتی ہے۔ قاری کو اپنے مطالعے کو وسیع کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ جو متعلم محقق ہوتے ہیں ان کے لیے لغت علم کا سابقہ ذخیرہ مہیا کرو اکارس میں اضافہ کرنے اور تحقیق



مغربی ممالک میں (۱) 'نیچرل ہسٹری'، (پہلی صدی عیسوی) بڑے پلینی کی مرتب کردہ پہلی لغت۔ (۲) اٹھارھویں صدی کا فرانسیسی دائرۃ المعارف یہ دیدریاں کی اہمیت کی حامل لغت ہے۔ (۳) انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا ۱۷۴۸ء میں شائع ہوئی۔ اسے فرہنگ کی پیش رفت کا اہم مرحلہ مانا جاتا ہے۔

سنکریت زبان میں نیکھنٹو اور دھاتو پاٹھ جیسی لغت کی روایت زمانہ قدیم سے ہے۔ عہد و سلطی میں مہانوبھا و فرقے کی لغت نویسی، چھترپتی شیواجی مہاراج کے عہد میں حکومتی معاملات کی لغت اہم ہیں۔

**فرہنگ تاریخ :** تاریخ کے موضوع پر لغت کی شاندار روایت موجود ہے۔ رگوناتھ بھاسکر گودبو لے کا قدیم بھارتی تاریخی لغت (۱۸۷۶ء) بہت قدیم لغت ہے جو زمانہ قدیم کی شخصیات اور مقامات کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اس لغت میں بھارت میں پہلے جو مشہور لوگ گزرے ہیں، ان کی ازواج، اولادیں اور مذہب، ان کے ملک اور دارالحکومت، ساتھ ہی اس ملک کی ندیوں، پہاڑوں کے ساتھ مسلک تاریخ وغیرہ درج ہے۔ اسی طرح 'انسائیکلوپیڈیا تاریخ عالم' از غلام رسول مہر بھی مشہور ہے۔

شری دھر و بنکٹیش کیتکر کی 'مہاراشٹری علمی لغت' کی تیسیں جلدیں ہیں۔ ان کی لغت کا مقصد مراثی عوام کی آواز کو دور تک پہنچانا، ان کے علوم کے درجے کو بڑھانا، ان کے خیالات کو مزید وسعت دینا، ترقی یافتہ افراد کے برابر انھیں کھڑا کرنا تھا۔ اس لغت میں انھوں نے وسیع تاریخ کو پیش کیا ہے۔

اس کے بعد کی اہم لغت بھارت کی قدیم سوانحی لغت ہے۔ سدھیشور شاستری چتراؤ نے 'بھارتیہ چتر کوش منڈل' کی بنیاد

موضوعات پر دائرۃ المعارف۔ یہ مخصوص موضوع کے لیے وقف دائرۃ المعارف ہوتا ہے مثلاً بھارتی ثقافتی دائرۃ المعارف، ورزشی دائرۃ المعارف وغیرہ۔

**(۳) قاموس الادب :** اس میں کسی موضوع کو مکمل طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی مخصوص موضوع پر ماہرین کے ذریعے مضامین تحریر کرو اکر کتب تحقیق کی جاتی ہیں مثلاً مہارا شتر جیون جلد ۱، ۲، پونہ شہر جلد ۱، ۲، سال نامہ (منورما، ٹائمز آف انڈیا)، فرہنگِ ادبیات۔

**(۴) فرہنگ اشاریہ :** کتاب کے آخر میں مذکور شخص، موضوع، مقامات اور فہرست کتب، فہرست الفاظ کو وضاحتی اشاریہ کہتے ہیں۔ وضاحتی اشاریہ عموماً غیر منظم ہوتے ہیں۔ وہ ان کتب کے مطالعے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً مختلف رسائل کے وضاحتی اشاریات (رسالہ آج کل)۔

**لغت اور تاریخ :** تاریخ اور لغت میں معروضیت کو اہمیت حاصل ہے۔ یہ دونوں میں مشترکہ عصر ہے۔ ہر قوم اور ہر زبان میں لغت مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں کیونکہ ان کی ترجیحی ترتیب مختلف ہوتی ہے۔ اپنے ملک کی پالیسیاں، اقدارِ زندگی، آدراش وغیرہ کے اثرات لغت پر پڑتے ہیں۔ فلسفہ اور روایات کا اثر بھی لغت پر پڑتا ہے۔ قومی وقار کی بیداری لغت سے کی جاسکتی ہے مثلاً مہادیو شاستری جو شی کے مرتب کردہ بھارتی سنکریتی کوش، علم سب کی ترقی کے لیے مہیا کروانا لغت کی تحقیق کے لیے ترغیب کا کام کرتی ہے۔ علم کی تحصیل اور ابلاغ کو زندگی کا عقیدہ بنانے کے لیے انفرادی اور اجتماعی شکل میں کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے لیے لغت کو معاشرے کا نشان امتیاز سمجھا جاتا ہے۔ معاشرے کی فہم اور فراست ان کی علمتی تائید لغت کی تحقیق میں دکھائی دیتی ہیں۔ اسی طرح 'اردو عالمی انسائیکلوپیڈیا' اور 'اردو سائنس انسائیکلوپیڈیا' بھی اردو کی اہم لغات ہیں۔

شری چکر دھر سوامی جن گاؤں میں گئے ان گاؤں کا تفصیلی اندر اراج ہے۔ اس دور کے مہارا شتر کا تصور اس کتاب سے سمجھا جاسکتا ہے۔ لیلا چرت میں واقعات کب، کہاں، کس مقام اور کس موقع پر وجود میں آئے ہیں اس پر بھی مصنف نے روشنی ڈالی ہے جس کی وجہ سے شری چکر دھر سوامی کی شخصی سوانح لکھنے کے لیے یہ بہترین حوالہ جاتی کتاب ہے۔

(۲) قدیم بھارتی فرنگِ مقامات (۱۹۶۹ء) : سدھیشور شاستری چتراؤ نے اس کی تخلیق کی ہے۔ ویدک ادب، کوٹلیہ معاشریت، پانی کا گرامر، لامکی - راماکر، مہا بھارت، پُران، عہد و سلطی کی تہذیب اور لغاتی ادب نیز فارسی، جیں، بدھ اور چینی ادب میں جغرافیائی مقامات کی معلومات لغت میں دی گئی ہے۔

**دائرة المعارف :** ریاست مہاراشٹر کے پہلے وزیر اعلیٰ یشونت راؤ چوہان نے مراثی زبان و ادب کے ارتقا کے لیے مہارا شتر راجیہ ساہتیہ سنیکرتی منڈل کی جانب سے دائرة المعارف کی تخلیق کا آغاز کیا۔ ماہر علم منطق لکشممن شاستری جو شی کی رہبری میں دائرة المعارف کی تدوین کا کام شروع ہوا۔ دنیا بھر کا علم تفصیلی طور پر اس دائرة المعارف میں جمع کیا گیا ہے جس میں تاریخ کے مضمون سے متعلق اہم اندراجات ہیں۔

**بھارتی تہذیبی دائرة المعارف :** مہادیو شاستری جو شی کے زیر ادارت دائرة المعارف برائے بھارتی تہذیب کی دس جلدیں تیار کی گئی ہیں۔ اس دائرة المعارف میں ’آسے تو ہماچل‘ جیسی بھارت کی تاریخ، جغرافیہ، مختلف زبان بولنے والے لوگ، ان کی بنائی ہوئی تاریخ، تہوار، میلوں اور تہذیبی ابواب پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

**تاریخی اصطلاحات کی فرنگ :** تاریخی اصطلاحات کے لیے خصوصی لغت جس سے تاریخی اصطلاحات کو بآسانی سمجھا جاسکتا ہے، محققین کو اس سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ مضمون تاریخ کے متعلّمین کو لغت سے وابستہ کاموں کے

ڈال کر بھارتی قدیم سوانحی لغت (۱۹۳۲ء)، بھارتی عہد و سلطی کی لغت (۱۹۳۷ء)، بھارتی جدید عہد کی سوانحی لغت (۱۹۳۶ء) اس طرح تین سوانحی لغات مرتب کر کے شائع کیں۔ ان لغات کے تصور کی وضاحت کے لیے قدیم لغت میں اندر اراج دیکھا جاسکتا ہے۔ ان لغات میں شروتوی، اسرتوی، سترے، ویدانگ، اپشد، پُران نیز جیں اور بدھ ادب میں پیش کیے گئے افراد کی معلومات دی گئی ہے۔ اسی طرح جامع اردو انسائیکلوپیڈیا آٹھ جلدیں پر مشتمل ہے۔ ہر جلد ایک آزاد موضوع مثلًا ادب، سیاسی، سماجی علوم، سائنس، ریاضی، تاریخ وغیرہ پر مبنی ہے۔ اس میں شخصیات، واقعات، اشیاء، ماذوں، مقامات وغیرہ کی تفصیل دی گئی ہے۔



کیا آپ جانتے ہیں؟  
چند اہم لغات

- ۱۔ موسیقاروں اور فنکاروں کی تاریخ (لکشممن داتریہ جوشی)
- ۲۔ انقلابیوں کی سوانحی لغت (ایس۔ آر۔ داتے) جس میں بھارت کے تقریباً ۲۵۰ انقلابیوں کا شخصی تعارف اور اصوات ہیں۔
- ۳۔ مجاهدین آزادی کی سوانحی لغت (این۔ آر۔ چھاٹک)؛ اس لغت میں آزادی کی لڑائی میں بالخصوص پھانسی کی سزا پانے والے، قید ہونے والے فوجی، آزادی سے قبل سماج کے مختلف شعبوں میں خدمات انجام دینے والے مجاهدین آزادی کی معلومات ہے۔

**فرنگِ مقامات :** تاریخ کے مطالعے کے لیے جغرافیہ اہمیت رکھتا ہے۔ مختلف تاریخی مقامات کے ضمن میں جغرافیائی معلومات فراہم کرنے والی فرنگیں موجود ہیں۔

(۱) مہانو بھاو فرقے کے مٹنی ویاس کے تحقیق کردہ استھان پوچھی نامی کتاب (چودھویں صدی) میں مہانو بھاو فرقے کے مبلغ

اس درسی کتاب کے مطالعے سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مضمون تاریخ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کے لیے کئی شعبوں میں پیشہ و رانہ موقع دستیاب ہیں۔ اس کتاب میں دی ہوئی معلومات کے استعمال سے آپ اپنی پسند کے لحاظ سے اپنے کریئر کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

لیے بہت موقع حاصل ہیں۔ ہر مضمون کی لغت کو تاریخ مضمون سے مربوط کرنا ضروری ہے۔ ہر مضمون کی اپنی تاریخ ہوتی ہے۔ تاریخ کے متعلّمین کو لغت کے مطالعے سے واقعی لغت، مخصوص ایام، شخصی لغت، اصطلاحاتی لغت، مقاماتی لغت وغیرہ تیار کرنے میں مدد ممکن ہے۔

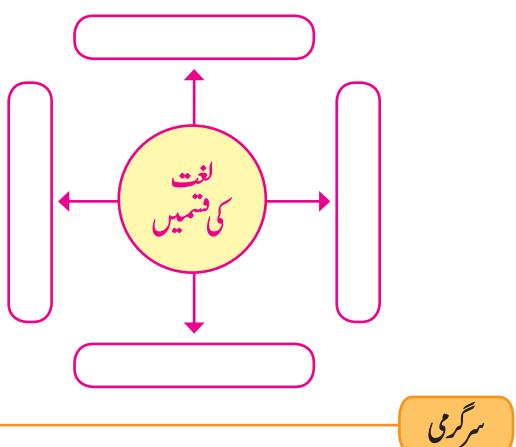
## مشق



(۲) درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

- ۱۔ کتب خانوں کا انتظامیہ کیوں اہم ہے؟
- ۲۔ محافظ خانوں کے انتظامیہ میں کون سے کام اہم ہوتے ہیں؟

(۵) درج ذیل تصوراتی خاکہ کو مکمل کیجیے۔



انٹریٹ کی مدد سے مہاراشٹر کے اہم کتب خانوں کی معلومات حاصل کیجیے۔ اپنے اطراف کے کتب خانے کی سیر کر کے وہاں کام کرنے کے طریقوں کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔



3Z1E3I

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

- ۱۔ عالمی شہرت یافتہ مصور یوناردو دا ونچی کی تیار کردہ تصویر ..... لورجیا سب گھر میں ہے۔

(الف) پولین (ب) مونالیزا

(ج) ہنس سلوئن (د) جارج دوم

- ۲۔ کولکاتا میں بھارت کا پہلا عجائب گھر ..... ہے۔

(الف) سرکاری میوزیم (ب) نیشنل میوزیم

(ج) چھترپتی شیواجی مہاراج میوزیم

(د) انڈین میوزیم

(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پچان کر لکھیے۔

۱۔ مہاراج سیاہی راؤ یونیورسٹی - دہلی

۲۔ بنارس ہندو یونیورسٹی - وارانسی

۳۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی - علی گڑھ

۴۔ جیواجی یونیورسٹی - گوالیار

(۲) دیے ہوئے بیانات کی وجہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

- ۱۔ محافظ خانے اور کتب خانے رسائل اور دیگر مطبوعات شائع کرتے ہیں۔

- ۲۔ مختلف مضامین کی سرگرمیوں کے لیے تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۳) نوٹ لکھیے۔

۱۔ فرہنگِ مقامات ۲۔ دائرۃ المعارف

۳۔ تاریخی اصطلاحات کی فرہنگ

۴۔ سرسوٽی محل کتب خانہ

# سیاسیات

## فهرست

### دستور کی پیش رفت

نمبر شار	سبق کا نام	صفحہ نمبر
۱۔	دستور کی پیش رفت .....	۶۹
۲۔	انتخابی عمل .....	۷۵
۳۔	سیاسی پارٹیاں .....	۸۲
۴۔	ساماجی اور سیاسی تحریکیں .....	۹۱
۵۔	بھارتی جمہوریت کو درپیش چلنجز .....	۹۷

## متوّقع صلاحیتیں

نمبر شمار	اکائی	صلاحیتیں
۱۔ دستور کی پیش رفت		<p>دستور کی وجہ سے بھارتی جمہوریت کے مضبوط ہونے کے بارے میں جاننا۔</p> <p>یہ بتانا کہ دستور کی پیش رفت سماجی تبدیلیوں کی سمت میں ہوتی ہے۔</p>
۲۔ انتخابی عمل		<p>ایکشن کمیشن کی اہمیت سمجھنا۔</p> <p>یہ شعور پیدا ہونا کہ انتخابات میں ہر رائے دہنده کے لیے رائے دہی اس کی دستوری ذمہ داری ہے۔</p> <p>انتخابی عمل میں عوام کے کردار کی اہمیت جاننا۔</p> <p>انتخابی عمل کی معلومات حاصل کرنے کے لیے ویڈیو کلپ کی مدد لینا۔</p> <p>حلقة انتخاب کے نقشے میں اپنا حلقة انتخاب تلاش کرنا / لوک سبھا حلقة انتخاب تلاش کرنا / دکھانا۔</p>
۳۔ سیاسی پارٹیاں (قومی)		<p>سیاسی پارٹیوں کی ذمہ داریاں اور فرائض جاننا۔</p> <p>ئی پارٹیوں کے وجود میں آنے کے اسباب کا تجزیہ کرنا۔</p> <p>بھارت کی قومی پارٹیوں کی پالیسیوں کا موازنہ کر کے نتائج اخذ کرنا۔</p> <p>سیاسی پارٹیوں کے انتخابی نشانات کی جدول بنانا۔</p>
۴۔ سیاسی پارٹیاں (علاقائی)		<p>مہاراشٹر کی علاقائی پارٹیوں کے اصول اور کام بیان کرنا۔</p> <p>کسی پارٹی کے رہنماء اور ان کے جلسوں سے متعلق خبروں کو جمع کرنا۔</p> <p>علاقائی پارٹی کیوں مضبوط ہوتی ہے، اس موضوع پر گفتگو کرنا۔</p>
۵۔ سماجی اور سیاسی تحریکیں		<p>سماجی اور سیاسی تحریک کا مفہوم جاننا۔</p> <p>سماجی تحریک عوامی بیداری کے لیے جن طریقوں کو اختیار کرتی ہے ان سے واقف ہونا۔</p> <p>خواتین اور دیگر کمزور طبقات کو باصلاحیت بنانے کا مفہوم بیان کرنا۔</p> <p>کسانوں اور کارگروں کے مطالبات کی معلومات حاصل کرنا۔</p> <p>طلبہ کی تحریک سے متعلق اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کو جمع کرنا۔</p>
۶۔ بھارت کو درپیش چیلنجز		<p>‘کثرت میں وحدت’ کے مفہوم کی وضاحت کرنا۔</p> <p>بھارت میں تنوع کے احترام کے روحان کا پروان چڑھنا۔</p> <p>مختلف چیلنجز کی حقیقی صورت کو واضح کرنا۔</p> <p>داخلی چیلنجز کا مقابلہ کس طرح کیا جاتا ہے اس کی وضاحت کرنا۔</p>

## ۱۔ دستور کی پیش رفت

جہوپریت کی کامیابی کی علامت ہیں۔ ہمارا ملک آبادی اور وسعت دونوں اعتبار سے بہت بڑا ہے۔ اس وجہ سے مختلف سطھوں پر ایکشن کروانا کسی چیخنے سے کم نہیں ہے۔ بار بار ہونے والے انتخابات کی وجہ سے بھارتی رائے دہندگان کی سیاسی بیداری کو پہنچتے کرنے میں بڑی مدد ہوتی ہے۔ ایکشن کے دوران جن عوامی پالیسیوں اور مسائل کا ذکر ہوتا ہے ان کے بارے میں رائے دہندگان کی اپنی ایک رائے بن جاتی ہے۔ مسائل کے مقابل حل کے بارے میں غور و فکر کرنے کی وجہ سے رائے وہی کے رحجان میں اضافہ ہوا ہے۔

**دوٹ دینے کا حق :** بھارت کے دستور نے بالغ رائے دہی کے حق کو تسلیم کیا ہے۔ اس وجہ سے رائے دہی کا حق بنیادی طور پر وسیع ہو گیا ہے۔ آزادی سے قبل رائے دہی کے حق کو محدود کرنے والی تمام ترمیمات اور شقوق کا خاتمه کر کے آزاد بھارت کے دستور نے بھارت کے ان تمام مردوں اور عورتوں کو رائے دہی کا حق دیا ہے جن کی عمر ۲۱ سال مکمل ہو چکی ہے۔ اس میں مزید وسعت پیدا کرتے ہوئے رائے دہندہ کی عمر کو ۲۱ سال سے گھٹا کر ۱۸ سال کر دیا گیا ہے۔ اس ترمیم کی وجہ سے آزاد بھارت کی نئی نوجوان نسل کو صحیح معنوں میں سیاسی موقع حاصل ہوئے۔ جہوپریت کی وسعت میں اضافہ کرنے والی نمائندگان کی تبلی کی وجہ سے بھارتی جہوپریت کو اب دنیا کی سب سے بڑی جہوپریت تسلیم کیا جاتا ہے۔ رائے دہندگان کی اتنی بڑی تعداد کسی اور جہوپری ملک میں نہیں پائی جاتی۔ یہ تبلی صرف تعداد کے لحاظ سے نہیں ہے بلکہ معیار کے لحاظ سے بھی ہے۔ ان نوجوان رائے دہندگان کی حمایت کی وجہ سے کئی سیاسی پارٹیاں اقتدار کی دوڑ میں شامل ہوئی ہیں۔ بھارت میں سیاسی مسابقت کی نوعیت میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ لوگوں کی خواہشات اور توقعات کی نمائندگی کرنے کی غرض سے آج کئی سیاسی پارٹیاں

سیاسیات کی اب تک کی درسی کتابوں میں ہم نے مقامی حکومتی اداروں، ہندوستانی دستور میں مندرج اقدار اور ان کے فلسفوں کے ساتھ ساتھ دستور کے تشکیل کردہ نظام حکومت اور بین الاقوامی تعلقات میں بھارت کے مقام کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔ دستور نے بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی، عوامی، جہوپری یہ بنانے کا مقصد ظاہر کیا ہے۔ شہریوں کو انصاف دلانے اور ان کی آزادی کو برقرار رکھنے کے مقصد سے دستور میں ضروری اور اہم پیش بندی کی گئی ہے۔ سماجی انصاف اور مساوات پر مبنی ایک ترقی یافتہ سماج تعمیر کرنے کا اہم وسیله دستور ہے۔

بھارت میں ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء سے حکومت کا کام کا ج دستور کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ اس وقت سے اب تک دستور کی مدد سے جو حکومتی کام کا ج کیا گیا اس کی بنا پر بھارت میں جہوپریت نے کس طرح وسعت اختیار کی، بھارت میں سیاسی عمل میں جو اہم تبدیلیاں ہوئیں، سماجی انصاف اور مساوات قائم کرنے کے نقطہ نظر سے جو اقدامات کیے گئے ان سب کا مختصر جائزہ اس باب میں لیا جائے گا۔ یہاں تین نکات پر خصوصی توجہ دی جائے گی:

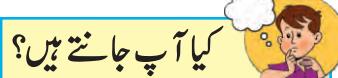
- (۱) جہوپریت (۲) سماجی انصاف اور مساوات (۳) عدالتی نظام۔

### جہوپریت

**سیاسی پہنچتی :** محض جہوپری طرزِ حکومت اختیار کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کے مطابق عمل بھی ہونا چاہیے تبھی جہوپریت سماجی زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ نہیں ہے۔ اس طرزِ حکومت کے مطابق ہمارے ملک میں عوام کو براہ راست نمائندگی دینے والی پارلیمنٹ، ریاستی وِدھان سمجھا اور مقامی حکومتی ادارے وجود میں آئے ہیں۔ عوامی شمولیت اور سیاسی مقابلہ آرائی کی بنا پر بھارت میں جہوپریت کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مقررہ مدت کے بعد ہونے والے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات بھارتی

لیے حکومت جو کچھ کرتی ہے وہ شہریوں کی سمجھ میں آنا چاہیے۔ شفافیت اور ذمہ داری کا احساس اچھی حکومت کی دو خصوصیات ہیں۔ حکومت میں ان خصوصیات کی نشوونما کے لیے بھارتی شہریوں کو معلومات حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ حق معلومات کی وجہ سے حکومت کے کام کا ج میں رازداری کا عصر کم ہو گیا اور حکومت کی سرگرمیوں کے شفاف ہونے میں مدد ملی جس کی وجہ سے انھیں آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔

۲۰۰۰ء کے بعد کے زمانے میں شہریوں کی فلاج و بہبود کو ان کا حق مان کر ان کی فلاج و بہبود کرنے کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی رجحان کے سبب ہندوستانیوں کو معلومات، تعلیم اور غذا کے تحفظ کا حق حاصل ہوا ہے۔ ان حقوق کے سبب یقینی طور پر بھارت میں جمہوریت مضبوط ہوئی ہے۔



### حقوق اساس نقطہ نظر (Rights based approach)

**جمہوری ملک بنانے کے لیے مختلف اصلاحات کی گئیں** لیکن ان میں شہریوں کو استفادہ کنندگان کی حیثیت سے دیکھا جاتا تھا۔ پچھلی چند دہائیوں سے اصلاحات کو شہریوں کے حق کے طور پر دیکھا جانے لگا ہے۔

اس نقطہ نظر کو اختیار کرنے کی وجہ سے حکومت اور شہریوں کے باہمی تعلقات میں کس نوعیت کی تبدیلی آئے گی؟ اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

### بحث کیجیے۔

کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ بھارتی شہریوں کو روزگار حاصل کرنے کا حق ہونا چاہیے؟ تمام لوگوں کو رہائش کا حق مل جائے تو ہمارے ملک میں جمہوریت پر اس کے کیا اثرات ہوں گے؟ اپنی رائے دیجیے۔

اس مقابلوں میں اُتر آئی ہیں۔

**جمہوری لا مرکزیت:** حکومت کی لا مرکزیت جمہوریت کی بنیاد ہے۔ لا مرکزی ہونے کی وجہ سے حکومت کا غلط استعمال کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے نیز عوام کو حکومت میں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے۔ جمہوری لا مرکزیت کے سلسلے میں دستور کے رہنماء اصولوں میں وضاحت کردی گئی ہے۔ رہنماء اصولوں میں درج ہے کہ مقامی سطح کے حکومتی اداروں کو زیادہ اختیارات دے کر صحیح معنوں میں جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی اصول کی روشنی میں آزاد بھارت میں جمہوری حکومت کو لا مرکزی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان میں سب سے بڑی کوشش دستور میں کی گئی ۳۷۷ و ۳۷۸ رویں ترمیمات ہیں۔ ان ترمیمات کی وجہ سے نہ صرف مقامی حکومتی اداروں کو دستوری طور پر تسلیم کیا گیا بلکہ ان کے اختیارات میں بھی زبردست اضافہ ہوا ہے۔

### کیا آپ تا سکتے ہیں کہ درج ذیل تبدیلیاں کس وجہ سے ہوئیں؟

- حکومت کے کام کا ج میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ کرنے کے لیے ان کی نشستیں محفوظ کی گئیں۔
- سماج کے کمزور طبقات کو حکومت میں شامل کرنے کے لیے ان کی نشستیں محفوظ کی گئیں۔
- ریاستی ایکشن کمیشن قائم کیا گیا۔
- دستور میں دونوں ضمیمے گیارہ اور بارہ کا اضافہ کیا گیا۔

### حق معلومات (RTI 2005):

جمہوریت میں شہریوں کو مختلف طریقوں سے با اختیار بنانا چاہیے۔ شہریوں کو شمولیت کا موقع دینے کے ساتھ حکومت کے ساتھ ان کے تعلقات کو بھی بڑھانا چاہیے۔ حکومت اور شہری کے درمیان فاصلہ جتنا کم ہوگا اور تعلقات جتنے قریبی ہوں گے اسی تناسب سے جمہوری عمل مضبوط اور مستحکم ہوتا جاتا ہے۔ ان میں باہمی اعتماد بڑھانے کے

مساوات قائم کرنے کے نظریے سے یہ ایک اہم قانون بنایا گیا ہے۔ اس قانون کی رو سے درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے افراد کے ساتھ کسی بھی قسم کی نا انصافی کرنے پر پابندی عائد ہونے کی وجہ سے ظلم ہونے کی صورت میں سزا بھی مقرر ہے۔

یہ کر کے دیکھیے۔



مذکورہ بالا قانون کے مندرجات کا مطالعہ کیجیے۔ استاد کی مدد سے انھیں سمجھ لیجیے۔ ظلم ہی نہ ہواں کے لیے کس نوعیت کی کوششوں کی ضرورت ہے؟

**اقلیتوں کی بابت پیش بندی :** ہندوستانی دستور نے اقلیتوں کے تحفظ کے لیے کئی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اقلیتوں کو تعلیم اور روزگار کے موقع مہیا کرنے کے لیے حکومت نے کئی اسکیموں پر عمل درآمد کیا ہے۔ دستور میں ذات، مذہب، نسل، زبان اور علاقہ وغیرہ کی بنیاد پر تفریق کرنے پر پابندی عائد کی ہے۔ اقلیتوں کے تعلق سے اس وسیع بندوبست کے سبب انھیں مساوات کا حق، آزادی کا حق، استحصال کی مخالفت کا حق اور تہذیبی و تعلیمی حقوق حاصل ہیں جن کی بنا پر اقلیتوں کو بنیادی نوعیت کا تحفظ حاصل ہوا ہے۔

#### • خواتین سے متعلق قوانین اور نمائندگی سے متعلق

**پیش بندی :** آزادی ملنے کے بعد ہی سے خواتین کو با اختیار بنانے کی کوششوں کا آغاز ہو گیا تھا۔ خواتین کی ناخواندگی دور کرنے، انھیں ترقی کے بھرپور موقع فراہم کرنے کے لیے قوی اور بین الاقوامی سطح پر خواتین کے مسائل کی شاخت کر کے چند پالیسیاں مرتب کی گئیں۔

بap اور شوہر کی جائیداد میں عورتوں کو مساوی حصہ، جنیز مختلف قانون، جنسی استحصال سے تحفظ دینے والا قانون، گھر بیوی تشدیذ مختلف قانون جیسے چند اہم قوانین نے خواتین کی آزادی برقرار رکھی اور انھیں ترقی کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا۔

سماجی انصاف اور مساوات ہمارے دستور کا مقصد ہے۔ ان دو اقدار پر مبنی نیا سماج تعمیر کرنا ہمارا مطیع نظر ہے۔ دستور نے اس کے حصول کا راستہ بھی واضح طور پر بتا دیا ہے اور ہم اسی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

سماجی انصاف قائم کرنے سے مراد جن سماجی امور کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ نا انصافی کی جاتی ہے ان کو ختم کرنا اور اس بات پر زور دینا کہ فرد کی حیثیت سے سب کا درجہ مساوی ہے۔ ذات، مذہب، زبان، جنس، جائے پیدائش، نسل، دولت وغیرہ کی بنیاد پر اعلیٰ اور ادنیٰ میں تفریق نہ کرنا اور تمام لوگوں کو ترقی کے مساوی موقع فراہم کرنا انصاف اور مساوات کا مقصد ہے۔

سماجی انصاف اور مساوات قائم کرنے کے لیے سماج کی تمام سطحوں پر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ البتہ حکومت کی پالیسیوں اور دیگر کوششوں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ جمہوریت میں سب لوگوں کی شمولیت کو ممکن بنانے کے لیے سماج کے تمام طبقات کو بنیادی دھارے میں لانا ہوگا۔ دراصل جمہوریت تمام سماجی طبقات کو سمو لینے کا عمل ہے۔ سب کو اپنے اندر سمو لینے والی جمہوریت کی وجہ سے سماج میں تصادم کم ہو جاتا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ اس نظریے سے ہمارے ملک میں کون سی کوششیں کی گئی ہیں۔

• **نشتیں محفوظ کرنے کی پالیسی :** انسانوں کا جو گروہ یا سماجی طبقہ تعلیم اور روزگار کے موقع سے طویل عرصے سے محروم ہے ان کے لیے نشتیں محفوظ کرنے کی پالیسی اختیار کی گئی۔ اس پالیسی کے تحت درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست جماعتوں (قبائل) کے لیے تعلیم اور سرکاری ملازمتوں میں کچھ نشتیں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ اسی طرح دیگر پسمندہ طبقات کے لیے بھی محفوظ نشتیں کو انتظام کیا گیا ہے۔

• **درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل پر ہونے والے مظالم سے تحفظ کے لیے قانون :** سماجی انصاف اور

ہے۔ خواتین کے لیے 'قومی خواتین کمیشن، قائم کیا گیا۔ ریاستوں میں بھی ریاستی خواتین کمیشن قائم ہیں۔

گھر بیلو تشرد سے خواتین کو تحفظ دینے والا قانون جمہوریت کو مضبوط بنانے والا ایک اہم قدم ہے۔ اس قانون نے خواتین کے وقار اور عزت نفس کو قائم رکھنے کی ضرورت واضح کی۔ روایتی بالادستی اور حکمرانی کی نفی کرنے والے اس فیصلے نے ہندوستانی جمہوریت کی توسعیت کی اور اس میں شمولیت کو زیادہ بامعنی بنا دیا۔

ہمارے ملک میں سیاست اور سیاسی اداروں میں خواتین کی نمائندگی شروع سے ہی کم رہی ہے۔ دنیا کے کئی ملکوں نے خواتین کی نمائندگی بڑھانے کی کوشش کی۔ بھارت میں بھی اس مناسبت سے تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ دستور میں ۳۷۸ اور ۳۷۹ ویں ترمیمات کے ذریعے مقامی حکومتی اداروں میں خواتین کے لیے ۳۳٪ ریصد نشتمیں محفوظ کی گئی ہیں۔ بعد میں مہاراشٹر کے علاوہ کئی اور ریاستوں میں اس تناسب کو بڑھا کر ۵۰٪ ریصد تک کر دیا گیا۔

یہ کر کے دیکھیے۔



### لوک سمجھا میں خواتین کی نمائندگی

- دی ہوئی جدول کا بغور مطالعہ کیجیے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔
- خاتون ارکان پارلیمنٹ کی سب سے کم تعداد کس سال کے ایکشن میں تھی؟
- خاتون ارکان پارلیمنٹ کی سب سے زیادہ تعداد کس سال کے ایکشن میں تھی؟
- جدول کی معلومات کی مدد سے لوک سمجھا کے ایکشن میں خاتون ارکان پارلیمنٹ (۲۰۱۳ء-۱۹۵۱ء) کا پائی چارٹ / ستونی ترسیم (Bar Chart) تیار کیجیے۔

**آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟**

عوامی زندگی میں خواتین کی موجودگی کم ہی ہے۔ خاندانی نظام، سماجی ماحول، معاشی شعبے اور سیاسی میدان زیادہ سے زیادہ پابندیوں سے آزاد ہوتے جائیں تو خواتین کو فیصلہ کرنے کے عمل میں شامل ہو کر مجموعی سیاسی کام کا جو ایک نیا رخ دینے کا موقع ملے گا۔ اس کے لیے نمائندگی والے اداروں میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ کرنا چاہیے۔

نمبر شمار	سال	خاتون ارکان پارلیمنٹ کی تعداد	خاتون ارکان پارلیمنٹ کی فیصد
-۱	۱۹۵۱-۵۲ء	۲۲	۴۵۰
-۲	۱۹۵۷ء	۲۲	۳۶۳۵
-۳	۱۹۶۲ء	۳۱	۶۶۲۸
-۴	۱۹۶۷ء	۲۹	۵۶۵۸
-۵	۱۹۷۱ء	۲۸	۵۶۳۱
-۶	۱۹۷۷ء	۱۹	۳۶۵۱
-۷	۱۹۸۰ء	۲۸	۵۶۲۹
-۸	۱۹۸۳ء	۳۳	۷۶۹۵
-۹	۱۹۸۹ء	۲۹	۵۶۳۸
-۱۰	۱۹۹۱ء	۳۹	۷۶۳۰
-۱۱	۱۹۹۶ء	۸۰	۷۶۳۷
-۱۲	۱۹۹۸ء	۳۳	۷۶۹۲
-۱۳	۱۹۹۹ء	۳۹	۹۶۰۲
-۱۴	۲۰۰۳ء	۳۵	۸۶۲۹
-۱۵	۲۰۰۹ء	۵۹	۱۰۶۸۷
-۱۶	۲۰۱۳ء	۶۶	۱۲۶۱۵

عدالتوں نے دستور کے مندرجات کے مفہوم کو سمجھنے میں دستور کے بنیادی مقاصد اور دستور سازوں کی نیت اور ارادوں کو ترجیح دی ہے۔ اس سلسلے میں عدالتوں کے کارناموں کو درج ذیل نکات کی مدد سے سمجھنا آسان ہو گا۔

**عدالیہ کا کردار**

جمہوریت کو مضبوط بنانے کے عمل میں اور سماجی انصاف و مساوات کے مقاصد کے حصول کی سمت میں ملک کو ترقی دینے کے سلسلے میں بھارت کی عدالتوں کا کردار بہت اہم ہے۔

## یہ سمجھ لیجیے! اہم ہے۔

جمہوریت کے لیے اچھی حکومت یا حکومتی کام کا ج کا عمدہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے لیے درج ذیل خصوصیات کی شمولیت ضروری ہے۔ اچھی حکومت کی ان خصوصیات کو جمہوریت میں پروان چڑھانے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟

- ذمہ دار یوں سے واقفیت رکھنے والی حکومت
- مؤثر اور فعال حکومت
- جوابدہ حکومت
- انصاف پر بنی اور مکمل ترقی
- سرکاری نظام اور فیصلے کے عمل میں عوام کی شمولیت

## یہ معلوم کیجیے۔

سپریم کورٹ نے پچھلے چند برسوں میں مذکورہ موضوعات پر جو فیصلے دیے ہیں انھیں تلاش کیجیے اور ان پر مباحثہ کیجیے۔

ہوئی ہے۔

ہم نے اس سبق میں بھارت میں جمہوریت کے تعلق سے دستور اور اس پرمیں حکومت کی پیش رفت کا جائزہ لیا ہے۔ بھارتی جمہوریت کو کئی چیزیں درپیش ہیں۔ حکومت کے قوانین اور پالیسیوں کے ذریعے تمام مسائل کا خاتمہ نہیں ہوسکا ہے۔ آج بھی ہمارے سامنے کئی نئے مسائل ہیں لیکن اطمینان کی بات یہ ہے کہ جمہوریت کے لیے درکار افراد بھی مستعد ہیں۔

اگلے سبق میں ہم بھارت میں انتخابی عمل کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

## (۱) دستور کا بنیادی ڈھانچا :

دستور جام نہیں ہوتا ہے۔ یہ کسی زندہ دستاویز (living document) کی طرح ہوتا ہے۔ حالات کے مطابق دستور میں ترمیم کرنا پڑتی ہے اور یہ اختیار پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ پارلیمنٹ کے اس اختیار کو تسلیم کرتے ہوئے عدالت نے پارلیمنٹ کو اس کے اختیارات کی حد سے واقف کر دیا ہے۔ عدالت نے یہ موقف اختیار کیا کہ دستور میں ترمیم کرتے وقت پارلیمنٹ 'دستور کی بنیادی ساخت' (Basic Structure of the Constitution) کو نقصان نہ پہنچائے۔

## یہ بھی جان لیجیے۔

دستور کی بنیادی ساخت میں بالعموم درج ذیل شقیں شامل ہیں۔

- حکومت کی عوامی اور جمہوری نوعیت
- دستور کی وفاقی حکومتی نوعیت
- ملک کے اتحاد و تکمیل کا تحفظ
- ملک کا اقتدار اعلیٰ
- مذہبی غیر جانبداری اور دستور کی برتری

## (۲) اہم عدالتی فیصلے :

کے ذریعے شہریوں کو جو تحفظ حاصل ہے اسے مزید بامعنی اور اہم بنانے کے نقطہ نظر سے عدالت نے کئی فیصلے دیے ہیں۔ عدالت نے جن موضوعات پر فیصلے دیے ہیں ان میں حقوقِ اطفال، انسانی حقوق کی تکمیل، خواتین کے وقار اور عزتِ نفس کو قائم رکھنے کی ضرورت، فرد کی آزادی، ادی واسیوں کو باصلاحیت بنانے جیسے موضوعات شامل ہیں۔ عدالتوں کے مذکورہ موضوعات پر فیصلوں کے سبب بھارت میں سیاسی عمل کو پختہ کرنے میں مدد



(۳) درج ذیل تصورات کو واضح کیجیے۔

- ۱۔ حقوق پر مبنی نقطہ نظر
  - ۲۔ حقِ معلومات
  - ۳۔ لوک سبھا میں خواتین کی نمائندگی
- (۲) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔**

- ۱۔ رائے دہندوں کی عمر ۲۱ سال سے گھٹا کر ۱۸ سال کرنے کے کیا اثرات ہوئے؟
- ۲۔ سماجی انصاف قائم کرنے سے کیا مراد ہے؟
- ۳۔ عدالت کے کم فیصلوں کی وجہ سے خواتین کی عزت اور وقار کا تحفظ ہوا ہے؟

سرگرمی

- ۱۔ اپنے استاد کی مدد سے معلوم کیجیے کہ حقِ معلومات کے ذریعے کون ہی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں؟
- ۲۔ اقلیتی طلبہ کو حکومت کی جانب سے جو سہولتیں دستیاب ہیں ان کی فہرست بنائیے۔
- ۳۔ قومی ایکشن کمیشن کے مستند ویب سائٹ پر جا کر اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔
- ۴۔ مقامی حکومتی ادارے میں آپ کے علاقے کی نمائندگی کرنے والی خاتون نمائندے سے ملاقات کر کے ان کا اختوں یوں لکھیے۔

(۱) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

- ۱۔ مہاراشٹر میں مقامی حکومتی اداروں میں خواتین کے لیے نشستیں محفوظ رکھی گئی ہیں۔
- ۲۔ (الف) ۳۰% (ب) ۲۵% (ج) ۵۰%
- ۳۔ (د) ۴۰%

.....

.....

.....

(الف) حقِ معلومات قانون

(ب) جمیز خلاف قانون

(ج) تحفظ نہدا قانون

(د) ان میں سے کوئی بھی نہیں

.....

(الف) بالغ رائے دہی

(ب) حکومت کی لامركزیت

(ج) محفوظ نشتوں کی پالیسی

(د) عدالتی فیصلے

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ بیان کیجیے۔

- ۱۔ بھارتی جمہوریت کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت تسلیم کیا جاتا ہے۔
- ۲۔ حقِ معلومات کی وجہ سے حکومت کے کام کا ج میں رازداری بڑھ گئی ہے۔
- ۳۔ دستور کسی زندہ دستاویز کی مانند ہوتا ہے۔



3ZAA56

## ۲۔ انتخابی عمل

اس سبق میں ہم ایکشن کمیشن کی ساخت، فرائض اور کردار کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ انتخابی عمل میں جن اصلاحات کی ضرورت ہے ان پر بھی گفتگو کریں گے۔

### ایکشن کمیشن

بھارت میں انتخابی عمل کا مرکز و محور ایکشن کمیشن ہے۔ دستورِ ہند کی دفعہ ۳۲۲ کی روئے ایک خود مختار نظام تشکیل دیا گیا ہے جس میں ایک چیف ایکشن کمشنر اور دو ایکشن کمشنر ہوتے ہیں۔ صدر جمہوریہ ایکشن کمشنروں کو نامزد کرتے ہیں۔ ایکشن کمیشن کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لیے چیف ایکشن کمشنر کو آسانی سے یا کسی سیاسی سبب سے عہدے سے برطرف نہیں کیا جاتا۔ ایکشن کمیشن کے اخراجات کے لیے علیحدہ مالی انتظام کیا گیا ہے۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**



آزاد بھارت کے پہلے چیف ایکشن کمشنر ستمار سین تھے۔ سین ۱۹۴۱ء میں برطانوی دور میں انڈین سول سروس میں داخل ہوئے۔ ۱۹۵۰ء شمار سین

میں ایکشن کمیشن قائم ہونے کے بعد انھیں ایکشن کمشنر کے عہدے پر فائز کیا گیا۔ انتہائی ناسازگار اور مشکل حالات میں بھی سین نے بڑی مہارت سے کمیشن کا کام کاچ سنپھالا۔

ایکشن کمیشن کے اپنے ملازمین نہیں ہیں۔ دیگر انتظامی شعبوں کے افسران، اساتذہ اور ملازمین کی مدد سے انتخابی عمل

بھارت نے جمہوریت کی سمٹ میں جو پیش رفت کی ہے اس میں انتخابات (ایکشن) کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ایکشن اور نمائندگی جمہوریت سے متعلق انتہائی اہم عمل ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ انتخابات کے ذریعے عوامی نمائندوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ انتخابات کی وجہ سے حکومت پر امن طریقے سے تبدیل کی جاتی ہے۔ مختلف پارٹیوں کو حکومت کا کام کاچ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ حکومت کی پالیسیوں میں تبدیلی آتی ہے اور سماجی زندگی بھی بدلتی ہے۔ ہماری دلی خواہش ہوتی ہے کہ ہم جس نمائندے کا انتخاب کریں وہ فعال، ایماندار، قابل اعتبار، عوامی رائے کا احترام کرنے والا ہو۔ ہم جس انتخابی عمل کے ذریعے انھیں منتخب کرتے ہیں وہ انتخابی عمل بھی آزادانہ، منصفانہ اور قابل اعتبار ہونا چاہیے۔ اس نظریے سے بھارت کے دستور نے انتخابات کرانے کے لیے ایک آزاد ایکشن کمیشن کا انتظام کیا ہے۔

بھارت کا مرکزی ایکشن کمیشن اور ریاستی سطح پر ریاستی ایکشن کمیشن ہمارے ملک کے تمام اہم انتخابات کا انتظام کرتے ہیں۔ ایکشن کی تاریخ کا اعلان کرنے کے بعد سے ایکشن کے نتائج کا اعلان ہونے تک انتخابات کا سارا عمل ایکشن کمیشن کی رہنمائی اور گنگرانی میں انعام پاتا ہے۔ انتخابی عمل ایک بڑے اور وسیع جمہوری عمل کا اٹوٹ حصہ ہے۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

نمائندگی سے کیا مراد ہے؟ جدید جمہوریت نمائندہ جمہوریت ہے۔ جمہوریت میں فیصلے کے عمل میں ساری عوام کو شامل کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی وجہ سے عوام کی طرف سے بعض افراد کو حکومتی کام کاچ کے لیے بطور نمائندہ منتخب کرنے کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ موقع کی جاتی ہے کہ نمائندے عوام کو جوابدہ ہوں اور عوامی فلاج و بہبود کو فوقيت دے کر حکومتی کام کاچ انجام دیں۔

انجام دیا جاتا ہے۔

## ایکشن کمیشن کے فرائض

### (۱) رائے دہندگان کی فہرست (وٹر لسٹ) تیار کرنا :

۱۸ سال کی عمر مکمل کرنے والے ہر بھارتی شہری کو ووٹ دینے کا حق ہے۔ اس کے لیے وٹر لسٹ میں اس کا نام ہونا ضروری ہے۔ وٹر لسٹ تیار کرنے، اسے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے، نئے رائے دہندوں کے نام شامل کرنے وغیرہ کا کام ایکشن کمیشن انجام دیتا ہے۔ رائے دہندوں کو شناختی کارڈ دینے کا اختیار ایکشن کمیشن کو حاصل ہے۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

رائے دہندگان کے اندرانج کے لیے رائے دہندگان بیداری مہم چلائی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں 'قومی یوم رائے دہندگان' منایا جاتا ہے۔

### (۲) انتخابات کا نظام الاؤقات اور مکمل پروگرام طے کرنا :

ایکشن کا مکمل انتظام کرنا ایکشن کمیشن کی ذمہ داری ہونے کی وجہ سے ایکشن کمیشن ہی یہ طے کرتا ہے کہ کس ریاست میں کب اور کتنے مرحلوں میں انتخابات کروانے ہیں۔

### (۳) امیدواروں کی عرضی کی جانچ :

ایکشن کی تاریخ کا اعلان ہونے کے بعد مختلف سیاسی پارٹیاں اپنے امیدواروں کو ایکشن میں کھڑا کرتی ہیں۔ بعض امیدوار کسی پارٹی کی حمایت کے

یہ کر کے دیکھیے۔



• امیدواروں کے لیے صرف عمر کی شرط ہونے کے باوجود ایکشن کمیشن کو دیگر معلومات دینا کیوں اہمیت رکھتا ہے؟

• امیدواروں کو اپنی دولت اور املاک کی معلومات ایکشن کمیشن کو کیوں دینی پڑتی ہے؟

**کیا آپ بتاسکیں گے؟**  
سیاسی پارٹیوں کو منظوری دینے کے لیے ایکشن کمیشن کون سی شرائط عائد کرتا ہے؟

ایسا کیوں؟



- درج فہرست ذات و درج فہرست قبائل کے لیے چند حلقة انتخاب محفوظ رکھے جاتے ہیں۔
- تمام سیاسی پارٹیوں کا اپنا اپنا انتخابی نشان ہوتا ہے۔
- رائے دہی کے وقت اور رائے شماری کے وقت سیاسی پارٹیوں کے مستند نمائندے حاضر رہتے ہیں۔
- ٹیکی وژن اور ریڈیو جیسے ذرائع ابلاغ پر اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کے لیے تمام منظور شدہ پارٹیوں کو یکساں موقع دیا جاتا ہے۔

مذکورہ کمیٹی کسی بھی دباؤ میں نہ آتے ہوئے حلقہ انتخاب کی تشکیل نوکا کام کرتی ہے۔

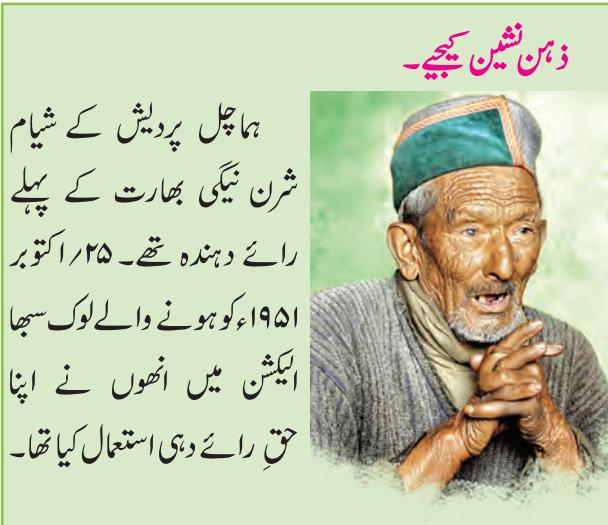
یہ جان لیجئے۔

رائے دہی ہمارا فرض ہے اور ذمہ داری بھی!

**حلقہ انتخاب کی تشکیل نو :** لوک سمجھا کے ارکان کی کل تعداد ۵۳۳ ہے۔ یہ ارکان کس طرح منتخب ہوتے ہیں؟ ہر رکن ایک حلقہ انتخاب کی نمائندگی کرتا ہے۔ اسی بنا پر لوک سمجھا کے ۵۳۳ را ناقابلی حلقہ تشکیل دینے کا کام حد بندی کمیٹی (Delimitation Commission) کرتی ہے۔ مذکورہ



ضابطہ اخلاق برائے رائے دہندگان میں آپ کون سے اصول اور قانون شامل کریں گے؟



آپ کے خیال میں ذیل میں سے کون سے دو امور ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرتے ہیں؟

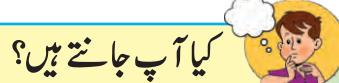
- امیدوار کی جانب سے کالونی میں گھریلو استعمال کی چیزوں کی تقسیم۔
- منتخب کرنے پر پانی کا مسئلہ حل کرنے کا وعدہ۔
- گھر گھر جا کر رائے دہندگان سے ملاقات کرنا اور ووٹ دینے کی درخواست کرنا۔
- ذات اور مذهب کے نام پر اپیل کر کے حمایت حاصل کرنا۔

ملک کی وسعت اور رائے دہندگان کی تعداد کے پیش نظر ایکشن کروانا بہت ہی دشوار کام ہے۔ ایکشن کمیشن کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ان دشواریوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ذیل میں چند دشواریوں کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً۔

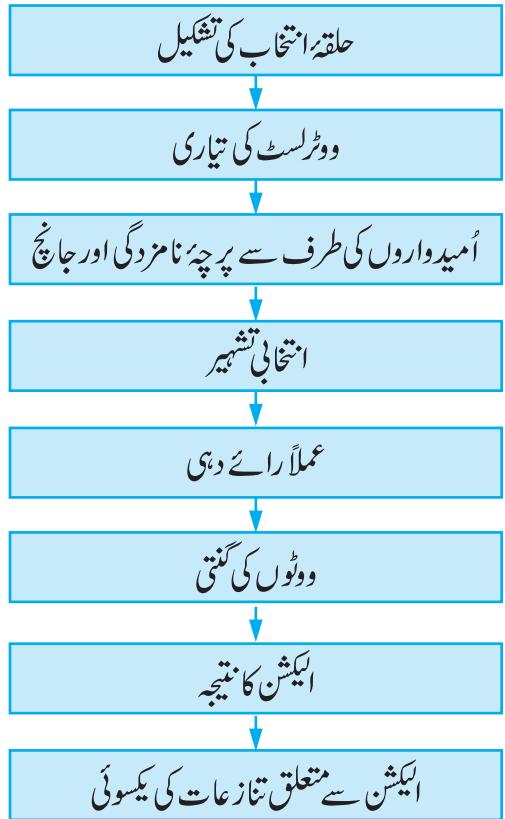
- ایکشن میں مالی بدعنویاں بڑے پیمانے پر ہو رہی ہیں۔ انھیں روکنے کے لیے ایکشن کمیشن کو مختلف تدابیر اختیار کرنا پڑتی ہیں۔

بعض امیدواروں کا مجرمانہ پس منظر ہونے کے باوجود سیاسی پارٹیاں انھیں ٹکٹ دیتی ہیں اور وہ منتخب بھی ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے سیاست پر جرام اثر انداز ہوتے ہیں اور ایکشن کمیشن کے لیے آزادانہ ماحول برقرار رکھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔

- ایکشن کے دوران ہونے والے پرتشدد واقعات بھی ایک بڑا چیخ ہیں۔ تشدد کے ان واقعات کا تناسب بڑھتا جا رہا ہے۔ انھیں روکنے کے لیے تمام سیاسی پارٹیوں کو آگے بڑھ کر ایکشن کمیشن کی مدد کرنا چاہیے۔



پہلی لوگ سمجھا کے ایکشن کے موقع پر ووٹ لست تیار کرنا بہت ہی دشوار کام تھا۔ ہمارے ملک میں ناخواندگی کی شرح زیادہ تھی۔ اس وجہ سے رائے دہی کا مخصوص طریقہ استعمال کیا گیا۔ رائے دہی کے لیے اسٹیل کی تقریباً بیس لاکھ پیٹیاں تیار کی گئیں اور ان پیٹیوں پر پارٹیوں کے انتخابی نشان چسپاں کیے گئے۔ رائے دہی کا یہ طریقہ طے کیا گیا کہ جس پارٹی کو ووٹ دینا ہے اس پارٹی کے انتخابی نشان والی پیٹی میں رائے دہندگان کا غذہ تھہ کر کے ڈال دے۔ اس طریقے کی وجہ سے ناخواندہ افراد بھی ووٹ دے پائے۔



### ضابطہ اخلاق سے کیا مراد ہے؟

بھارت میں زیادہ سے زیادہ آزادانہ اور منصفانہ ماحول میں انتخابات کرنے کے لیے ایکشن کمیشن علیحدہ سے جن تدابیر پر عمل پیرا ہے ان میں ضابطہ اخلاق (code of conduct) کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ پچھلے کئی دہائیوں سے ایکشن کمیشن نے اپنے سارے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ایکشن میں ہونے والے سارے غلط کاموں کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ ضابطہ اخلاق میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ایکشن سے قبل پچھے عرصے تک اور ایکشن کے درمیان حکومت، سیاسی پارٹیاں اور رائے دہندگان انتخابات سے متعلق کن اصولوں پر عمل کریں۔ انتظامیہ بھی ان اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کر سکتی۔ پچھلے کئی انتخابات میں ضابطہ اخلاق کے تعلق سے ہونے والی کارروائیوں کے سبب عام و وژر مطمئن دکھائی دیتا ہے۔

**آزادانہ اور منصفانہ ایکشن کو درپیش چیلنجز :** ہمارے

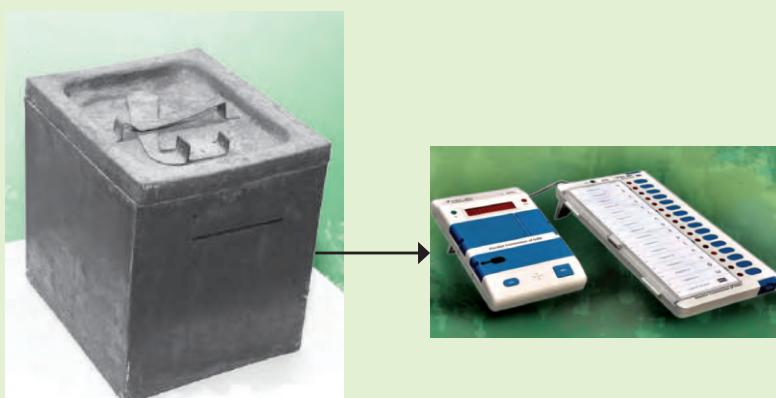
- سیاست میں خواتین کی نمائندگی بڑھانے کے لیے سیاسی پارٹیاں امیدواروں کا انتخاب کرتے وقت ۵۰% خواتین کو امیدوار بنائیں اور انھیں منتخب کروانے کی کوشش کریں۔
- سیاسی پارٹیاں مجرمانہ پس منظر کے حامل افراد کو امیدوار نہ بنائیں۔ اس سلسلے میں عدالتی فیصلوں پر پوری طرح عمل پیرا ہوں۔
- انتخابات کا پورا خرچ حکومت برداشت کرے تاکہ سیاسی پارٹیاں مالی بدعنایوں کی مرتكب نہ ہوں۔ اس طرح ایکشن میں روپیوں کا غلط استعمال روکا جاسکے گا۔
- عوامی نمائندگی کے قانون میں اس نظریے سے ترمیم کریں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ مجرمانہ پس منظر کے حامل امیدوار ایکشن میں حصہ نہ لے سکیں۔
- سیاست پر اپنے خاندان کا اثر قائم رکھنے کے لیے رشته داروں کو ہی امیدوار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے نمائندگی والے اداروں میں خاندانی اجراہ داری پیدا ہو سکتی ہے۔

### غور کیجیے۔

- خاندانی حکومت کی وجہ سے سیاسی پارٹیوں کو کون سا فقصان ہوتا ہوگا؟
- ایک ووٹ، ایک قیمت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

**انتخابی اصلاحات :** ایکشن ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ ایکشن پر جمہوریت کے مستقبل کا انحصار ہے۔ مناسب اصلاحات کی جائیں تو انتخابی طریقِ عمل کے اعتبار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ذیل میں انتخابی اصلاحات کے لیے چند تجویزیں بیان کی گئی ہیں۔ آپ کے خیال میں ان کے کیا اثرات ہوں گے؟

### رأی دہی کے صندوق سے ای۔ وی۔ ایم مشین تک کا سفر



استعمال کرنا ممکن ہو گیا۔ معذور افراد کے لیے بھی ووٹ دینا آسان ہو گیا۔ ماحولیات کے تحفظ میں مدد ہوئی۔ خاص طور پر درختوں کو کاٹنے پر روک لگ گئی۔ علاوہ ازیں ایکشن کے نتائج کا اعلان جلد ہونے لگا۔

آزاد بھارت میں پہلا ایکشن ۱۹۵۱-۵۲ء میں ہوا۔ اس زمانے میں ایکشن کی سیاست کو اور اس کے توسط سے جمہوری نظام کو ایک شکل دینے کا آغاز کیا گیا۔ ابتداء میں کئی انتخابات میں رائے دہی کے صندوق (بیالٹ بیکس) استعمال کی گئیں۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی سے الکٹرانک ووٹنگ مشین (EVM Machine) کا استعمال شروع ہوا۔ مشین کا استعمال کرنے سے ووٹ دینے میں کئی سہولتیں حاصل ہوئیں۔

ای۔ وی۔ ایم مشین پر دکھائے گئے امیدواروں میں سے کسی کو بھی ووٹ نہ دینا ہو تو رائے دہندے کے لیے اور میں سے کوئی نہیں (None Of The Above - NOTA) کا تبادل

یہ بھی جان لیجیے۔

**عام انتخابات :** ہر پانچ سال پر ہونے والے لوگ سبھا کے ایکشن کو عام انتخابات (جذل ایکشن) کہتے ہیں۔

**وسط مدتی انتخابات :** منتخبہ حکومت مدت پوری ہونے سے پہلے اقلیت میں آجائے یا متعدد محاذ کی حکومت ہو یا اقتدار میں شامل پارٹیاں حمایت واپس لے لیں تو حکومت کی اکثریت ختم ہو جاتی ہے۔ تبادل حکومت کے قیام کا امکان نہ ہو تو ایسی صورت میں مدت پوری ہونے سے قبل ایکشن کروانا پڑتا ہے جسے وسط مدتی انتخابات (Mid-term Poll) کہتے ہیں۔

**ضمنی انتخاب :** ودھان سبھا، لوگ سبھا اور مقامی حکومتی اداروں میں کوئی نمائندہ استعفی دے دے یا کوئی نمائندہ فوت ہو جائے تو وہ جگہ خالی ہو جاتی ہے۔ اس جگہ کو بھرنے کے لیے اُس حلقہ میں دوبارہ ایکشن کروایا جاتا ہے جسے ضمنی ایکشن کہتے ہیں۔

## مشق



(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

- ۱۔ ایکشن کمیشن انتخابات کے دوران ضابطہ اخلاق نافذ کرتا ہے۔
- ۲۔ مخصوص حالات میں ایکشن کمیشن کسی حلقہ انتخاب میں دوبارہ انتخاب کرواتا ہے۔
- ۳۔ ریاستی حکومت طے کرتی ہے کہ کسی ریاست میں کب اور کتنے مرحلوں میں ایکشن کروایا جائے۔

(۳) درج ذیل تصوّرات کو واضح کیجیے۔

- ۱۔ انتخابی حلقوں کی تشکیل نو
- ۲۔ وسط مدتی انتخابات

(۱) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

- ۱۔ ایکشن کمیشن کی نامزدگی ..... کرتا ہے۔
- (الف) صدر جمہوریہ      (ب) وزیر اعظم
- (ج) لوگ سبھا اسپیکر      (د) نائب صدر جمہوریہ
- ۲۔ آزاد بھارت میں پہلے چیف ایکشن کمیشن کے طور پر ..... کو نامزد کیا گیا تھا۔
- (الف) ڈاکٹر راجندر پرساد      (ب) ٹی۔ این۔ شیشان
- (ج) سُلماں رسین      (د) نیلاستینہ نارائن
- ۳۔ حلقہ انتخاب تشکیل دینے کا کام ایکشن کمیشن کی ..... کمیٹی انجام دیتی ہے۔
- (الف) انتخابی      (ب) حد بندی
- (ج) رائے دہی      (د) نظام الاقواعد

(۲) درج ذیل تصوراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

- (۵) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔
- ۱۔ ایکشن کمیشن کے فرائض بیان کیجیے۔
  - ۲۔ ایکشن کمیشن کے عہدے کے بارے میں مزید معلومات لکھیے۔
  - ۳۔ واضح کیجیے کہ انتخابی ضابطہ اخلاق سے کیا مراد ہے؟

### سرگرمی

اسکول میں مصنوعی انتخابی عمل (mock poll) کا اہتمام کر کے انتخابی عمل کو سمجھیے۔



رائے دہندہ

(کردار)

انتخابی عمل

ایکشن کمیشن

(کردار)

سیاسی پارٹی اور اس کے امیدوار (کردار)

.....  
.....  
.....



## ۳۔ سیاسی پارٹیاں

مقابلہ آرائی ثابت انداز میں ہونی چاہیے۔

**فلسفیانہ بنیاد :** ہر سیاسی پارٹی مخصوص پالیسیوں اور نظریات کی حامی ہوتی ہے۔ عوامی مسائل کے تعلق سے ان کا مخصوص نقطہ نظر ہوتا ہے۔ ان سب سے مل کر پارٹی کا فلسفہ وجود میں آتا ہے۔ جو لوگ اس فلسفے کو صحیح سمجھتے ہیں وہ اس پارٹی کی حمایت کرتے ہیں۔ پارٹی کو لوگوں کی جو حمایت حاصل ہوتی ہے اسے ‘عوامی حمایت’ کہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں تمام سیاسی پارٹیوں کا فلسفہ تقریباً یکساں ہے۔ اس وجہ سے پارٹیوں میں فلسفے کی بنیاد پر فرق کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

**پارٹی پروگرام :** اپنے فلسفے کو عمل میں لانے کے لیے سیاسی پارٹیاں اس پر بنی پروگرام تیار کرتی ہیں۔ اقتدار ملنے پر اس پروگرام پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اقتدار نہ ملے تو بھی اس پروگرام کی مدد سے عوام کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

**حکومت قائم کرنا :** سیاسی پارٹیاں حکومت قائم کرتی ہیں اور ملک کے انتظامی امور انجام دیتی ہیں۔ یہ کام دراصل ایکشن میں اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی کا ہوتا ہے۔ جو پارٹیاں اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہتی ہیں وہ حزب اختلاف (اپوزیشن پارٹی) کے طور پر کام کرتی ہیں۔

**حکومت اور عوام کے درمیان کڑی :** سیاسی پارٹیاں حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کی کڑی کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔ سیاسی پارٹیاں عوامی مطالبات اور شکایات کو حکومت تک پہنچانے کا کام کرتی ہیں جبکہ حکومت پارٹیوں کے توسط سے اپنی پالیسیوں اور پروگراموں پر حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

پچھلے سبق میں ہم نے دستور کی پیش رفت اور انتخابی عمل کا مطالعہ کیا۔ عوام، جمہوریت، نمائندگی اور ایکشن ان سب کو جوڑنے والی سب سے اہم کڑی سیاسی پارٹی ہے۔ ہم سیاست کے تعلق سے جو سنتے یا پڑھتے ہیں ان میں سے بیشتر ان پارٹیوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ تمام جمہوری نظام میں سیاسی پارٹیوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ جمہوریت کی وجہ سے سیاسی پارٹیوں میں اقتدار کے لیے مقابلہ آرائی ہوتی ہے۔ اس سبق میں ہم بھارت میں سیاسی پارٹیوں کے نظام سے متعارف ہوں گے۔

آپ نے اپنے اسکول اور آس پاس کئی گروہ، ادارے یا تنظیمیں دیکھی ہوں گی جو کسی نہ کسی کام میں تعاون کرتی ہیں۔ عوامی مسائل حل کرنے میں کوئی تنظیم پہل کرتی ہے۔ آپ نے مختلف تحریکوں کے احتجاج کے بارے میں بھی پڑھا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سماج میں گروہ، ادارے، تحریک فعال ہوتی ہے اسی طرح سیاسی پارٹیاں بھی ایکشن لڑنے کے لیے پیش قدمی کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ سماج کے دیگر اداروں، تنظیموں اور سیاسی پارٹیوں میں فرق ہوتا ہے۔ سیاسی پارٹی ایک طرح سے سماجی تنظیم ہی ہوتی ہے لیکن اس کے مقاصد اور طریقہ کارالگ ہوتے ہیں۔ اس پس منظر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب لوگ سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لیے اکٹھا ہو کر انتخابی عمل میں شریک ہوتے ہیں تو اس تنظیم کو سیاسی پارٹی، کہا جاتا ہے۔ سیاسی پارٹی سے مراد ایکشن لڑنے اور جتنے کے بعد اقتدار حاصل کر کے اپنی پارٹی کی حکومت قائم کرنے والے لوگوں کا گروہ ہے۔

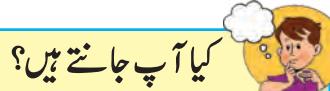
سیاسی پارٹیوں کی چند امتیازی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

**اقتدار حاصل کرنا :** سیاسی پارٹیوں کا مقصد ایکشن کے توسط سے صرف اقتدار حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مختلف سیاسی پارٹیاں ہمیشہ ایک دوسرے سے نبرد آزمرا رہتی ہیں۔ اس طرح کی مقابلہ آرائی نامناسب بالکل نہیں ہے۔ البتہ یہ

بعد کے زمانے میں کئی پارٹیوں نے مل کر متحده محاذ کی حکومت قائم کرنے کا آغاز کیا۔ محاذی حکومت قائم کرنے کا تجربہ بھارتیہ جتنا پارٹی اور کانگریس دونوں پارٹیوں نے کیا۔ ہمارے ملک کے پارٹی نظام نے اس بات کو غلط ثابت کر دیا کہ محاذی حکومت عدم استحکام پیدا کرتی ہے۔ متحده محاذ کی حکومت یا مخلوط حکومت اب بھارت کے سیاسی نظام میں مستقل حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

**خبریں میں شائع شدہ درج ذیل خبروں سے آپ نے جو سمجھا ہے اسے منحصر ابیان کیجیے۔**

- بر سر اقتدار پارٹی کے خلاف ممبئی میں تمام اپوزیشن پارٹیوں کی میٹنگ ہوئی۔ کسانوں کا مسئلہ اٹھائیں گے۔
- بر سر اقتدار پارٹی نے دیہی علاقوں میں سوال جواب کا اہتمام کیا۔



- کسی ایک سیاسی پارٹی کے ہاتھوں میں طویل عرصے تک اقتدار ہوا اور سیاست پر کسی دوسرا سیاسی پارٹی کا اثر نہ ہوتا۔ ایک پارٹی نظام کہتے ہیں۔
- سیاست میں دو سیاسی پارٹیوں کا اثر ہوا اور الٹ پلٹ کر ان ہی دو پارٹیوں کے ہاتھوں میں اقتدار رہتا ہوتا۔ اثر ہوتا ہے ایک پارٹی نظام کہتے ہیں۔
- کئی سیاسی پارٹیاں اقتدار کی دوڑ میں ہوں اور سب کا کم زیادہ سیاسی اثر ہوتا۔ کثیر پارٹی نظام کہا جاتا ہے۔



ذیل میں سیاسی پارٹیوں کے دو اہم محاذ دیے ہوئے ہیں۔ معلوم کیجیے کہ ان میں کون سی پارٹیاں شامل ہیں اور ان کے نام لکھیے۔

- ۱۔ قومی جمہوری محاذ (NDA)
- ۲۔ متحده ترقی پسند محاذ (UPA)

فرض کیجیے کہ آپ حزب اختلاف (اپوزیشن پارٹی) کے لیڈر ہیں اور آپ کی پارٹی کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ حکومت نے شعبۂ صحت میں بہتر کام نہیں کیا ہے۔ اپوزیشن پارٹی لیڈر کی حیثیت سے آپ کیا کریں گے؟

### غور کیجیے اور لکھیے۔

مہاتما گاندھی، نوبابھاوے اور جے پرکاش نارائن نے پارٹی کے بغیر جمہوریت کا تصور پیش کیا۔ موجودہ دور میں ایسی جمہوریت وجود میں لانا ہوتا کیا کرنا ہوگا؟

### بھارت میں پارٹی نظام کی بدلتی صورت:

- (۱) آزادی کے بعد کے زمانے میں کانگریس ایک طاقتور پارٹی تھی۔ چند مقامات کو چھوڑ کر مرکز اور ریاستی سطح پر اس پارٹی کو اکثریت حاصل تھی۔ ملکی سیاست پر مذکورہ پارٹی کی گرفت مضبوط تھی۔ اس وجہ سے اس زمانے کے پارٹی نظام کا ذکر ایک مضبوط پارٹی نظام کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔
- (۲) ایک مضبوط پارٹی نظام کو ۱۹۷۷ء میں چیلنج کیا گیا۔ غیر کانگریسی پارٹیوں نے متحد ہو کر یہ چیلنج دیا تھا۔
- (۳) ۱۹۸۹ء کے لوک سمجھا انتخابات کے بعد سیاست میں صرف ایک سیاسی پارٹی کی بالادستی کا سلسلہ بند ہو گیا۔ اس کے

## قومی پارٹیاں

(ب) کو والہ : Election Commission of India,  
Notification No. 56/201/PPS-111, dated  
13 December 2016)

(۱) انڈین نیشنل کانگریس : انڈین نیشنل کانگریس کا قیام ۱۸۸۵ء میں عمل میں آیا۔ قیام کے وقت یہ شمولیتی نوعیت کی پارٹی تھی جو ملک کی آزادی کی جدوجہد کرنے والی ایک تحریک تھی۔ اس وجہ سے اس میں مختلف طرزِ فکر کے



گروہ اکٹھا ہو گئے تھے۔ آزادی کے بعد کانگریس سب سے زیادہ بااثر پارٹی کے طور پر ابھری۔ شروع ہی سے اس پارٹی کی پالیسی مذہبی غیر جانبداری، ہمہ جہت ترقی، کمزور طبقات اور اقلیتی فرقوں کے لیے نمساوی حقوق، وسیع سماجی فلاج و بہبود پر مرکوز ہے۔ پارٹی نے اپنی مذکورہ پالیسی کے مطابق کئی پروگراموں پر عمل کیا ہے۔ پارٹی کو جمہوری اشتراکیت، بین الاقوامی امن اور سماجی مساوات پر بھروسہ ہے۔

(۲) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا : مارکسی فلسفے پر مبنی اس پارٹی کا قیام ۱۹۲۵ء میں عمل میں آیا۔ یہ ملک کی ایک قدیم پارٹی ہے۔ یہ پارٹی محنت کشوں، مزدوروں اور کارگروں کے مفادات کے حصول کے لیے کام کرتی ہے۔ یہ پارٹی سرمایہ داری کی مخالف ہے۔



۱۹۶۰ء کی دہائی میں چین اور سوویت یونین ان دو اشتہمائل (سوشلسٹ) ملکوں میں سے کس کی قیادت قبول کی جائے، اس مسئلے پر پارٹی کے لیدروں میں فکری اختلاف پیدا ہوا اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا میں پھوٹ پڑ گئی اور ایک نئی پارٹی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکس وادی) کا قیام ۱۹۶۳ء میں عمل میں آیا۔

یہ بھی جان لیجیے۔

قومی پارٹی اور علاقائی پارٹی کے کہتے ہیں؟  
قومی پارٹی کی حیثیت سے منظوری حاصل کرنے کے لیے ایکشن کمیشن کی عائد کردہ شرائط کی تکمیل کرنا پڑتی ہے۔

(الف) چار یا زائد ریاستوں میں لوک سمجھایا ودھان سمجھا کے پچھلے ایکشن میں کم از کم ۶% ووٹ حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح پچھلے ایکشن میں کسی بھی ریاست سے یاریاستوں سے لوک سمجھا کے لیے کم از کم چار ارکان کا منتخب ہونا ضروری ہے۔

یا

(ب) لوک سمجھا کے مجموعی انتخابی حلقوں کے کم از کم ۲% حلقہ انتخاب سے اور کم از کم تین ریاستوں سے امیدواروں کا منتخب ہونا ضروری ہے۔

علاقائی یاریاستی سطح کی پارٹی کی حیثیت سے منظوری کے لیے ایکشن کمیشن نے درج ذیل شرائط کا تعین کیا ہے۔

(الف) لوک سمجھایا ودھان سمجھا کے پچھلے ایکشن میں کم از کم ۶% ووٹ حاصل کرنا اور ودھان سمجھا کے لیے کم از کم دو ارکان کا منتخب ہونا ضروری ہے۔

یا

(ب) ودھان سمجھا کے ارکان کی کل تعداد کم از کم ۳ نشستوں یا کم از کم ۳ نشستیں حاصل کرنا ضروری ہے۔

آئئے، بھارت کی چند اہم سیاسی پارٹیوں کا تعارف حاصل کریں۔

۱۹۹۹ء میں ڈالی گئی۔ پارٹی جمہوریت، مساوات، مذہبی غیر جانبداری جیسے اقدار کی حمایت کرتی ہے۔ کانگریس کے ساتھ محاذ بنا کر یہ پارٹی مہاراشٹر میں ۱۹۹۹ء سے ۲۰۱۳ء تک اقدار میں رہی۔ اسی طرح یہ پارٹی مرکز میں ۲۰۰۲ء سے ۲۰۱۳ء تک کانگریس کی زیر قیادت محاذ میں شامل رہی۔

**(۷) ترجمول کانگریس :** آل انڈیا ترجمول کانگریس



پارٹی ۱۹۹۸ء میں قائم ہوئی۔ ۲۰۱۶ء میں ایکشن کمیشن نے اسے قومی پارٹی کا درج دیا۔ جمہوریت، مذہبی غیر جانبداری اور کمزور طبقات کا تحفظ اس پارٹی کی پالیسی ہے۔

**لوك سچا ائيشن ۲۰۰۹ء اور ۲۰۱۳ء میں  
قومی پارٹیوں کی حاصل کردہ نشستیں**

حاصل کردہ نشستیں		سیاسی پارٹی کا نام
۲۰۱۳ء	۲۰۰۹ء	
۲۲	۲۰۶	انڈین نیشنل کانگریس
۱	۳	کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا
۲۸۲	۱۱۶	بھارتیہ جنتا پارٹی
۹	۱۶	کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکس وادی)
-	۲۱	بہوجن سماج پارٹی
۶	۹	راشتراوادی کانگریس

**(۳) بھارتیہ جنتا پارٹی :** بھارتیہ جنتا پارٹی قومی سطح کی ایک اہم پارٹی ہے۔

بھارتیہ جن سنگھ پارٹی ۱۹۵۱ء میں قائم ہوئی تھی۔



جنتا پارٹی میں بھارتیہ جن سنگھ خصم ہو گئی لیکن جنتا پارٹی زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہ سکی۔ جنتا پارٹی کے ٹوٹنے پر بھارتیہ جن سنگھ نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نام سے ۱۹۸۰ء میں ایک نئی پارٹی کی بنیاد ڈالی۔ اس پارٹی کا موقف قدیم بھارتیہ تہذیب و روایات کا تحفظ کرنا ہے۔ یہ پارٹی معاشری اصلاحات پر پر زور دیتی ہے۔

**(۴) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (ایم۔ مارکس وادی) :**

یہ پارٹی سماج واد، مذہبی غیر جانبداری اور جمہوریت کی حامی ہے۔ یہ پارٹی سامراجیت کی مخالف ہے۔

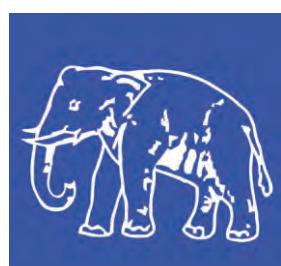


کارگروں، کسانوں اور زرعی مزدوروں کے

مفادات کا تحفظ کرنا اس پارٹی کی پالیسی ہے۔

**(۵) بہوجن سماج پارٹی :** بہوجن سماج پارٹی سماج وادی

فلکر کی حامل ہے۔ یہ پارٹی ۱۹۸۲ء میں قائم ہوئی جس کا مقصد بہوجن سماج کے مفادات کا تحفظ ہے۔ بہوجن سماج کے تصور میں دولت، ادبی و اسی، دیگر



پسمندہ طبقات اور اقلیتیں شامل ہیں۔ پارٹی کا مقصد بہوجن سماج کو اقتدار دلانا ہے۔

**(۶) نیشنل کانگریس**

**پارٹی :** کانگریس سے نکل کر نیشنل کانگریس پارٹی کی بنیاد



تمل ناؤ میں اقتدار کی تبدیلی

سیاسی دکانداری سے دہشت

مہارا شتر میں نئی پارٹی کا قیام

اقتدار چھوڑنے کے لیے مہورت کس لی؟

انسداد دل بدلی قانون

جمهوریت کے لیے ٹانک

پی ڈی پی اور بی جے پی کا اتحاد شروعی اکالی دل کو واضح اکثریت

ہر یانہ جن ہست کا گنگریں  
نے اپنا ہدف پورا کیا

کون سی وزارت ملے گی؟

داخلہ یا سماجی فلاح و بہبود

تبديل ہونے لگتا ہے اور اسی جذبے کے بطن سے 'علاقائیت' (علاقہ پرستی) کا جذبہ وجود میں آتا ہے۔ لوگ اپنے علاقے کے مفادات اور ترقی کو فوکیت دینے لگتے ہیں۔ اپنی زبان، اپنے ادب، روایات، سماجی اصلاحات کی تاریخ، تعلیمی و ثقافتی تحریکات وغیرہ کے تعلق سے فخر محسوس کرنے لگتے ہیں اور اس سے لسانی تقاضا تقویر ہونے لگتا ہے۔ ہمارے علاقے کی ترقی ہو، یہاں کی املاک اور روزگار کے موقع پر ہمارا حق ہونا چاہیے، اس نظریے کی وجہ سے علاقائی تقاضا میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

اس فہم کا لسانی، علاقائی، تہذیبی اور ان سے متعلق تقاضا منظم صورت اختیار کر لے تو اس سے علاقہ پرستی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ اس جذبے کے تحت بعض اوقات آزاد سیاسی پارٹی وجود میں آ جاتی ہے تو بعض اوقات مختلف پریشان گروپ اور تحریکیں وجود میں آتی ہیں۔ ان سب کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے اور وہ ہے اپنے علاقے کے مفادات کا تحفظ کرنا۔

### علاقائی پارٹی

اپنے علاقے کی افرادیت کو باعثِ فخر سمجھنا اور اس کی ترقی کے لیے حصول اقتدار کے مقابلے میں اُترنے والے سیاسی گروہ کو 'علاقائی پارٹی' کہتے ہیں۔ ان کا اثر اپنے اپنے علاقوں تک کرتے ہوئے قومی سیاست پر اپنی چھاپ چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ نے اخبارات میں اس طرح کی خبریں پڑھی ہوں گی۔ اس سے ہمیں بھارتی وفاقی حکومت کی مختلف ریاستوں میں موجود پارٹیوں کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

• یہ پارٹیاں صرف ریاست تک کیوں محدود ہیں؟

• ریاست کے بعض ایڈریکو میں سطح پر سرگرمِ دکھائی دیتے ہیں تو بعض کا اثر و رسوخِ محض ریاست تک محدود ہوتا ہے۔ ایسا کیوں؟

آئیے، اس نویت کے مسائل کی روشنی میں ہم چند علاقائی پارٹیوں کی مختصر معلومات حاصل کریں۔ بھارت کی چاروں سمت کی ریاستوں میں چند نمائندہ پارٹیوں پر غور و خوض کریں گے۔

بھارت کے مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں بولنے والے اور روایات و تہذیب میں تنوع کے حامل افراد رہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان علاقوں کی جغرافیائی شکلوں میں بھی تنوع پایا جاتا ہے۔ آپ نے مہاراشٹر کے مختلف جغرافیائی علاقوں کا مطالعہ کیا ہے۔ مہاراشٹر، مدھیہ پردیش یا کرناٹک کے مقابلے میں تھوڑا الگ ہے۔ اسی طرح خود مہاراشٹر میں بھی جغرافیائی اور تہذیبی تنوعِ دکھائی دیتا ہے۔

ہر شخص میں اپنی زبان اور اپنے علاقے کے تعلق سے اپنائیت کا جذبہ پایا جاتا ہے جو کچھ عرصے کے بعد جذبہِ تقاضا میں

حاصل کرنے کی کوشش شروع کی گئی۔ یہ علاقائی پارٹیوں کے ارتقا کا دوسرا مرحلہ ہے۔ اس مرحلے کا آغاز تقریباً ۱۹۹۰ء کے بعد ہوا ہے۔

(۳) اب علاقائی پارٹیوں کا موقف یہ ہے کہ اپنے علاقے کی ترقی کے لیے اپنے علاقے کے باشندوں کو ریاستی اور مرکزی اقتدار میں شامل کروایا جائے مثلاً شیوینا، تیلگودیشم۔

(۴) شمال مشرقی بھارت میں علاقائی پارٹیوں کی ترقی کا ایک الگ رمحانِ دکھانی دے رہا ہے۔ ان علاقوں کی سیاسی پارٹیوں نے علیحدگی پسندی کا مطالبہ ترک کر دیا اور خود مختاری کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ شمال مشرقی بھارت کی تمام علاقائی پارٹیاں مرحلہ وار اصل قومی دھارے میں آتی جا رہی ہیں۔

مختصرًا یوں کہہ سکتے ہیں کہ بھارت میں علاقائی پارٹیوں کا سفر علیحدگی پسندی، خود مختاری اور اصل دھارے میں شامل ہونے کے مرحلوں میں طے ہوا ہے۔ علاوه ازیں قومی سیاست میں بھی ان کا اثر بڑھ گیا ہے جس کا نتیجہ متحده مجاز حکومت ہے۔

بھارت میں کئی علاقائی پارٹیاں ہیں۔ یہاں تمام پارٹیوں کی معلومات حاصل کرنا ممکن نہیں ہے اس لیے ہم بھارت کے مشرق، مغرب، شمال اور جنوب کے علاقوں کی چند نمائندہ پارٹیوں کا تعارف حاصل کریں گے۔

**چند اہم علاقائی پارٹیاں ذیل کے مطابق ہیں۔**

مہاراشٹر کی اہم سیاسی پارٹی۔ ۱۹۶۶ء میں قیام۔

مراٹھی مانوس (مراٹھی بولنے والوں) کے حقوق کا تحفظ۔  
مراٹھی زبان کا تحفظ، غیر مہاراشٹریوں کی مخالفت۔

۱۹۹۵ء میں بھارتیہ جنتا پارٹی سے اتحاد کر کے شیوینا سب سے پہلے مہاراشٹر میں اقتدار میں آئی۔ ۲۰۱۲ء کے ایکشن کے بعد مہاراشٹر میں بی جے پی کے ساتھ، اسی طرح ۲۰۱۹ء کے انتخابات کے بعد کانگریس پارٹی اور نیشنل سٹ کانگریس پارٹی کے ساتھ مہا وکا اس اگھاڑی قائم کر کے اقتدار میں شمولیت۔

علاقائی پارٹیاں علاقائی مسائل کو فوکسیت دیتی ہیں۔ اپنے علاقے کو ترقی دینے کے لیے صرف اختیارات حاصل کرنے کی بجائے خود مختاری ضروری معلوم ہوتی ہے۔ علاقائی پارٹی وفاقی (مرکزی) حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنی خود مختاری کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

علاقائی پارٹیاں اس بات پر زور دیتی ہیں کہ علاقائی مسائل کو علاقائی سطح پر حل کیا جائے۔ اقتدار علاقے ہی کے افراد کے ہاتھوں میں رہے۔ انتظامیہ اور کاروبار میں علاقے کے باشندوں کو اولیت دی جائے۔

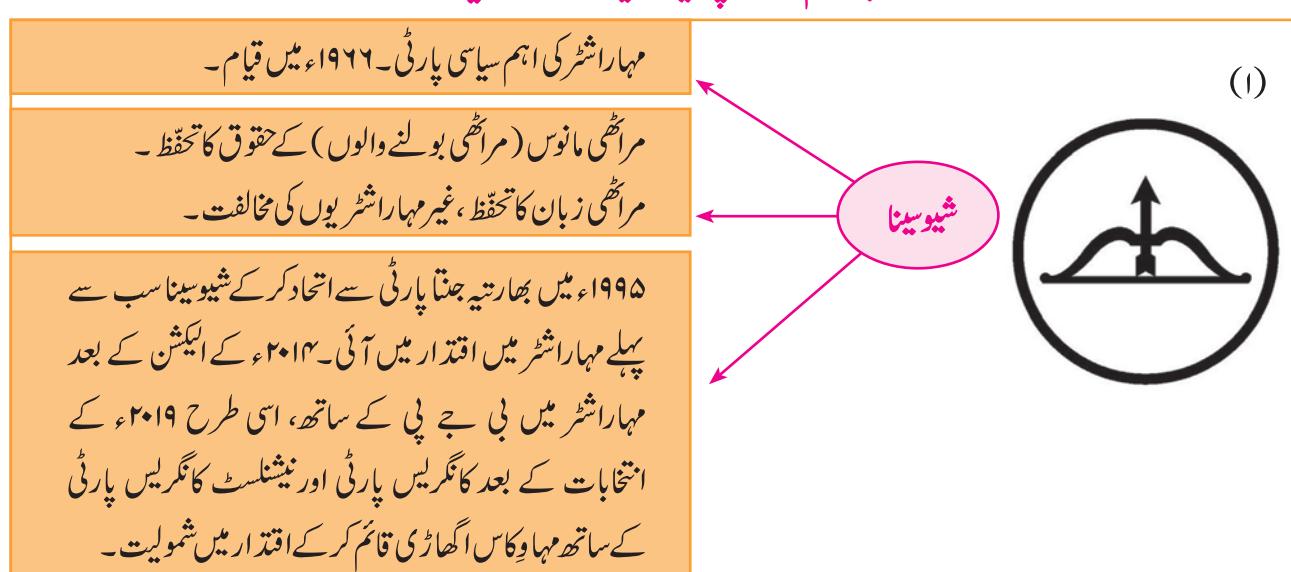
**بھارت میں علاقائی پارٹیوں کی بدلتی ہوئی نوعیت :**

آزادی کے بعد سے بھارت میں علاقائی پارٹیوں کا وجود پایا جاتا ہے لیکن ان کی نوعیت اور نقطہ نظر میں اہم تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔

(۱) ابتدائی دور میں علاقائی شخص کے زیر اثر علیحدگی پسند تحریک شروع ہوئی۔ آزاد خالصتان، دراویرستان جیسے مطالبات کا مقصد و فاقی حکومت سے الگ ہو کر اپنا آزاد ملک بنانا تھا۔ اس ضمن میں پنجاب، تمل ناڈو، جموں اور کشمیر کی علاقائی پارٹیوں کی مثلیں دی جاسکتی ہیں۔

(۲) علاقائی پارٹیوں کا نقطہ نظر دھیرے دھیرے تبدیل ہونے لگا۔ آزاد حکومت کی بجائے زیادہ سے زیادہ خود مختاری

**چند اہم علاقائی پارٹیاں ذیل کے مطابق ہیں۔**



(۲)

پنجاب کی اہم سیاسی پارٹی۔ ۱۹۲۰ء میں قیام۔

مزہبی اور علاقائی شخص کی نگہداشت کو اولیت۔

پنجاب میں کئی برس اقتدار میں۔

شروعی  
اکالی دل



(۳)



کشمیر کی اہم علاقائی پارٹی۔ ۱۹۳۲ء میں قیام۔

جمو و کشمیر  
نیشنل کانفرنس

کشمیری عوام کے مفادات کا تحفظ۔  
خود مختاری کی برقراری کے لیے کوشش۔

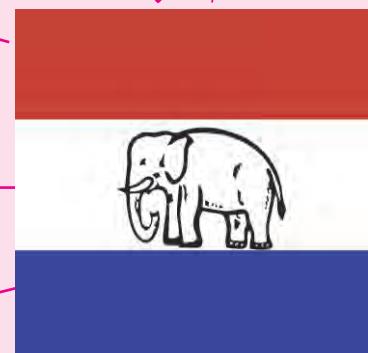
(۴)

سرکار سے بات چیت کے ذریعے ۱۹۸۵ء  
میں آسام معاهده۔ ۱۹۸۵ء میں قیام۔

آسام گن پریشد

پناہ گزینوں کے مسائل حل کرنا، آسام کی تہذیبی، لسانی اور سماجی  
انفرادیت کو برقرار رکھنا۔ معاشی ترقی کے لیے کوشش کرنا۔

چھکلے کئی برسوں سے آسام میں برس اقتدار پارٹی۔



(۵)

## دراوڑ مینیٹر کلگھم



غیر بہمنی تحریک چلانے والی جسٹس پارٹی ۱۹۲۰ء میں دراوڑ مینیٹر کلگھم نامی سیاسی پارٹی میں تبدیل ہو گئی۔ ۱۹۳۲ء میں اس کا نام جسٹس پارٹی دراوڑ کلگھم کر دیا گیا۔ ۱۹۲۹ء میں اس سے ایک گروہ الگ ہو گیا اور اس نے دراوڑ مینیٹر کلگھم پارٹی قائم کی۔ اس میں سے بھی ایک گروہ نے الگ ہو کر ۱۹۷۲ء میں آل انڈیا اقا دراوڑ کلگھم کے نام سے دوسری پارٹی بنالی۔

تمل تشخص کے تحفظ کے لیے کوشش۔ مرکز کی متحده محاذ (مخلوط) حکومت میں کچھ عرصے تک شامل رہی۔

پارٹی کو تمام سطحوں کے رائے دہنگان کی حمایت حاصل ہے۔ اقتدار میں طویل عرصے تک رہنے کی وجہ سے کئی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانیا۔

بھارت کی ہر ریاست میں کئی علاقائی پارٹیاں ہیں جنھوں نے ان ریاستوں کی سیاست کو متاثر کیا۔ اس کی ایک مثال کے طور پر ذیل کی جدول میں مہاراشٹر کی علاقائی پارٹیوں کی دو ایکشن

کے تناظر میں کارکردگی پیش کی گئی ہے۔

### مہاراشٹر کی علاقائی پارٹیاں (ودھان سجھا میں نمائندگی)

کامیاب نشستیں		پارٹی کا نام
ایکشن سال ۲۰۱۲ء	ایکشن سال ۲۰۰۹ء	
۱	۱	راشتریہ سماج پارٹی
۲	*	آل انڈیا مجلس اتحاد مسلمین
-	۲	جن سراجیہ شکنی
-	۱	لوک سنگرام
-	۱	سو ایکھیمانی پارٹی

(\* یہ پارٹی ۲۰۰۹ء میں مہاراشٹر میں موجود نہیں تھی)

کامیاب نشستیں		پارٹی کا نام
ایکشن سال ۲۰۱۲ء	ایکشن سال ۲۰۰۹ء	
۶۳	۲۲	شیو سینا
۱	۱۳	مہاراشٹر نو نرمان سینا
۳	۲	شیتکری کامگار پارٹی
۱	۱	بھارتی رپبلکن پارٹی
-	-	بھارت پہنچن مہاسنگھ
۱	۲	سماج وادی پارٹی
۳	۲	بھو جن و کاس آگھاڑی

ہم نے اس سبق میں بھارت کی قومی اور علاقائی سطح پر سرگرم سیاسی پارٹیوں کا جائزہ لیا۔ اگلے سبق میں ہم اپنی زندگی میں سیاسی تحریکوں کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔



بھارت کی تمام ریاستوں میں علاقائی پارٹیاں پائی جاتی ہیں۔ ان تمام پارٹیوں کی معلومات دینا ممکن نہیں ہے۔

بھارت کے نقشے کی مدد سے مزید چند علاقائی پارٹیوں کی معلومات حاصل کیجیے۔



- سیاسی پارٹی سماجی تنظیم ہی ہوتی ہے۔
  - متحده مذاہ حکومت سے عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔
  - 'شروع' اکالی دل، ایک قومی پارٹی ہے۔
- (۳) درج ذیل تصورات کو واضح کیجیے۔
- علاقائیت
  - قومی پارٹی

- (۲) درج ذیل سوالوں کے منفث جواب لکھیے۔
- سیاسی پارٹیوں کی امتیازی خصوصیات واضح کیجیے۔
  - بھارت میں پارٹی نظام کی نوعیت میں کیا تبدیلی ہوئی ہے؟

**سرگرمی**

- آپ کے والدین کا نام جس لوگ سجا کے حلقةِ انتخاب میں شامل ہے اس حلقة کو مہاراشر کے نقشے کے خاکے میں دکھائیے۔
- بھارت کے نقشے کے خاکے میں ان مقامات کو دکھائیے جہاں اہم سیاسی علاقائی پارٹیوں کا اثر پایا جاتا ہے۔

- (۱) (الف) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔
- سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لیے جب لوگ متحد ہو کر انتخابی عمل میں حصہ لینے ہیں تو اس تنظیم کو ..... کہا جاتا ہے۔

- (الف) سرکار (ب) سماج (ج) سیاسی پارٹی (د) سماجی ادارہ
- نیشنل کانفرنس پارٹی کا تعلق ..... سے ہے۔

- (الف) اوڈیشا (ب) آسام (ج) بہار (د) جموں اور کشمیر
- غیر برہمنی تحریک جسٹس پارٹی ..... نامی سیاسی پارٹی میں تبدیل ہو گئی۔

- (الف) آسام گن پریشد (ب) شیو سینا (ج) دراویر مذیر گلگھم (د) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

- سیاسی پارٹیاں حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کی کڑی کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔



3ZT28G

## ۳۔ سماجی اور سیاسی تحریکیں

خیال رکھتے ہوئے سیاسی پارٹیاں اپنی پالیسیاں طے کرتی ہیں۔

### تحریک کیوں؟

سماج کے تمام افراد کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ سیاسی پارٹیوں میں شامل ہو کر عام مفادات کے لیے کام کریں۔ بعض افراد کسی ایک مسئلے پر اپنی توجہ مرکوز کر کے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مسئلے کے خاتمے کے لیے لوگوں کو منظم کر کے حکومت پر کسی کام کو کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلسل سرگرم عمل رہ کر اس مسئلے کے تعلق سے عوامی رائے عامہ ہموار کر کے سیاسی پارٹیوں اور حکومت پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ اس اجتماعی عمل کو تحریک کہتے ہیں۔ اجتماعی عمل تحریک کی روح ہوتی ہے۔

جمهوریت میں تحریکوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ تحریک کے ذریعے مختلف عوامی مسائل زیر بحث آتے ہیں۔ حکومت کو اس مسئلے پر توجہ دینا پڑتی ہے۔ تحریک کے رہنماء اور کارکن حکومت کو مسائل سے متعلق ساری معلومات فراہم کرتے ہیں۔ پالیسی بناتے وقت حکومت کو ان معلومات سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

حکومت کے بعض فیصلوں یا پالیسیوں کی مخالفت کرنے کے لیے بھی تحریک چلائی جاتی ہے۔ نہ متن یا مخالفت کرنے کا حق (Right to protest) جمهوریت میں ایک اہم حق ہے لیکن اس کا استعمال انتہائی صبر و تحمل کے ساتھ، حدود میں رہتے ہوئے اور ذمہ دارانہ طریقے سے کیا جانا چاہیے۔

بتائیے تو بھلا!

پناہ گزینیوں کی بازاں بادکاری کا کام ٹھیک ڈھنگ سے انجام پائے اور ان کی گزر بسر کے وسائل محفوظ رہیں، اس سلسلے میں ہمارے ملک میں کون سی تحریک فعال ہے؟

ایک مقامی اخبار میں شائع شدہ درج ذیل خبر پڑھیے۔

بچپن کی شادی کے خلاف چلائی جانے والی تحریک کو بڑی کامیابی ملی ہے۔ بچپن کی شادی کا تناسب تقریباً ۵۰٪ گھٹ گیا ہے۔ تحریک میں شامل سماجی خدمت گاروں نے بہت سوچ سمجھ کر کام کیا۔

جیزیرہ مخالف تحریک کے کارکنوں نے بھی ان کی مدد کی۔ اسی طرز پر اب ناقص تغذیہ مخالف مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ غربتی اور ناقص تغذیہ بھی قبل توجہ مسائل ہیں۔

- اخبار کی اس خبر میں تحریک کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیا آپ اس کا مطلب بتاسکتیں گے؟
- اس خبر میں موضوعات الگ الگ دکھائی دے رہے ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ تحریک صرف ایک موضوع سے متعلق ہوتی ہے؟
- آپ کے خیال میں کیا تحریک کے لوگ ایک دوسرے کا تعاون کریں تو اس کا زیادہ اثر ہوگا؟

پچھلے سبق میں ہم نے قومی اور علاقائی پارٹیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ سیاسی پارٹیاں اقتدار کے لیے مقابلہ آرائی کرتی ہیں اور ایکشن جیت کر عوام کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ سیاسی پارٹیوں کا نقطہ نظر سب کو اپنے ساتھ لانے کا ہوتا ہے۔ اس لیے وہ محض کسی ایک مسئلے پر توجہ مبذول نہیں کر سکتیں۔ انہیں عام صفائی سترہائی سے لے کر خلائی تحقیقات تک تمام امور پر قومی نقطہ نظر سے غور و فکر کر کے فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ سماج کے تمام طبقات کے مسائل کے لیے سیاسی پارٹیوں کا اپنا پروگرام ہونا ضروری ہے۔ کسان، کاریگر، صنعتکار، خواتین، نوجوان طبقہ، بزرگ افراد وغیرہ تمام لوگوں کا

## تحریک سے کیا مراد ہے؟

ہوتی ہے۔ جس مسئلے کی بنیاد پر تحریک وجود میں آئی ہے، عوام کو وہ مسئلہ اپنا معلوم ہونا چاہیے۔ اس کے لیے تحریک خصوصی پروگرام کے ذریعے عوامی رائے کو ہموار کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

### بحث کچھ۔

کوئی تحریک اگرچہ کسی ایک مسئلے کی یکسوئی کا تعاقب کرتی ہو تو بھی تحریک کے پس پشت فکری وسعت ہوتی ہے مثلاً بچوں کی شادی یا جہیز مخالف تحریک کا جمہوریت، عورتوں کے استحکام، سماجی مساوات جیسی اقدار پر بھروسہ ہوتا ہے۔ چند تحریکیں گزرتے زمانے کے ساتھ ساتھ سیاسی پارٹی میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

بتائیے تو بھلا!



- بھارت کی کس تحریک کے سبب عدالت میں مفادِ عامہ میں داخل عرضی کی بنیاد پر عدالت کو اس پر فیصلہ دینا پڑا؟
- مہاتما پھلے، مہاتما گاندھی، سنت گاؤں گے مہاراج، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکرنے کوں سی تحریکیں چلائیں؟

- تحریک ایک اجتماعی عمل ہے۔ اس میں کئی لوگوں کی فعال شرکت متوقع ہوتی ہے۔

- تحریک لوگوں کے کسی مخصوص مسئلے کی بنیاد پر بنائی گئی تنظیم ہوتی ہے مثلاً آلوگی کے واحد مسئلے کو لے کر بھی تحریک شروع کی جاسکتی ہے۔

- تحریک کے پیش نظر کوئی مخصوص عوامی مفاد یا مسئلہ ہوتا ہے مثلاً رشتہ ستانی مخالف تحریک کا مقصود رشتہ خوری کو ختم کرنا ہوتا ہے۔

- تحریک کے لیے کوئی قائد ہوتا ہے۔ قیادت کی وجہ سے تحریک فعال رہتی ہے۔ تحریک کے مقصد، پروگرام اور احتجاج کی تیاری کے سلسلے میں فیصلے کیے جاسکتے ہیں۔ مضبوط قیادت ہوتی تحریک نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔

- تحریک ایک تنظیم کی شکل میں ہوتی ہے۔ تنظیم کے بغیر تحریک مسائل کو حل نہیں کر سکتی مثلاً کسانوں کی تحریک کے لیے کسانوں کی تنظیم کام کرتی ہے۔

- کسی بھی تحریک کے لیے عوامی حمایت بہت ضروری

### درج ذیل مقالہ پڑھیے اور اس پر مبنی ایک مضمون لکھیے۔

انگریزی حکومت میں تحریکیوں کا ام گھنٹہ دیا جاتا تھا۔ لیکن جمہوری نظام میں تحریک کی خرد درت ناکام جمہوریت کی علامت ہے۔

تحریک کا صحیح تجربہ تو ہم ابھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے اسکول کے احاطے کو لڑکوں کے لیے بے خوف اور محفوظ بنانے کے لیے کیوں نہ تحریک شروع کریں؟

یہ کچھ بات ہے۔ ورنہ ہمیں ”بیٹی بچاؤ“ جیسا نعرہ لگانے کی نوبت ہی نہیں آتی۔

لیکن ترقی پذیر مالک کے مسائل بہت الگ ہیں۔ وہاں سماجی، معاشی، تہذیبی ماحول الگ ہونے کے سبب وہاں سے دیگر انسانی حقوق کے تحفظ کی تحریک اگر تحریک پیدا ہو سکتی ہے۔ دنیا بھر میں کامیاب ہو جائے تو کسی اور تحریک کی ضرورت ہی نہیں۔

## بجٹ کیجیے۔

بھارت میں فرزندانِ زمین تحریک (کسی علاقے میں سیکڑوں برسوں سے رہنے والے) کن نکات پر زور دیتی ہے؟

یہ کر کے دیکھیے۔



تو ہم پرستی کے خاتمے کی تحریک، دریاؤں کی آلو دگی کی روک تھام سے متعلق تحریک، قتلِ جنین مخالف تحریک، نٹ ان مائی نیم، جیسی تحریکوں کے بارے میں اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے تراشوں کا ذخیرہ بکھیے۔

ادی واسیوں نے بڑے پیمانے پر بغاوت کر دی۔ اسی وقت سے ادی واسیوں کی جدوجہد جاری ہے۔ بھارت کے ادی واسیوں کے کئی مسائل ہیں۔ ان کا سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ جنگلات پر ان کے حق کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ جنگلات پر ادی واسیوں کے حق کو تسلیم کرنا، جنگلاتی پیداوار کا ذخیرہ کرنے اور جنگل کی زمین میں کھیتی کرنے کا اختیار حاصل کرنا ادی واسیوں کے اہم مطالبات ہیں۔



برسائندہ

**بھارت کے کسانوں کی تحریک :** بھارت کے کسانوں کی تحریک ایک انتہائی اہم تحریک ہے۔ برطانوی حکومت کے نوازدیاتی عہد میں سرکار کی زراعت مخالف پالیسی کی وجہ سے کسان منظم ہونے لگے۔ آپ بارڈولی، چمپارن، کھوٹی کے مسائل کے تعلق سے کسانوں کی تحریک سے واقف ہوں گے۔ کسان تحریک نے مہاتما چھلے، نیائے مورتی راناڑے اور مہاتما گاندھی کے خیالات سے ترغیب حاصل کی۔

زراعت سے متعلق چند اصلاحات (کل قاعدہ، جو جو تے اس کی زمین وغیرہ) کی وجہ سے کسان تحریک سست پڑ گئی۔ البتہ سبز انقلاب کے بعد کسان تحریک زیادہ فعال اور موثر بن گئی۔ زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے اور اناج کے سلسلے میں خود کفیل بننے کے لیے سبز انقلاب لایا گیا لیکن اس سے غریب کسانوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کسانوں میں غریب اور امیر دو طبقے وجود میں آگئے۔ ان میں بے اطمینانی بڑھ گئی اور کسانوں کا آندوں شروع ہو گیا۔

زرعی پیداوار کی مناسب قیمت دی جائے، زراعت کو صنعت کا درجہ دیا جائے، سوامی ناچن کمیشن کی سفارشات منظور کی جائیں، قرض معافی، قرض سے آزادی اور زراعت پر قومی پالیسی

کیا آپ جانتے ہیں؟



- عام مسائل کا تعلق صرف کسی ایک سماجی شعبے سے نہیں ہوتا بلکہ وہ سماج کے کسی بھی شعبے سے متعلق ہو سکتا ہے۔ سماجی اصلاحات کے لیے ہمارے ملک میں اور خصوصاً مہاراشٹر میں کئی تحریکیں وجود میں آئیں جن کی کوششوں سے جدید سماج کی تعمیر کا آغاز ہوا۔
- ہماری آزادی کی لڑائی بھی ایک سماجی تحریک تھی۔
- سیاسی و معاشری تحریکوں کے ذریعے شہریوں کے حقوق کی نگہداشت، حقِ رائے دہی، کم از کم تنخواہ، معاشری تحفظ جیسے مسائل کے لیے کوشش کی جاتی ہے۔ سودیشی ایک اہم معاشری تحریک ہے۔

## بھارت کی اہم تحریکیں

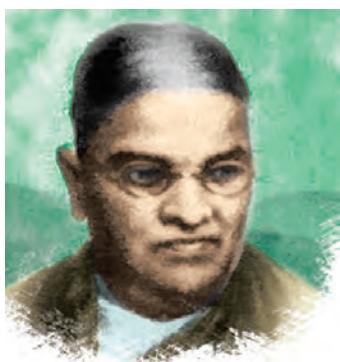
**ادی واسی تحریک :** آزادی سے قبل کے عہد میں انگریزوں نے ادی واسیوں کے جنگلاتی دولت پر گزر بسر کرنے کے حق پر روک لگا دی تھی۔ اس بنا پر چھوٹا ناگپور میں کولام، اوڈیشا میں گونڈ، مہاراشٹر میں کولی، بھیل، راموئی، بہار میں سنتھال، منڈا

**تحریک نسوان (خواتین کی تحریک) :** آزادی سے قبل کے دور میں ترقی پسند مردوں کی رہنمائی میں بھارت میں عورتوں کی تحریک شروع ہوئی۔ عورتوں کے ساتھ ہونے والی نا انصافی کو روکنے، ان کے استھان پر روک لگانے، عزت و وقار کے ساتھ انھیں زندگی



### ساوتھی بائی پھلے

گزارنے کا موقع دینے اور عوامی زندگی میں شریک کرنے کے لیے کئی اصلاحی تحریکیں شروع ہوئیں۔ ایشور چندر و دیساگر، راجا رام موہن رائے، مہاتما جیوتی راؤ پھلے، ساوتھی بائی پھلے، مہرشی دھونڈو کیشتو کروے، پنڈتا راما بائی، راما بائی راناڑے وغیرہ کی رہنمائی میں رسم سنتی کی



### رما بائی راناڑے

مخالفت، بیواؤں کی دوبارہ شادی، عورتوں کی تعلیم، بچپن کی شادی کی مخالفت، عورتوں کو ووٹ دینے کا حق جیسی اصلاحات کی گئیں۔

آزادی کے بعد دستور ہند میں عورتوں کو ہر معاملے میں مساوی حق دیا گیا۔ لیکن کئی شعبوں میں عورتوں کے ساتھ عملاً مساوی سلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ اس دور میں عورتوں کی تحریک کا مقصد آزادی نسوان تھا۔ اس وقت عورتوں کی تحریک کا خاص مقصد انھیں انسان کی حیثیت سے سماج میں باعزت مقام دلانا تھا۔ اس کا ایک مقصد عورتوں کی آزادی بھی تھا۔

بھارت میں رشوٹ ستانی، ذات پات کے نظام، مذہبی کٹرپن جیسے مسائل کے خلاف آندولن جاری ہیں۔ ان آندولنوں

کا اعلان کسانوں کی تنظیموں کے اہم مطالبات ہیں۔ شیکنگری سنگھٹنا، بھارتی کسان یونین، آل انڈیا کسان سبھا بھارت میں کسانوں کی چند اہم تنظیموں ہیں۔

یہ کر کے دیکھیے۔

کسانوں اور کھیت مزدوروں کی فلاج و بہبود کے لیے حکومت نے کون سے منصوبوں پر عمل کیا ہے؟

**مزدور تحریک :** بھارت میں مزدور تحریک کا پس منظر صنعتکاری ہے۔ بھارت میں انیسویں صدی کے نصف آخر میں کپڑے کی ملین، ریلوے کمپنیوں جیسی صنعتیں شروع ہو گئی تھیں۔ ۱۸۹۹ء میں ریلوے کے مزدوروں نے اپنے مطالبات منوانے کے لیے ہڑتال کر دی۔ لیکن مزدوروں کے مسائل حل کرنے کے لیے ایک بڑی تنظیم ۱۹۲۰ء میں قائم ہو سکی۔ اسے آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس، کہا جاتا ہے۔

آزادی کے بعد مزدوروں کی تحریک زیادہ موثر ڈھنگ سے کام کرنے لگی۔ ۱۹۶۰ء اور ۷۰ء کی دہائیوں میں مزدوروں کی تحریک نے کئی آندولن کیے۔ لیکن ۱۹۸۰ء سے مزدور تحریک بکھر گئی۔ پورے بھارت میں مزدوروں کے مسائل نئے سرے سے اُبھر رہے ہیں۔ اس کا سبب عالم کاری کا اثر ہے جو مزدور تحریک پر پڑ رہا ہے۔ بے قاعدہ روزگار، ٹھیکے پر کام کرنے والے مزدور، معاشی عدم تحفظ، مزدور قوانین کا تحفظ نہ ہونا، کام کے لامحدود اوقات، کام کرنے کی جگہ پر عدم تحفظ کا ماحول، مضرِ صحت ماحول وغیرہ آج کی مزدور تحریک کے مسائل ہیں۔

یہ کر کے دیکھیے

آزادی کے بعد بھارت میں مزدوروں کے لیے بنائے گئے قوانین کے بارے میں اثرنیٹ کی مدد سے معلومات حاصل کیجیے۔



مامول کا تحفظ

**ماحولیاتی تحریک :** اس حقیقت سے ہم بخوبی واقف ہیں کہ ماحولیات کی تنزلی آج کے زمانے میں ایک قومی اور بین الاقوامی سطح کا سنگین مسئلہ ہے۔ ماحولیات کی بربادی کو روکنے کے لیے بین الاقوامی سطح پر بھی کئی تحریکیں سرگرم عمل ہیں اور اس شعبے میں بین الاقوامی تعاون بھی بڑے پیمانے پر کیا جا رہا ہے۔

بھارت میں بھی ماحولیات کے مختلف موضوعات کو ترجیح دیتے ہوئے کئی تحریکیں جاری ہیں۔ حیاتیاتی تنوع کا تحفظ، پانی کے مختلف منبعوں کا تحفظ، جنگلاتی غلاف، دریاؤں کی آلودگی، سبز پٹے کا تحفظ، کیمیائی مادوں کا استعمال اور ان کے خراب اثرات وغیرہ مسائل کی یکسوئی کے لیے تحریکیں جاری ہے۔

**صارفین کی تحریک :** ۱۹۸۶ء میں تحفظ صارفین قانون وضع کیا گیا۔ اس کے بعد صارفین کی تحریک کا آغاز ہوا۔ اس

تحریک کے مقاصد وسیع ہیں۔ سماج کا ہر طبقہ صارف ہوتا ہے۔ نظامِ معیشت میں تبدیلی اور سماجی نظام کے بدلنے کی وجہ سے صارفین

متاثر ہوتے ہیں۔ انھیں مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسے ملاٹ، چیزوں کی بڑھائی ہوئی قیمت، وزن اور ناپ میں فریب دہی وغیرہ۔ اس قسم کی دھوکے بازی سے گاہوں کو محفوظ رکھنے کے لیے صارفین کی تحریک وجود میں آئی۔



میں خواتین نے بڑے پیمانے پر شرکت کی تھیں۔ اس سے عورتوں کو ان کے ساتھ ہونے والی نا انصافیوں کا احساس ہوا۔ اس وجہ سے خواتین کی رہنمائی میں خواتین کی تحریک شروع ہو گئی۔ بھارت میں عورتوں کی تحریک متحده نوعیت کی نہیں ہے لیکن عورتوں کی صحت، ان کا سماجی تحفظ، ان کی معاشی خود کفالت اور استحکام جیسے نکات پر مختلف سطحوں پر عورتوں کی تنظیمیں غور و فکر کرتی ہیں۔ عورتوں کی تعلیم اور انھیں انسان کا درجہ اور وقار دیے جانے پر اصرار کا چیلنج خواتین کی موجودہ تحریک کو درپیش ہے۔



ڈاکٹر راجندر سینہہ

بھارت کے جل پریش، کے نام سے پہچانے جانے والے ڈاکٹر راجندر سینہہ نے راجستhan میں ایک بڑا آبی انقلاب لایا ہے۔ راجستhan میں ہزاروں پُشته، (دریاؤں پر منٹی کے بند) تعمیر کرنے کی وجہ سے راجندر سینہہ بہت مشہور ہو گئے ہیں۔ سینہہ نے راجستhan کے ریگستان میں دریاؤں کوئی زندگی عطا کی ہے۔ انھوں نے ترون بھارت سنگھ، نامی تنظیم قائم کر کے سیکڑوں گاؤں میں تقریباً گیارہ ہزار پُشته تعمیر کیے۔ پورے ملک میں پدیا ترا کر کے تحفظ آب، دریاؤں کو دوبارہ زندگی دینے، تحفظ جنگلات، جنگلی حیوانات کے تحفظ وغیرہ کی مہم چلارہے ہیں۔ پچھلے ۳۱ برسوں سے ان کی یہ سماجی تحریک جاری ہے۔ ڈاکٹر راجندر سینہہ کو پانی کا نویل انعام سمیحہ جانے والے اسٹاک ہوم واٹر پارکس سے نوازا گیا ہے۔

عوامی آندولن شروع کرنے کی کوشش کی جانے لگی ہے۔ اگلے سبق میں ہم جمہوریت کو درپیش چینبجز پر غور کریں گے۔

تحریک کی وجہ سے عوامی زندگی میں شہریوں کی شرکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ۱۹۸۰ء کے بعد اس تحریک کو نئی سماجی تحریک، کہا جانے لگا کیونکہ اس کی نوعیت پچھلی تحریک سے مختلف ہے۔ یہ اب زیادہ مقصد اساس ہوتی جا رہی ہے لیکن ایک ایک مقصد کے لیے

## مشق



(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

- ۱۔ جمہوریت میں تحریکوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔
- ۲۔ تحریک کے لیے مضبوط قیادت کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- ۳۔ صارفین کی تحریک وجود میں آئی۔

### سرگرمی

- ۱۔ مختلف سماجی تحریکوں کے آندولن کے بارے میں اخبارات میں شائع شدہ خبروں کے تراشے جمع کیجیے۔
- ۲۔ آپ کے قرب و جوار میں عوامی مسائل حل کرنے کے لیے کوشش کرنے والی کسی تحریک کے کاموں کی رواداد لکھیے۔
- ۳۔ سبزی یا انانج خریدتے وقت آپ سے وزن میں دھوکے بازی کی گئی ہو تو تحفظ صارفین قانون کے تحت آپ کس طرح شکایت کریں گے؟ اس کا نمونہ تیار کیجیے۔

(۱) ذیل میں مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

- ۱۔ کسانوں کی تحریک کا سب سے اہم مطالبہ ..... ہے۔
- (الف) جنگل کی زمین پر کاشتکاری کا حق دیا جائے
- (ب) زرعی پیداوار کو مناسب قیمت دی جائے
- (ج) صارفین کا تحفظ کیا جائے
- (د) بندوقیں کیے جائیں
- ۲۔ زرعی پیداوار بڑھانے اور اناج کے معاملے میں خود فیل ہونے کے لیے ..... لایا گیا۔

(الف) آبی انقلاب

(ب) سبز انقلاب

(ج) صنعتی انقلاب

(د) سفید انقلاب

(۲) درج ذیل تصوّرات کو واضح کیجیے۔

- ۱۔ ادی واسیوں کی تحریک
- ۲۔ مزدوروں کی تحریک

(۳) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

- ۱۔ ماحولیات کی تحریک کے کاموں کو واضح کیجیے۔
- ۲۔ بھارت میں کسانوں کی تحریک کی نوعیت بیان کیجیے۔
- ۳۔ آزادی سے قبل خواتین کی تحریک کن اصلاحات کے لیے جدوجہد کر رہی تھیں؟



## ۵۔ بھارتی جمہوریت کو درپیش چینجز

تحفظ وغیرہ جیسے طریقوں کو اختیار کرنا ہوگا۔ حقیقی جمہوریت کے قیام کے لیے مذکورہ تمام کاموں کو انجام دینا ضروری ہے۔

بتابیئے تو بھلا!



جمہوریت میں سیاسی پارٹیاں انتخابات میں حصہ لے کر اقتدار حاصل کرتی ہیں لیکن کیا سیاسی پارٹیوں کا داخلی ایکشن ہوتا ہے؟ سیاسی پارٹیوں کو تنظیم کی سطح پر ایکشن کروانا ضروری ہوتا ہے لیکن کیا ایسے ایکشن ہوتے ہیں؟

### میرے ذہن میں پیدا ہونے والے سوال...

چین نے معاشری اصلاحات اختیار کیں۔ عالمی تجارتی تنظیم کی رکنیت بھی حاصل کر لیکن وہاں ایک ہی پارٹی کی بالادستی کیوں ہے؟ کیا چین جمہوری ملک کے ہے؟

- جمہوریت کی جڑوں کو مزید گہرائی تک لے جانا آج دنیا کے تمام جمہوری ملکوں کے سامنے ایک بڑا چیلنج ہے۔ آزادی، مساوات، بھائی چارہ، انصاف، امن، ترقی اور انسان دوستی کی قدروں کو سماج کی تمام سطحیوں تک لے جانا ضروری ہے۔ اس کے لیے درکار وسیع پیمانے پر اتفاق رائے تیار کرنے کا کام بھی جمہوری طریقے سے کرنا ممکن ہے۔ جمہوریت کی جڑوں کو گہرائی تک لے جانے کے لیے یہ اصلاحات بہت ضروری ہیں۔

### بھارتی جمہوریت کو درپیش چینجز

جمہوریت کو زیادہ بامعنی بنانے کے لیے حکومت نے اقتدار کو لامرزی بنانے اور عورتوں اور کمزور طبقات کو ریز روشن دینے کی تدبیر پر عمل کیا لیکن یہاں ایک سوال پر غور کرنا ضروری ہے کہ کیا اس سے صحیح معنوں میں اقتدار شہریوں کے ہاتھ میں آیا؟

اس سے قبل کہا گیا ہے کہ جمہوریت ایک مسلسل جاری رہنے والا زندہ عمل ہے۔ جمہوریت کو اختیار کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جمہوریت وجود میں آگئی بلکہ جمہوریت کو قائم کرنے کے لیے شعوری طور پر کوشش کرنا پڑتی ہے اور مختاطر رہنا پڑتا ہے۔ جمہوریت کو لاحق خطرات کو بروقت پہچان کر انھیں جمہوری طریقے سے دور کرنا ضروری ہے۔ اس سبق میں ہم بھارتی جمہوریت کو درپیش مشکلات (چینجز) کا خصوصی طور پر مطالعہ کریں گے۔ پہلے ہم عالمی سطح پر جمہوریت کو درپیش چینجز کا مختصر جائزہ لیں گے۔

- آج ہم دنیا کے ہر ملک کو جمہوری ملک کہتے ہیں لیکن عملاً لوگوں کے حقوق اور آزادی کو برقرار رکھنے اور عوامی فلاح و بہبود کو ترجیح دینے والی جمہوریت بہت کم ملکوں میں پائی جاتی ہے۔ جمہوریت کے سامنے فوجی نظام حکومت ایک بڑا خطرہ ہے۔ اس وجہ سے عالمی سطح پر حقیقی جمہوریت کا پھیلاوا اور ہر ملک میں اس پر انحصار کرنا جمہوریت کو درپیش ایک بڑا چیلنج ہے۔

غیر جمہوری نظام سے جمہوری نظام کی طرف سفر کرنے کے لیے کون سے جمہوری ادارے قائم کرنے پڑیں گے؟

- جن ملکوں میں ہم سمجھتے ہیں کہ جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہیں دراصل وہاں بھی جمہوریت کا استعمال محدود پیانے پر ہوتا ہے۔ بھارت جیسے دیگر ملکوں میں بھی جمہوریت کا مطلب محض رائے دہی، ایکشن، حکومتی کارروبار، عدالت وغیرہ سمجھا جاتا ہے لیکن یہ سب جمہوریت کا سیاسی روپ ہے۔ اگر جمہوریت کو ایک طرزِ زندگی کی حیثیت دینی ہو تو اسے سماج کے مختلف شعبوں تک پہنچنا چاہیے۔ اس کے لیے تمام سماجی طبقات کی شمولیت، سماجی اداروں کی خود مختاری، شہریوں کا استحکام، انسانی اقدار کا

**سیاست اور جرائم :** سیاسی عمل میں مجرموں کی بڑھتی ہوئی شرکت جمہوری نظام کے لیے ایک سُکنین مسئلہ ہے۔ مجرمانہ پس منظر، مجرمانہ نوعیت کے الزام، بد عنوانیوں کے الزام کے حامل افراد کو سیاسی پارٹیاں اپنا امیدوار بناتی ہیں۔ اس وجہ سے سیاست میں دولت اور غنڈہ گردی کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ ایکشن کے موقع پر تشدد کے استعمال کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔

**سامجی مشکلات :** مذکورہ بالا مشکلات کے علاوہ جمہوریت کے سامنے چند سماجی مشکلات بھی ہیں۔ بے روزگاری، نشیات کا پھیلاؤ، قحط، وسائل کی غیر مساوی تقسیم، امیروں اور غریبوں کے درمیان بڑھتی ہوئی خلنج، ذات پات پر مبنی سماجی نظام وغیرہ جیسے سماجی مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔

**بھارتی جمہوریت کو کامیاب بنانے کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے؟**

۱۔ جمہوریت میں کثرتِ رائے کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جمہوری طرزِ حکومت میں اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی اقتدار میں آتی ہے۔ پارلیمنٹ میں سارے فیصلے کثرتِ رائے سے کیے جاتے ہیں۔ اکثریتی سماج کی فلاج و بہبود جمہوریت کا مقصد ہوتا ہے۔ کثرتِ رائے کو اہمیت دیتے ہوئے قلتِ رائے اور تقیتوں کے ساتھ نا انصافی ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اگرچہ جمہوریت کثرتِ رائے سے چلنے والی سرکار ہوتی ہے پھر بھی قلتِ رائے کے حامل افراد کو فیصلے کے عمل میں شامل کرنا اور ان کے مفادات کا خیال رکھنا بھی حکومت کا فرض ہے۔ مختصر ایہ کہ جمہوری حکومت میں سب لوگوں کی رائے کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ اسی طرح اس امر کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ اکثریت سے بننے والی حکومت محض اکثریتی سماج کی سرکار نہ بن جائے۔ ہمہ مذہبی، ہمہ نسلی، ہمہ لسانی، ہمہ ذاتی اور تمام فرقے کے گروہوں کو جمہوریت میں فیصلے کے عمل میں شریک ہونے کے یکساں موقع حاصل ہونے چاہئیں۔

۲۔ بھارت کی عدالتیں سیاسی عمل کو زیادہ سے زیادہ شفاف بنانے کے لیے شعوری طور پر کوشش کرتی ہوئی دکھائی دے

**فرقة پرستی اور انہا پسندی :** مذہبی تصادم اور اس سے پیدا ہونے والی انہا پسندی بھارتی جمہوریت کے سامنے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ سماج میں مذہبی تنازعات بڑھ جانے کی وجہ سے سماجی استقلال کو نقصان پہنچتا ہے۔ انہا پسندی جیسے واقعات کی وجہ سے جمہوریت میں لوگوں کی شرکت کم ہو جاتی ہے۔

**بائیکس بازو والے شدت پسند (نکسل وادی) :** بھارت کا ایک بہت بڑا مسئلہ نکسل واد ہے۔ بے زمین کسانوں اور ادی واسیوں کے ساتھ ہونے والی نا انصافیوں کو ختم کرنے کے لیے نکسل واد کا آغاز ہوا۔ نکسل واد نے اب جارحانہ روپ اختیار کر لیا ہے۔ اب اس میں کسانوں اور ادی واسیوں کے مسائل کی اہمیت کم ہو گئی ہے۔ اس کی بجائے نکسل وادی گروہ پر تشدی طریقوں سے حکومت کی مخالفت کرنے، پوس کی ٹولیوں پر حملہ کرنے جیسے طریقوں کو استعمال کر رہے ہیں۔

**بد عنوانی :** بھارت میں عوامی شعبوں میں بڑے پیمانے پر بد عنوانی کا مسئلہ پایا جاتا ہے۔ سیاسی اور انتظامی سطح پر بد عنوانیوں کی وجہ سے سرکار کی کارکردگی کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ سرکاری کاموں میں لگنے والے وقت، عوامی سہولیات کا پست معیار، مختلف مالی بد عنوانیوں کی وجہ سے لوگوں میں پورے نظام کے تعلق سے بے اعتباری اور بے اطمینانی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ انتخابی عمل میں ہونے والی بد عنوانیاں، جعلی رائے دہی (بوجس و ونگ)، رائے دہندگان کو رشوت دینے، ووٹ پیٹنی اٹھائے جانے جیسے واقعات کی وجہ سے انتخابی عمل پر سے لوگوں کا بھروساختم ہو سکتا ہے۔

### آپ کی محسوس کرتے ہیں؟

سیاست میں خاندانی حکومت ہماری جمہوریت کے سامنے ایک بڑا مسئلہ ہے۔ سیاست میں ایک ہی خاندان کی اجارہ داری ہونے سے جمہوریت میں خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ عام لوگوں کو عوامی شعبوں میں شرکت کا موقع نہیں ملتا۔

مقدمی حکومتی اداروں میں خواتین کے لیے ۵۰٪ نشستیں محفوظ کی گئی ہیں۔

۳۔ بھارت میں جمہوریت کو کامیاب بنانا ہو تو تمام سلطنتوں پر شہریوں کی شرکت میں اضافہ ہونا چاہیے۔ خاص طور پر حکومتی کام کاچ کی سطح پر اضافہ ہو تو عوامی پالیسیوں کی نویعت میں تبدیلی آئے گی۔ بات چیت کے ذریعے وہ پالیسیاں وضع کی جائیں گی۔ اقتدار میں جو لوگ شریک نہیں ہو سکے ہیں ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنا جمہوریت کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ ہمیں اپنی انفرادی زندگی میں بھی مساوات، آزادی، سماجی انصاف، مذہبی غیر جانبداری جیسی اقدار کا احترام کرنا اور انھیں پروان چڑھانا چاہیے۔ ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اس ملک کا ایک ذمہ دار شہری ہے تبھی جمہوریت کامیاب ہوگی۔



## مشق

رہی ہیں۔ خاص طور پر سیاست کو جرائم سے محفوظ رکھنے کے لیے عدالتیں مجرموں کو سخت سزا میں دیتی ہیں اور سیاسی عمل میں ان کی شرکت پر پابندی عائد کر رہی ہیں۔

۳۔ بھارت میں جمہوریت کو کامیاب بنانے کے لیے صرف حکومت، انتظامیہ اور عدالتی سطح پر کوشش کرنا کافی نہیں ہے۔ اس کے لیے سماجی اور انفرادی سطح پر ہر فرد کو شعوری طور پر کوشش کرنا چاہیے۔ سرکاری اور انتظامی سطح پر سرو شکشا ابھیان، 'سوچھ بھارت ابھیان'، 'گرام سمردھی یوجنا'، 'خود امدادی گروہ کا قیام'، 'مہاتما گاندھی قومی دیکھی روزگار اسکیم' جیسی کئی اسکیمیوں پر عمل کیا جا رہا ہے۔ خواتین کی سیاسی نمائندگی بڑھانے کے لیے



एक کदम स्वच्छता की ओर



(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب تبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ جمہوریت میں ..... ایکشن میں حصہ لے کر اقتدار میں داخل ہوتی ہیں۔

(الف) سیاسی پارٹیاں (ب) عدالتیں

(ج) سماجی ادارے (د) ان میں سے کوئی نہیں

۲۔ دنیا کے تمام جمہوری ملکوں کو درپیش سب سے بڑا چیخنے یعنی ..... ہے۔

(الف) مذہبی تصادم (ب) ٹکسل وادی کارروائیاں

(ج) جمہوریت کی جڑوں کو اور گہرائی میں لے جانا

(د) غنڈہ گردی کی اہمیت

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجہات کے ساتھ لکھیے۔

۱۔ جمہوریت کو قائم رکھنے کے لیے مستعد رہنا ضروری ہے۔

۲۔ بائیں بازو کی شدت پسند تحریک میں آج کسانوں اور ادی واسیوں کے مسائل کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔

۳۔ ایکشن میں بدعناویوں کی وجہ سے لوگوں کا جمہوری عمل پر

## سرگرمی

- ۱۔ بدعناوی کی روک تھام کے لیے آپ جو تدبیریں پیش کر سکتے ہیں، ان کی فہرست بنائیے۔
- ۲۔ بھارت میں انتہا پسندی کے مسئلے پر جماعت میں گروہی مباحثے کا اہتمام کیجیے۔
- ۳۔ 'مشیات' سے آزادی کے موضوع پر ایک نکٹ ناٹک پیش کیجیے۔

## سیاست کے مطالعے سے...

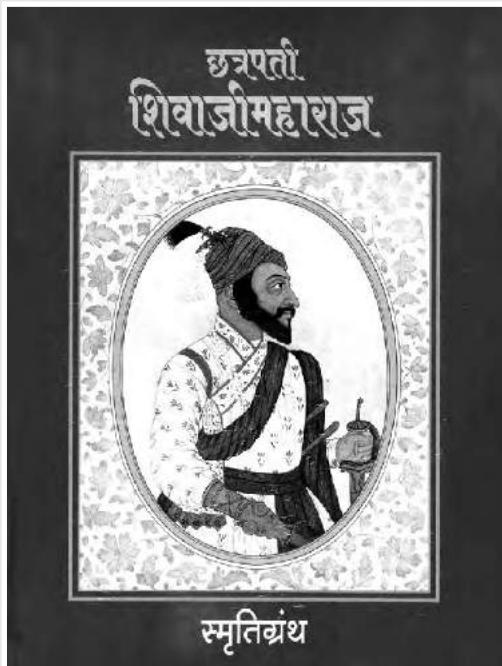
بھارت کا ہر شہری خواہ وہ گاؤں میں رہتا ہو یا تعلقہ یا شہر میں، اسے ہر روز کئی شہری اور سیاسی مسائل سے مسلسل سابقہ پڑتا رہتا ہے جیسے رہائشی سرٹیفکیٹ، ذات کا سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ کے لیے کس سے ملاقات کی جائے؟ پانی، عوامی صفائی سترائی کے تعلق سے کہاں شکایت کی جائے؟ مکان کے تعلق سے کاغذات کہاں سے حاصل کیے جائیں؟ عوامی سہولیات حاصل کرنے کے لیے کیا کریں؟ ایسے کئی امور کے بارے میں معلومات علم شہریت اور سیاست کے مطالعے سے سمجھ میں آتی ہیں۔ اس مطالعے سے ہم ایک اچھا شہری بننے اور ملک کے شہری ہونے کے ناطے اپنے حقوق اور فرائض سے واقف ہوتے ہیں۔ بھارت میں اور بھارت کے باہر آپ کو سفر کرنا ہو تو شہری کی حیثیت سے ضروری معلومات آپ کو اس مضمون کے مطالعے سے حاصل ہوگی۔

اسکول کی تعلیم ختم کرنے کے بعد جب آپ مستقبل کی منصوبہ بندی کریں گے اس وقت بھی آپ کو سیاست کے مضمون سے مدد ملے گی۔ یونین پبلک سروس کمیشن، مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن اور بینکوں میں بھرتی کے لیے جو امتحانات لیتے جاتے ہیں ان کے نصاب میں ہندوستانی حکومت اور سیاست کا مضمون شامل ہے۔ آپ روزگار کے لیے کسی بھی شعبے کا انتخاب کریں، سیاست اس کی بنیاد ہوگا۔ اسی طریقے سے بین الاقوامی سیاست، عوامی انتظامیہ (پبلک ایڈمنیسٹریشن)، امن و جنگ کے موضوعات کا مطالعہ سیاست کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ اب اس مضمون میں روزگار کے کئی موقع دستیاب ہیں۔ صرف تدریس اور تحقیق کے شعبے میں نہیں بلکہ اطلاعاتی ٹکنالوجی، پالیسی کا تجزیہ، سیاسی لیڈروں کی صلاح کا تنظیموں میں بھی کافی موقع میسر ہیں۔

علم کاری کی وجہ سے ایسے کئی موقع وجود میں آچکے ہیں جس سے سیاست کا عملًا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آج حکومت اور سیاست سے واقف محققین اور ثالثی کرنے والے افراد کی سیاسی پارٹیوں، پریشان گروپ، غیر سرکاری تنظیموں، رضاکار تنظیموں کو ضرورت ہے۔ سیاسی عمل اور نوکریاں کی پیچیدگیوں کو سمجھنے والے اور تجزیاتی مہارت کے حامل افراد کے لیے آج کل کافی موقع میسر ہیں۔

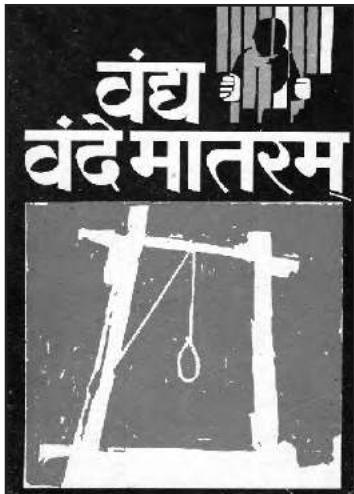
# छत्रपती शिवाजी महाराज स्मृतिग्रंथ

- सामान्य रयतेच्या कल्याणासाठी स्थापन केलेल्या स्वराज्य स्थापनेची कथा उलगडणारे पुस्तक.
- छत्रपती शिवाजी महाराजांच्या उत्तुंग कार्य व त्यामागची तेवढीच उत्तुंग व उदात्त भूमिका वाचकांसमोर आणणारे प्रेरणादायी वाचन साहित्य.
- इतिहास वाचनासाठी पूरक असे संदर्भ पुस्तक.



## कथा स्वातंत्र्याची

कृतारकेतकर



- इतिहास वाचनासाठी पूरक अशी संदर्भ पुस्तके.
- निवडक लेखक, इतिहासकारांचे प्रेरणादायी लेखक.

पुस्तक मागणीसाठी [www.ebalbharati.in](http://www.ebalbharati.in), [www.balbharati.in](http://www.balbharati.in) संकेतस्थळावर भेट द्या.



साहित्य पाठ्यपुस्तक मंडळाच्या विभागीय भांडारांमध्ये  
विक्रीसाठी उपलब्ध आहे.



ebalbharati

विभागीय भांडारे संपर्क क्रमांक : पुणे - ☎ २५६५९४६५, कोल्हापूर- ☎ २४६८५७६, मुंबई (गोरेगाव)  
- ☎ २८७७९८४२, पनवेल - ☎ २७४६२६४६५, नाशिक - ☎ २३१९५९९, औरंगाबाद - ☎  
२३३२९७७, नागपूर - ☎ २५४७९९६/२५२३०७८, लातूर - ☎ २२०१३०, अमरावती - ☎ २५३०१६५



## महाराष्ट्र राज्य पालचाही पेटिक निमित्ति व अधिकार संशोधन मंडळ, पुणे

इतिहास व राज्यशास्त्र इ. १० वी (उर्दु माध्यम)

₹ 56.00

